ناتن

لیسنگ کے ناٹک "ناتن در وائزے" کا اصل
جرمن سے اُردو ترجمہ

از

منشی فاضل محمد نعیم الرحمن، ایم اے،
ایم آر اے ایس

لیکچرر عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی

الہ آباد

ہندوستانی ایکاڈیمی، یو۔ پی۔

۱۹۳۰

Published by
The Hindustani Academy, U. P.,
Allahabad.

First Edition.
Price, Rs. 2. 8 As.
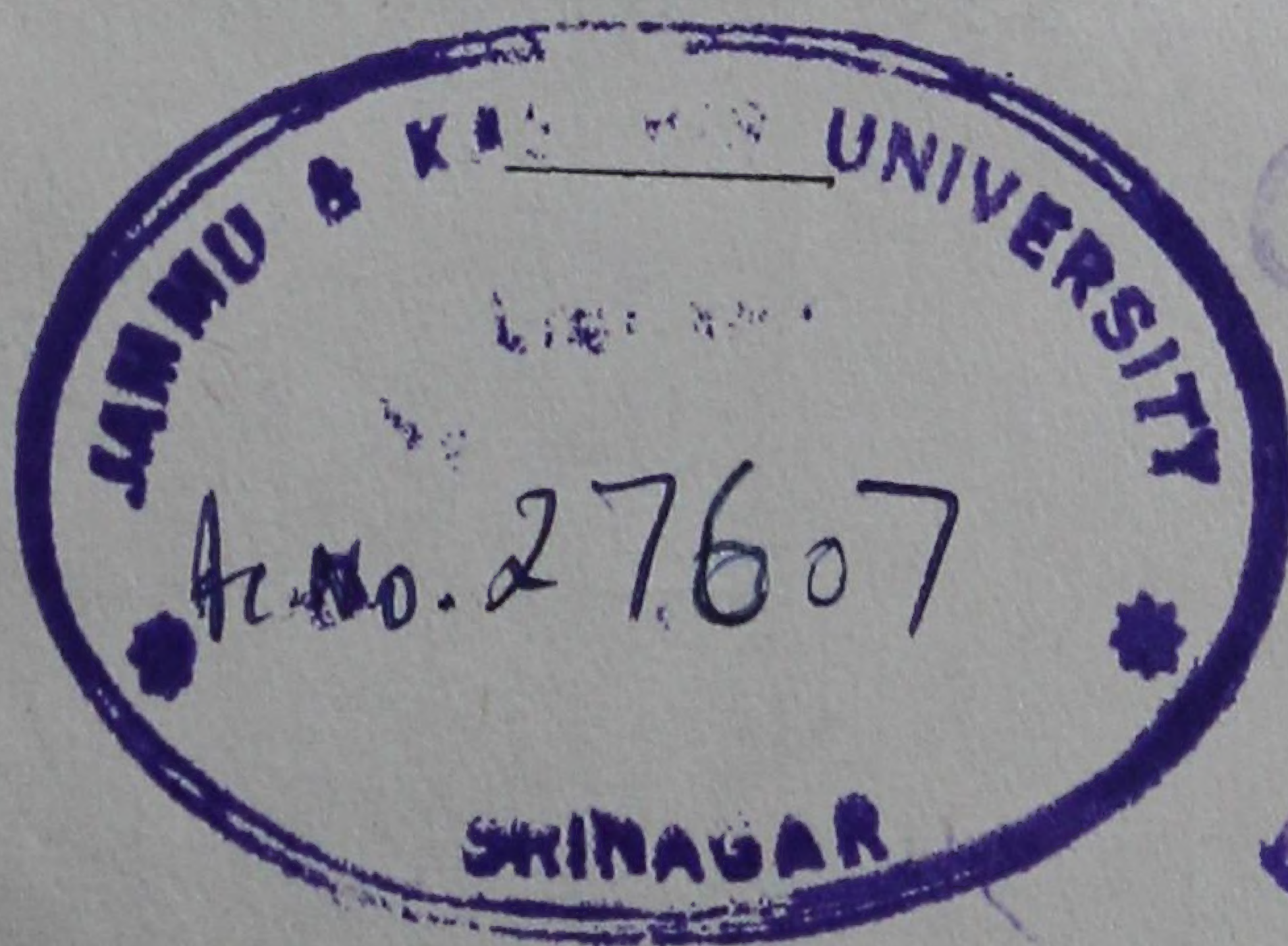
Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.

اطلاع

-+*+-

ہندوستانی ایکیڈیمی نے منجملہ دوسری علمی اور ادبی خدمات کے یہ ارادہ کیا ہے کہ صوبہ کے اہل قلم کی اعانت اس طریقہ پر کرے کہ ان کے علمی اور ادبی کارناموں کو جو کسی وجہ سے شائع نہیں ہو سکے ہیں لیکن ان کے شائع ہونے سے علم اور ادب کی ترقی کی اُمید ہے، اپنے صرفے سے طبع کرائے۔

چنانچہ اس غرض سے سال گذشتہ سنہ ۲۸-۱۹۲۷ع میں ایک رقم اس مد کے لئے علیحدہ کی گئی اور اخباروں کے ذریعہ سے اہل قلم کو دعوت دی گئی کہ اپنی تصانیف دفتر میں بھیجیں۔

اس اعلان کے بعد جو نسخے دفتر میں موصول ہوئے اور ان میں سے جو کتابیں

طبع اور اشاعت کے لئے منظور کی گئیں ان میں "ناتن" بھی شامل ہے -

اصل کتاب جرمن زبان کے مشہور ڈرامہ نگار لیسنگ کی تصنیف ہے - اس کا ترجمہ مولوی نعیم الرحمن صاحب ایم اے لکچرار عربی و فارسی یونیورسٹی الہ آباد نے براہ راست جرمن زبان سے اُردو میں کیا ہے -

اُمید ہے کہ ایکیڈیمی کی یہ کارروائی اہل ملک پسند کرینگے -

فروری سنہ ۱۹۳۰ع

تارا چند

جنرل سکریٹری

مضامین

صفحہ

باسمه الرحمان

دیباچہ

آج کل ہمارے ملک میں جو فتنہ برپا ہے
اُس کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب یہ ہے کہ
آپس میں لڑنے والے ایک دوسرے کے مذہبی عقیدوں
سے ناواقف ہیں، اور ہر فریق سخت تعصب اور
تنگ نظری سے کام لے رہا ہے. بدنصیبی سے لٹریچر
بھی ایسا نکل رہا ہے جو ایک کو دوسرے سے
دست و گریباں رکھنے میں مدد دے رہا ہے. اگر
دونوں طرف معقولیت ہوتی اور رواداری سے کام لیا
جاتا، تو معلوم ہو جاتا کہ حق سب جگہ اور سب
کے پاس ہے. ہمارے ملک کی یہ حالت کوئی
انوکھی نہیں ہے. یورپ میں بھی عیسائی اور
مسلمان ایک دوسرے کے دشمن تھے. لیکن جب ہر
ایک نے اپنی اپنی جگہ پر غور کیا، تو دونوں نے
اپنی تنگ نظری کا اعتراف کیا. یہ نہیں ہو
سکا، اور نہ ہو سکتا ہے، کہ بحث کا دروازہ بند ہو
جائے. مگر یورپ نے معقولیت اختیار کر لی. اس

معاملے میں "ناتن" جیسے ناٹکوں نے ابتدا کي. میں بھي اسي سے شروع کر رھا ھوں. نیک نیتي کا اجر خدا کے ھاتھ ھے. مجھے امید ھے کہ جو کچھ "ناتن" نے یورپ میں کیا، وھي ھندوستان میں بھي کریگا.

مجھے جو کچھ بھي کھنا ھے وہ "ناتن" کے عنوان میں کہ چکا ھوں. صرف اتنا کھنا اور باقی رہ گیا ھے کہ میں نے اس ناٹک کو براہ راست جرمن سے ترجمہ کیا ھے. یورپ کي زبانوں میں اس کے ترجمے ھو چکے ھیں. انگریزي میں بھي ھوا. مگر میں پورے یقین سے کھتا ھوں کہ میرا ترجمہ انگریزی ترجمہ سے ضرور بھتر ھے. زیادہ وضاحت کے لئے میں نے اس کے آخر میں نوٹ بڑھا دیئے ھیں، جو اس کے سمجھنے میں بھت زیادہ مددگار ھونگے.

کاش میرے اھل وطن اس سے وھي فائدہ اُٹھائیں جو یورپ نے اُٹھایا ھے!

محمد نعیم الرحمن

بیلي روڈ - الہ آباد

اگست سنہ ۱۹۲۸ ع

لیسنگ

ملک جرمنی کے صوبہ سیکسنی کے شہر کامنتس * کو یہ قابل رشک شرف حاصل ھے کہ اُس نے ۲۲ جنوری سنہ ۱۷۲۹ عیسوی کو لیسنگ سا نامور شخص پیدا کیا . اُس کا پورا نام گوٹ ھولڈ افرایم لیسنگ † ھے . کلیمنس لیسنگ ‡ ، جس کا نام برّ اعظم یورپ کی نہضت مذھبی میں خاص وقعت اور اھمیت رکھتا ھے ، اُس کے اجداد میں سے تھا .

لائف

لیسنگ کی پیدائش کے وقت اُس کا باپ یوھان گوٹ فریڈ § ، کامنتس کے موقر اور ذی اثر پادریوں میں سے تھا . اپنی عالی ھمتی ، ادائے فرائض میں جانفشانی اور غریبوں مسکینوں پر کمال شفقت کی

---

* Kamenz

† Gotthold Ephraim Lessing

‡ Clemens Lessing

§ Johann Gottfried

وجہ سے اُس نے اپنے شہر کے باشندوں کے دلوں میں
گھر کر لیا تھا ۔ وتن برگ * کی یونیورسٹی میں
اُس نے مذہبیات کا مطالعہ کیا ، اور اپنی حیات
ہی میں ایک صحیح الفکر مصنف ہونے کی شہرت
حاصل کر لی تھی ۔

گوٹ فریڈ کے بارہ بچے ہوئے ۔ اُن میں سے
صرف دو ایسے تھے جو شیرخوارگی سے صحیح سلامت
نکل کر پروان چڑھے ۔ ان ہی خوش نصیبوں میں
ایک افرائم لیسنگ بھی تھا ۔ لیسنگ بچپن
ہی سے نہایت خوش باش ، تندرست اور ہشاش
بشاش تھا ، اور اسی سن سے اُس میں پڑھنے لکھنے
کا نمایاں شوق پایا جاتا تھا ۔ اُس کی تعلیم
کامنتس کے لاطینی مدرسے میں شروع ہوئی ۔ بعد
میں سنہ ۱۷۴۱ میں اُسے مائسّن † کے مدرسے
سینٹ آفرا ‡ میں بھیجا ، کیونکہ یہاں اُسے مفت
تعلیم دینے کا اہتمام کیا گیا تھا ۔ اس مدرسے میں
رہنے کے دوران میں اُس نے علوم قدیمہ اور ریاضی

Wittenberg *
Meissen †
St. Afra ‡

میں اس قدر نمایاں ترقي کي کہ اُس کا نام تمام
مدرسے میں ضرب المثل ہو گیا . چھہ سال کے بعد
سنہ ۱۷۴۶ میں لائپتسیگ * یونیورسٹي میں
دینیات کي تعلیم حاصل کرنے کي غرض سے داخل
ہوا . مگر اس مضمون میں اُس کا جي نہ لگا '
اور وہ صرف علوم قدیمہ اور فلسفہ کے مطالعہ میں
منہمک ہو گیا . چند ہی دنوں میں اپني لڑکپن
کي جھینپ کو خیر باد کہ کر اپنے ہم سبق دوستوں
سے ارتباط بڑھانے اور ایک آزاد منش اور شایستہ
دنیادار بننے کی کوشش کرنے لگا . اُس کے خاص
خاص دوستوں میں وائسے † اور میلیوس ‡ قابل
ذکر ہیں ' جنھوں نے بعد میں علم و حکمت کي دنیا
میں نام پیدا کیا . اُسي زمانہ میں نائبر § نامي ایک
مشہور اور پختہ کار ایکٹریس لائپتسیگ میں رہتي
تھي ' جس کي رفاقت اور حلقۂ اثر میں شہر کے چند
معزز افراد بھي شامل تھے . لیسنگ اور وائسے اس کے

Leipzig *
Weisse †
Mylius ‡
Neuber §

تماشوں میں اکثر شریک ھوتے تھے . لیسنگ نے
سینٹ آفرا ھي میں "نوجوان عالم" * کے نام سے
ایک بزمیه ناٹک لکھنا شروع کیا تھا ، وہ اب پورا
کیا ؛ اور نه صرف یه کہ نائبر نے اُسے نہایت
خوشي سے لیا ، بلکہ بہت جلد مقبول عام ناٹکوں
کي فہرست میں شامل ھو گیا .

جیسا کہ اھل دنیا کا قاعدہ ھے ، لوگوں نے
لیسنگ کے اس طرز عمل کو آوارگي اور بدخیالي
پر محمول کیا ، اور آھستہ آھستہ رائي کا پہاڑ
بننے لگا . باپ نے خبر سني تو پریشان ھو کے بیٹے
کو کامنتس واپس طلب کر لیا . گھر کے چند
ھي ماہ کے قیام سے والدین پر اُس کي پاکبازي
اور نیک چلني ثابت ھو گئي ، اور اُسے اِس شرط
پر دوبارہ لائپتسیگ جانے کي اجازت ملي کہ وہ
وھاں پہنچ کر علم طب کا مطالعه شروع کرے .
چنانچه لائپتسیگ واپس آکر وہ کچھ عرصه تک
طب کے درس میں شریک رھا . مگر کیسا علم
طب : اُسے یه دھن تھي کہ میں ناٹک لکھنے

Der Junge Gelehrte *

والوں میں نام پیدا کروں . نتیجہ یہ ہوا کہ جب
تک نائبر کا تھئیٹر زندہ رہا اُس کا تقریباً تمام
وقت ناٹک اور تماشے ھي میں صرف ہوتا رہا .
آخر جب سنہ ۱۷۴۸ میں ناٹک کي کمپني کے ٹوٹ
جانے سے لائپزسیگ میں لیسنگ کي دلچسپي کا
سامان بھي ختم ہو گیا ' تو وہ وہاں سے وٹن برگ
گیا ؛ اور وہاں سے برلن پہنچا . یہاں اُس کے دوست
میلیوس نے اُسے اخبار نویسي میں لگا دیا . چنانچہ
وہ اپنے اِسي علمي ذریعۂ معاش کے بل پر تین سال
تک وہاں مقیم رہا . وہیں رہ کر اُس نے رولنِ *
کي تاریخ کا ترجمہ کیا ' چند ناٹک لکھے (جو
اُس کے شروع شروع کے ناٹکوں میں سے بہترین
شمار کئے جاتے ہیں) ' اور میلیوس کي شرکت
میں ایک رسالہ شائع کرنا شروع کیا جس میں
ناٹک اور اُس کے متعلقات سے بحث ہوتي تھي .
مگر یہ رسالہ جلد ھي بند ہو گیا . سنہ ۱۷۵۱
میں اُسے فوس گزٹ † میں نقاد کا عہدہ ملا . اس
حیثیت میں اُسے چند اعلي درجے کي جرمن

Rollin *
Voss Gazette †

اور فرانسیسي علمي کتب کے دیکھنے کا اتفاق ہوا .
اسي زمانے میں اور اِن هي اسباب کي بدولت
اُسے وُلٹر * اور اُس کے خیالات سے واقف هونے کا
بھی موقع ملا . مگر اُس کا باپ اُس کي اِس طرز
زندگي سے خوش نہ تھا ؛ اور ابھي ایک سال بھي پورا
نہ هوا تھا کہ لیسنگ کو وِٹن برگ جاکر تعلیم کي
تکمیل کا حکم هو گیا . چنانچہ وہ با دل ناخواستہ
سال کے آخري حصے میں دوبارہ وِٹن برگ کو روانہ
هوا . اس مرتبہ وہ وهاں ایک سال کے قریب رہا ·
اور ایم اے کي ڈگري حاصل کرنے کے بعد برلن کو
واپس هوا . اِس کے بعد کے تین سال اُس کي
زندگي کا نہایت مصروف زمانہ هے . پہلے اُس نے
کتب فروشوں کے لئے بہت سي کتابوں کے ترجمے
کئے . پھر کچھ عرصہ تک ناٹک کے متعلق ایک
رسالہ نکالتا رہا ؛ اور غالباً اسي دوران میں اپنے
جرمن اور لاطیني اشعار کا ایک مجموعہ شایع کیا .
ان اشعار کے تخیل کي بلندی اس کے ادب کے
حسن اور موسیقیت کے سحر نے نقادان فن کو

---

* Voltaire

اپنا مسخر کر لیا ۔ جرمن طالب علم تو ان هي اشعار کي وجه سے آج تک لیسنگ کے گرویدہ هیں ۔ دنیاے ادب میں اتني شهرت حاصل کرکے وہ ایک مرتبه پهر فوس گزٹ میں نقاد کے عهدے پر مامور هوا ؛ اور اس مرتبه اس نے چند نهایت جید علمي مضامین لکهے ۔ اُن کي ضخامت کا اندازہ اس سے هوسکتا هے که اُس نے ان میں سے چیدہ چیدہ مضامین اور اشعار کو چهه جلدوں میں شایع کیا ، اور علماء وقت کے گروہ میں ایک بلند رتبه اور قابل فخر مقام حاصل کر لیا ۔ اسی مجموعے میں اُس کے خطوط کا ایک سلسله بهي هے ۔ جرمن ادبیات میں اس طرز و انداز اور اس آزادانه صراحت کے ساتهه علمي مضامین پر بحث کي گئي ۔ ان دنوں کي تصانیف میں ایک اور اهم چیز اُس کے وہ مضامین هیں جن کا مجموعي نام "نجات" * هے ، اور جن کا مقصد یه تها که هوریس † شاعر کو اُس کے بد زبان نقادوں کے

Rettungen *

Horace †

اِس بیجا اعتراض اور ایراد سے بچایا جاے کہ وہ شہوت پرست اور بزدل تھا . اس کے علاوہ ایک اور مجموعے میں عیسائي مذهب کے متعلق مضامین هیں . ایک دلچسپ بات یہ هے کہ اِن هی میں سے ایک پرزور مضمون میں لیسنگ حضرت رسول عربي (صلعم) پر اعتقاد و ایمان کا اظہار اور اسلام کي حمایت کرتا هے . اسي میں تین تازہ ناتک "آزاد خیال" * — "یہود" † اور "عورتوں کا دشمن" ‡ بھي شامل تھے ، جو اُس وقت کے بزمیہ ناتکوں میں بہترین سمجھے گئے هیں . اُن ناتکوں کے مطالعہ کرنے سے معلوم هوتا هے کہ مصنف پر فرانسیسي بزمیہ کا رنگ غالب هے . سنہ ۱۷۵۵ میں ایک اور ناتک "مس سارہ سمپسن" § شایع هوا . گو اُس میں سقم هے ؛ لیکن اُس ناتک نے سب سے بڑا کام یہ کیا کہ اُس زمانے کے جرمن مصنفوں پر یہ ثابت کر دیا کہ ایک اَلمیہ ناتک کے لئے صرف "بڑے

Der Friedenker *

Die Juden †

Der Misogyn ‡

Miss Sara Simpson §

بڑے آدمیوں ،، کي حیات هي سے نہیں ؛ بلکہ معمولي هستیوں کے واقعات زندگي سے بھي بڑے بڑے وقائع اور حوادث اخذ کئے جا سکتے هیں . سنہ ۱۷۵۵ کے آخري زمانے میں ایک مرتبہ پھر اُس نے برلن کو خیرباد کہہ کر لائپتسیگ کا راستہ لیا ، اور وهاں پنہچ کر اس نے اپنے دوست موس مندل سون * کی شرکت میں "پوپ ما بعدالطبیعیات کے عالم کي حیثیت میں ،، † کے عنوان سے ایک رسالہ لکھا ، جس میں یہ ثابت کیا کہ ایک شاعر اور ایک فلسفي میں صحیح طور پر مقابلہ اور موازنہ نہیں هو سکتا .

سنہ ۱۷۵۶ کے موسم سرما میں وہ برلن کے ایک سوداگر کے همراہ انگلستان کي سیاحت کے لئے روانہ هوا . لیکن "جنگ هفت سالہ ،، نے اُسے امسترڈام سے آگے نہ بڑھنے دیا . ناچار اُسے لائپتسیگ کو واپس هونا پڑا . ان ایام میں اُس نے چند انگریزي کتابوں کا ترجمہ کیا . کچھ عرصے

Moss Mendelssohn *

Pope ein Metaphysiker †

کے بعد حالات کچھ ایسے بدلے کہ لیسنگ کو پھر برلن واپس جانا پڑا.

برلن کي اس تیسري اقامت کے دوران میں اُس نے اپنے تنقیدي "خطوط علمي" * شایع کرکے علمي دنیا میں اور زیادہ شہرت حاصل کي. اِن "خطوط" کا زور بیان، صحت خیال اور جدت آفریني آج بھي ویسي ھي تازہ ھے جیسي کے اُس زمانے میں تھي. سنہ ۱۷۵۹ میں اُس کا ایک المیہ ناتک فلوتس †، چند اور قصے اور حکایات شایع ھوئے. ان ھي کے ساتھ ساتھ اُس نے حکایات، رزم اور ناتک پر نہایت پر زور بحث اور تنقید کي ھے. تنقید کي حیثیت سے یہ قصے اُس کي بہترین تحریروں میں شمار ھوتے ھیں؛ اور اخلاقي نتائج پیدا کرنے میں وہ جرمن زبان سے تمام اخلاقي قصوں پر فائق ھیں. اصل یہ ھے کہ یہ فوقیت محض مصنف کے پر زور الفاظ اور برجستہ طرز ادا نے پیدا کي ھے.

---

* Literaturbriefe

† Philotus

سنه ۱۷۶۰ میں اپنے مسلسل علمي شغل سے گھبرا کر محض تبدیل افکار کے خیال سے وہ برسلاؤ * گیا ' جہاں اُسے جرنیل تاؤاِنتسائن † (پرشیا کي افواج کے سپہ سالار اور گورنر) کي معتمدي کا عہدہ مل گیا . تقریباً پانچ سال کے بعد ' سنه ۱۷۶۵ میں وہ اس عہدہ سے مستعفي ہوا ' اور کامنتس میں اپنے مفلوک الحال والدین سے ملتا اور لائپتسیگ ہوتا ہوا پھر برلن پہنچا . سنه ۱۷۶۶ میں اُس کي زبردست کتاب " لاؤکُون " ‡ اور سنه ۱۷۶۷ میں مشہور ناتک " منا فون بارن‌ہلم " § شائع ہوئے . اسي سال (۱۷۶۷) میں وہ ھامبورگ ‖ پہنچا ' اور اپنے ایک دوست ' بودے ¶ کي شرکت میں ایک تھئیتر اور ایک مطبع قائم کیا ' جن سے اُس کي آئندہ زندگي کي بہت سي امیدیں وابستہ تھیں . مگر نہ تھئیتر نے

---

* Breslau

† Tauenzein

‡ Laocoon

§ Minna von Barnhelm

‖ Hamburg

¶ Bode

اس سے وفا کي، نہ مطبع نے ساتھ دیا : دونوں
ھي اُس کے سر پر قرض کا بار عظیم ڈال کے
ختم ھو گئے. ھامبورگ کے قیام میں بھي اُس
کا قلم بند نہیں رھا. چنانچہ اُس کي کتاب
"ناٹک کے اُصول" * ان ھی دنوں کي تصنیف
ھے. اس کتاب میں ھامبورگ کے تھئیٹر کے پیش
کئے ھوئے ناٹکوں کی تنقید ھے. اس نے سب سے
بڑا کام یہ کیا کہ جرمني کے ناٹک لکھنے والوں
کو ھمیشہ کے لئے فرانسیسي المیہ ناٹکوں کي
غلامي سے آزاد کر کے یونان اور انگلستان — بالخصوص
شیکسپیر — کے حقیقي مُعجزنما المیہ طرز کي
طرف پھیر دیا.

سنہ ۱۷۷۰ میں لیسنگ نے وُلفَن بوٹّل † کے
کتب خانے میں ناظم کا عہدہ حاصل کیا، اور
زندگي کا باقي حصہ اسي حال میں بسر کر دینے
کا تہیہ کر لیا. مگر ھامبورگ کے زمانے کے قرض،
احباب کے فراق اور صحت کے ضعف سے وہ روز

---

* Hamburgische Dramaturgie

† Wolfenbüttel

بروز زیادہ مضمحل، پریشان اور بددل رہنے لگا. آخر کار ان تکلیفوں سے تنگ آ کر وہ سنہ ۱۷۷۵ میں تفریح طبع کے خیال سے گھر سے نکلا اور کامل نو مہینے تک اٹلي میں سیر و سیاحت کرتا رہا. سنہ ۱۷۷۶ میں اُس نے ہامبورگ کے ایک سوداگر کي بیوہ ایوا کینیگ* سے نکاح کیا. مگر اُس نے دو ھي سال کے بعد اُسے ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دیا.

اِن مصیبتوں کے زمانے میں بھي اُس نے دنیا گو اپنے علمي جواھر باري سے مالامال کئے رکھا؛ خصوصاً دینیات کے متعلق چند نہایت پر زور مضامین شایع کئے. سنہ ۱۷۷۲ میں اُس کا "ایمیلیا گالوتي"† نامي المیہ ناتک نکلا، جو اپني سلاست، رواني اور زور کے سبب سے بہت مشہور ھے. مزید برآں اُس نے وُلفن بوئتل کے کتب خانے سے کما حقہ فائدہ اُٹھایا، اور سنہ ۱۷۷۳ میں اُس

---

* Eva König

† Emilia Galotti

کي تحریروں کا ایک مجموعہ "تاریخ و ادبیات" * کے نام سے شایع ہونا شروع ہوا ' اور سنہ ۱۷۷۸ تک جاري رہا . اس کے بعد متعدد مضامین اور خطوط نکلے ' جن کا خاص موضوع عیسائي دینیات کي تشریح اور تنقید تھا . سنہ ۱۷۷۸ اور ۱۷۷۹ کا سب سے بڑا کارنامہ "دانشمند ناتن" † ہے ' جس کا ترجمہ فی الحال ہمارا مقصد ہے . اس کے بعد سنہ ۱۷۸۰ میں "تربیت انسان" ‡ شایع ہوئي ' جس کا پہلا حصہ ہامبورگ کے مجموعے میں سنہ ۱۷۷۷ ہي میں نکل چکا تھا . مبصرین کي راے ہے کہ یہ لیسنگ کي آخري بہترین تصنیف تھي . اس کا خلاصہ اِن اصول کي صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ (۱) ہر ایک بڑے دین نے انسان کي روحانیت کي بلندي اور ارتقاء میں برابر کا حصہ لیا ہے ; (۲) تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ترقي کے خاص خاص قانون ہیں ' جن کے مطابق وہ رونما ہوتي ہے ' اور یہ ضروري ہے کہ دنیا اپنے مقصد کے

Zur Geschichte und Literatur *

Nathander Weise †

Die Erziehung des Menschengeschlechts ‡

حاصل کرنے کے دوران میں کبھي کبھي تنزل بھي کیا کرے !

لیسنگ کے آخري دنوں کي ایک اور قابل قدر تصنیف "آرنست اور فالک" * (سنہ ۱۷۷۷ تا ۱۷۸۰) گو بظاهر تحریک فري میسن کے متعلق هے ، مگر حقیقت میں مذهبي تعصب اور تنگ نظري کے لئے ایک سخت تازیانہ هے . سنہ ۱۷۸۰ میں دماغي مشغلوں کي کثرت اور طرح طرح کے فکروں نے اُس کي صحت کو کچھ ایسا بگاڑا کہ رفتہ رفتہ تھوڑي سي علالت کے بعد اُس نے سنہ ۱۷۸۱ عیسوي میں ۲۲ جنوري کو برونزوک † میں انتقال کیا . کان اللہ لہ .

لیسنگ میانہ قد ، مضبوط و توانا ، بظاهر ترش مگر حقیقت میں حلیم ، مبصر ، نقاد ، فلسفي ، ڈراما نویس اور عالم دینیات شخص تھا . وہ اپني بے باکي ، بے خوفي ، پاک نفسي ، آزاد منشي اور صدق نیت میں لوتھر سے کچھ کم نہ تھا . ایک

---

* Ernst und Falk

† Brunswick

ایسے زمانے میں، کہ جب ہر اہل قلم نے اپنی اپنی الگ جماعت قائم کر رکھی تھی، یہ شخص بےخوف و خطر اپنے خیالات کی اشاعت میں مصروف تھا. نہ اُسے اپنے خلاف سازش کی پروا تھی، نہ قبولیت عام کا خبط. اُس کی کامیابی کی ایک واضح اور روشن دلیل یہ ہے کہ اُس کی زندگی ہی میں اُس کے ملک (جرمنی) کے نوجوان مصنف اور اہل علم نے اُس کی پیروی شروع کر دی تھی. مشہور جرمن مصنف یعقوبی * اُس کے بارے میں کہا کرتا تھا کہ "وہ اہل دماغ کا بادشاہ ہے". اُس کی موت پر خود گوئٹے † نے یہ لکھا تھا کہ "اُس کی موت سے ہم کو جس قدر بےحد و نہایت نقصان پہنچا ہے، ہم اُس کا کسی طرح صحیح اندازہ نہیں کر سکتے". وہ جرمنی کے اُن آئندہ اہل قلم اور اہل دماغ کا پیش رو اور اُن کے خیالات کا حقیقی بانی تھا، جن کے دم سے جرمنی نے علم و فضل میں افضلیت کا

Jacobi *

Goethe †

درجہ حاصل کر لیا ۔ نقد و فکر اُس کا خاص فن تھا ؛ اور گو اُس نے کبھی اپنے آپ کو کسی خاص فلسفی کے پیرووں میں شمار نہیں کیا ۔ تاہم جس خوبی اور کمال سے اُس نے فن تنقید کو نباہا ، علم و حکمت میں اُس کے اصول قائم کئے ، اور فنون لطیفہ ، شعر ، ناٹک ، اور مذہب پر جس انداز سے اُس نے بحث کی ، سچ یہ ہے کہ وہ اُسی کا حصہ ہیں ۔ گو آج اُن خیالات اور حالات کی عمومیت کے لحاظ سے ، وہ جدت نہ رکھتے ہوں ؛ لیکن اُس کی حیات میں وہ یقیناً سب پر فائق اور افضل ثابت ہو چکے ہیں ۔ بے تعصب نگاہ سے دیکھا جائے تو آج بھی اُن کی لطافت اور تازگی اُسی طرح باقی ہے جیسے اُس زمانہ میں تھی ۔

طرز تحریر

طرز تحریر کے لحاظ سے لیسنگ بر اعظم یورپ کے بہترین اور بر ترین مصنفوں میں شمار ہوتا ہے ۔ اس کے فقروں کی ساخت سلیس ، صاف اور واضح ، دقیقہ رس اور راسخ ہوتی ہے ۔ اپنے بیانات میں وہ دلسچپ (گو بعض وقت دور از کار) تلمیحوں اور فطری تصویروں کے

حسن سے ' پڑھنے والوں کے دماغ کو تر و تازہ اور
اُن کي توجہ کو جذب کئے رکھتا ھے . چھوٹے
چھوٹے چٹکلوں سے تحریر میں لطافت اور نزاکت
پیدا کر دیتا ھے . بعض موقعوں پر اس طرح طلسم
بندي کرتا ھے کہ پڑھنے والے کو شبہہ ھونے لگتا ھے
کہ مصنف اصلي مضمون اور مقصد سے بھٹک گیا
ھے ' حالانکہ چند ھي لمحوں کے بعد معلوم
ھو جاتا ھے کہ معاملہ اس کے بر عکس ھے .
انگلستان کے زبردست ادیب اور مبصر کارلائل *
کي لیسنگ کے متعلق یہ رائے تھي کہ " ایک
شاعر ' نقاد ' فلسفي اور مقرر کي حیثیت سے
سلنیر کي تحریر کا انداز انگریزوں کے حال
اور مزاج کے لئے نہایت مناسب ھے . وہ مُوجز
بیان ' جادونگار ر فصیح‌گو ھے ؛ بالکل خاموشي
سے گفتگو کرتا ھے . اُس کے فقروں میں نہ کسی
طرح کا اشتعال ھے . نہ اختلاف ھے : اُن میں
محاورہ پورے کمال کہ ساتھہ نگینہ کي طرح جڑا
ھوتا ھے ' بےجا مُوشگافي کا نام تک نہیں ھوتا .

---

* Carlyle

اُس کي تحرير پرزور ، آئينے کي طرح صاف شفاف اور معنيٰ خيز هوتي هے ." مختصر يه که ليسنگ ايک جادو رقم ، نازک خيال اور سرور آفرين مصنف هے .

جرمن ڈراما اور ليسنگ

علوم و فنون کي مستقل اور پاينده ترقي کے لئے منجمله اور اسباب و ذرائع کے سب سے بڑا معاون سبب اور ذريعه ملک کي حکومت اور ارباب حکومت کے وجود ميں مُضمر هوتا هے . اُس زمانے تک خود شاهاں جرمني کا يه حال تها که اُن کو بجائے اس کے که اپني مُلکي ناٹکوں سے لگاؤ هوتا ، وه اٹلي کے ناٹکوں اور تماشوں پر جان ديتے تهے . اِس لئے وه عموماً اُن هي کي سرپرستي کرتے اور وهيں کے ايکٹروں کو سرفراز کرتے تهے . ملک کے باشندوں کے حال اور مذاق کا اندازه اسي سے هو سکتا هے که وه اٹلي کے کس قدر دلداده نه هونگے ! حالانکه خود اٹلي کے بڑے بڑے مشتاق ايکٹر ايک بهانڈ يا نقال سے زياده حيثيت نه رکهتے تهے ، مگر اپنے خود ساخته ، بهونڈے اور بهدے تماشوں سے کسي نه کسي

طرح اپنے تماشائیوں کو خوش کرنے اور خوش رکھنے میں کامیاب ہو جاتے تھے . اُن سب میں بہترین شخص ولتن * سمجھا جاتا ھے ، جس نے اپنے معمولي ناتکوں میں فرانس کے زبردست ڈراما نویس مولیر † کے ناتکوں کے بعض حصے نہایت خوبی سے شامل کر رکھے تھے . ممکن ھے کہ یھي شخص جرمني میں فرانس کے ناتکوں کي مقبولیت کا سبب ھوا ھو ؛ کیونکہ بہت عرصے تک جرمن ناتک پر فرانس کا رنگ خصوصیت کے ساتھہ غالب رھا ھے . چنانچہ سترھویں صدي تک جرمن ناتک میں خود جرمني کے ادبیات کي خصوصي اور شخصي کیفیت کا شائبہ تک نہ تھا : اوو شاید یھي وجہ تھی کہ اُس زمانے کے کلیسائی اُسے اس قدر حقیر اور ناکارہ سمجھتے تھے کہ اُنھوں نے اُسے ممنوع اور حرام تک قرار دے رکھا تھا .

ولتن کے بعد وي‌لاند ‡ اور کلوپ شتوک § سے

Velthen *
Moliere †
Wieland ‡
Klostock §

جرمن ناٹک کے صحیح زمانے کا آغاز ہوتا ہے .
گو لیسنگ اِن ہي کے فوراً بعد کا شخص ہے ' لیکن
اِن دونوں میں بھي قدامت کا جو رنگ پایا جاتا
ہے اُس سے وہ بہت دور ہے . حق یہہ ہے کہ گوئٹے سے
قبل کے مشاہیر میں صرف یہي ایک شخص ہے
جس کي تحریریں اہل جرمني آج بھي اپنے
خیالات سے قریب اور اپني ضروریات کے لئے مناسب
پاتے ہیں .

لیسنگ کے تخیل کي کارفرمائي کا بہترین
اندازہ اُس کے ناٹکوں سے ہي ہوتا ہے . اِن میں
اُس کے ناٹک "منا فون برن‌ہلم" * "ایمیلیا گالوتي" †
اور "ناتان در وائزے" ‡ خاص طور پر ذکر کے قابل
ہیں . اُس کے ناٹکوں کے افراد کي صاف اور واضح
تصویریں ' کیفیتوں کا باقاعدہ اور فطري سلسلہ '
اور تقریروں کي وضاحت ' تازگي ' رواني اور دلکش
تسلسل ایسے امور ہیں کہ اُن کي بدولت اُسے اگر

---

* Minne von Bernhelm

† Emilia Galotti

‡ Nathan der Weise

تمام دنیا کے نہیں تو کم از کم جرمنی کے بہترین ناتک لکھنے والوں کی اول صف میں ضرور جگہ دینی چاهئے. ایک طرف تو اُس کی سخت مگر بجا ، معقول اور پرزور تنقیدیں ، دوسری طرف اُس کے یہ ناتک — ان سب نے مل کر لوگوں کے دماغوں کو ایک صحیح اصول کی طرف پھیر دیا ؛ اور ڈراما نویسوں کو اٹلی اور فرانس کی تخیلی غلامی سے آزاد کر دیا .

ناتن

لیسنگ کا ناٹک "دانشمند ناتن" جسے هم اوراق ما بعد میں "ناتن" کے نام سے هدیۂ ناظرین کر رهے هیں، سنہ ۱۷۷۹ کے اوائل میں شائع هوا تھا. گو اپنے وقت اشاعت سے بہت پہلے اس کا خاکہ مصنف کے ذهن میں موجود تھا، اور سنہ ۱۷۷۶ میں وہ اس کے خاکے اور مضمون پر اپنے چند احباب سے بحث اور مشورہ بھي کر چکا تھا؛ مگر چند امور ایسے پیش آئے کہ یہ سنہ ۱۷۷۹ سے پہلے شائع نہ هو سکا.

اس کتاب کي اشاعت سے کم و بیش دس سال پیشتر سے لیسنگ مذهبي مباحث میں نہایت سرگرمي سے حصہ لے رها تھا. ان مباحث میں اُس نے متعدد پرزور رسائل لکھے، جو Wolfenbüttel Fragments کے نام شائع هوئے. یہ رسائل اُس کي مکمل ترین اور بہترین تصانیف میں سے چند هیں، اور اهل مغرب کے مذهبي

خيالات اور عقائد کے ارتقاء میں اُنھوں نے بہت کچھ مدد دي ھے. ان رسالوں میں اُس نے عیسائي مذھب کے خصوصي مسئلوں سے شروع کر کے رفتہ رفتہ مذھب پر ایک عمومي نظر ڈالي ھے، اور نہایت وسعت نظر سے مذھبوں کا مقابلہ اور موازنہ کر کے زوردار دلائل اور اقوال سے نہایت راسخ طور پر یہ امور ثابت اور قایم کئے ھین کہ :

(۱) روحاني زندگي میں قوت حاسہ سے زیادہ کام لینا چاھئے۔ آدمي کو کسي طرح یہ ضرور محسوس کرنا چاھئے کہ روح کا وجود ھے. انسانوں کے باھمی روحاني تعلقات کي کیفیتوں کو اسي حس کے ذریعے سے سمجھنا چاھئے. ظاھري حالات، واقعات یا اقوال کي بناء پر اس کا اندازہ کرنا صحیح نہیں ھے. جب تک ایسا نہ کیا جائیگا، تب تک نہ تو "دل را بہ دل رھي است" کا مفہوم سمجھ میں آ سکیگا، اور نہ اس کي صداقت کا یقین ھو سکیگا.

(۲) یہ ممکن ھے کہ کوئي مذھب بالکل، کامل طور پر، یا ھر ایک زمانے کے لئے سچا

اور مناسب ثابت نہ ہو سکے ؛ لیکن یہ بہت ممکن ہے کہ وہي مذہب کم از کم ایک خاص زمانے اور مدت کے لئے کسي قوم اور ملک کي ضروریات کے واسطے صحیح ' کافي اور مناسب ثابت ہو . لہذا یہ بالکل غلط اور نامناسب امر ہے کہ اُس مذہب کو سرے ہي سے غلط اور بیکار سمجھ لیا جائے . ایسي رائے قائم کرنے سے پہلے ' جس قوم نے اُس مذہب کو اختیار کیا ہو اُس کے ملک اور وطن (اور خصوصاً اُس مذہب کے شیوع اور عروج کے زمانے) کے حالات کا غور سے مطالعہ کرنا اور ان کو اچھي طرح سمجھنا چاہئے .

(۳) اس میں شک نہیں کہ دنیا کي عام تاریخ اور تاریخ مذہب میں ہم کو ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن میں ایک (مذہبي) عمل کے رد عمل سے بہت کچھ فتنہ و فساد برپا ہوا ہے . لیکن تاریخ ہي کے مطالعہ سے یہ بھي ثابت ہوتا ہے کہ انسان آہستہ آہستہ ایک ایسي عالمگیر تحریک کي طرف بڑھتا چلا جاتا ہے جس میں عام اخلاقي اور ذہني ترقي پوشیدہ ہے ؛ اور وہ

اُسے ایک دن حاصل کرکے رهتا هے ۔ اس لئے ایک دوسرے کي عیب گیري کرنے کي جگه بهتر یه هے کہ هم اس تحریک کي ترقي میں ایک دوسرے کي ایسي مدد کریں کہ وہ خوش آئند اور مبارک وقت جلدي هي آ جائے کہ جب صرف ایک ملک هي نهیں بلکہ کل روے زمین کے انسان ایک زبردست برادري کے افراد بن جائینگے !

(۴) خوش خلقي ، شرافت ، بزرگي کسي خاص قوم یا کسي خاص مذهب والوں کا حصه نهیں هے ، بلکہ هر دین ، هر مذهب ، هر عقیدے کے لوگوں میں یه خوبیاں موجود هو سکتي هیں ، اور حقیقت میں هوتی بهی هیں ۔ ظاهر هے کہ ایسي صورت میں کسی خاص مذهب یا عقیدے کے پیرو کو هرگز یه حق حاصل نهیں هے کہ وہ دوسرے مذهب یا عقیدے کے پیرو کو ان خوبیوں سے خالي سمجهہ کر اُس پر بے جا سختی کرے یا اُس سے نفرت روا رکھے ۔ بلکہ هر فرد اور هر قوم کو چاهئے کہ هر دوسرے فرد اور هر دوسري قوم کے عقیدے اور مذهب کے لوگوں کے ساتهہ رواداري برتے اور اُسے صحیح طور پر سمجهنے کي کوشش کرے ، تاکہ

آپس کي غلط فہمي دور ہو جاے ، اختلاف کي جڑ کٹ جاے اور سب کے دل مل کے ایک ہو جائیں .

منجملہ اِن چاروں امور کے یہي آخري اِمر "دانشمند ناتن" میں سب سے زیادہ اور اس درجہ نمایاں ہے کہ اکثر اہل راے ناظرین اُس کي صرف اِسی ایک صداقت سے ایسے مسحور ہو گئے ہیں کہ وہ تمام خوبیاں اور لطافتیں ، جو لیسنگ نے اس ناٹک میں پیدا کي ہیں اُن کي نگاہ سے اوجھل ہو گئیں ، اور اگر کوئی اثر باقی رہ گیا تو اِن ہی مذکورہ بالا یا اُن میں سے آخري امر کي صداقت کا . اسي بناء پر مجھے یقین ہے کہ میرے ملک کے ناظرین پر بھي یہي کیفیت طاری ہوگی اور اُن کے دلوں میں بھي یہي آخری تصویر پوري طرح جاگزین ہو جائیگي . میں نے اسي خیال ، بلکہ یقین ، کو مد نظر رکھ کر اس ترجمہ کی زحمت اُٹھائي ہے . اگر میرے اہل وطن پر اس ناٹک کا یہي اثر نہ ہوا ، تو مجھے حسرت رہیگي کہ میري محنت رائگاں گئی .

میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ بعض لوگ

"دانشمند ناتن" کو لیسنگ جیسے مصنف کا شاہ کار نہیں کہینگے. مگر انصاف کو نہیں چھوڑا جا سکتا. میں، اور میں کیا ہر صاحب نظر، اس کو محسوس کریگا کہ ممکن ہے کہ اس میں کچھ کمزوریاں ہوں، اور غالباً اس کو استیج پر پیش کرنے میں دقتیں پیش آئیں؛ باوجود اِس کے اِس میں ہرگز مبالغہ نہیں ہے کہ یہ ناتک جس مقصد سے لکھا گیا ہے اُس میں مصنف کو نہایت خوبی سے قابل رشک کامیابی ہوئی ہے. اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ یہ ناتک یورپ کے اتھارویں صدی کے بہترین اور کامیاب ترین ناتکوں میں سے ہے. صرف ایک ناتن یہودی ہی کی شخصیت پر غور کرکے دیکھئے کہ مصنف نے کس خوبی اور لطف کے ساتھ اِس بدنام قوم کے ایک فرد کو فطرت کے عظیم الشان اصول کا نمونہ بناکر دکھایا ہے، اور بتایا ہے کہ انسان کو محض چند مذہبی مسائل کی زنجیروں میں نہ جکڑ جانا چاہئے؛ بلکہ ایک بے غرض، بے لوث، بے لگاؤ، آزاد انسانیت کی خصوصیتوں کو اپنے آپ میں پیدا کرنا چاہئے؛ کیونکہ آزادی کے

ساتھ پاک نفسي ، بے باک صداقت ، بے لوث محبت
هي نه صرف انسان کو حیوان سے ممتاز کرتي هے ،
بلکہ یہي خوبیاں انسانیت کي جان ، انسانیت کا
جوهر هیں اور اِن هی سے انسان کي برادري کي
اصلي شان نکل اور نکھر کر فطرت کي وحدت کا
مقصد پورا کرتي هے . اس ناٹک کے هر فرد کي
کیفیت بیان کي جاے تو بہت طول هو جائیگا ؛
مختصر یه کہ اگر دوسرے افراد کو بھي دیکھئے
تو معلوم هوگا کہ مصنف کے سحر طراز قلم نے ان
میں کیا کیا جوهر پیدا کئے هیں . ایک دفعہ
نہیں ، بار بار ایسي عبارتیں اور تقریریں آپ کي
نظر سے گزرتي ہیں ، جو آپ کے دماغ اور ذهن پر
قابض اور حاوي هو جاتي هیں ، اور آپ کو تسلیم
کرنا پڑتا هے کہ اُن میں سے هر ایک میں ایک
گہرائي اور فطري پھنائي موجود هے . جو شخص
خود فطرت سلیم نه رکھتا هو وه صحیح فطرت انساني
کو نہیں سمجھ سکتا ، اور جو اس کو نه سمجھے
وه اچھا ناٹک لکھنے والا نہیں هو سکتا ؛ اور جو
شخص واقعی جادو نگار نه هو اُس سے یه سحر کاري
نہیں هو سکتي . کسي معمولي صاحب قلم کے

بس کا تو یہ ”رگ ہرگز نہیں ہے !

یہ بھی صحیح ہے کہ جو شہرت اور قبولیت اس ناٹک کو بعد میں حاصل ہوئی وہ اِس کے شایع ہونے اور اسٹیج پر پیش کئے جانے کے وقت نہیں ہوئی. اس کے دو سبب بتائے جاتے ہیں. ایک سبب یہ تھا کہ اس کے شایع ہونے سے پہلے لیسنگ عیسائیت کی تنگ نظری کے خلاف خصوصاً اور مذہبی رواداری کی حمایت میں عموماً کئی پرزور مضامین لکھ چکا تھا، جن کی وجہ سے اُس وقت کے اکثر عیسائی عالم (اور اُن کے اثر سے عام لوگ) اُس کے خلاف ہو گئے تھے. لیسنگ کی تنقید اور جرح سے لوگوں کو اُس سے نفرت ہوگئی تھی، اور اُس سے ڈرتے بھی تھے. لیکن یہ شیر مرد، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ خود لوتھر بھی بے باکی اور آزادی میں اس کے سامنے گرد تھا، اُسی طرح اپنی رائے پر قائم رہا اور بالکل بے خوف ہو کر اُس کا اظہار کرتا رہا. ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں جس اسٹیج پر ”دانشمند ناتن“ جیسا مذہبی رواداری کا سبق دیا جا رہا ہو شروع میں اُس کی طرف رخ کرنے کی

کس کو همت هو سکتي تهي . دوسرا سبب یه تها کہ ابتدا میں جو ایکٹر اِس ناٹک کو کرتے اور دکھاتے تھے ، وہ چونکہ اس کے فلسفیانہ خیالات اور اُن کے مفہوم اور مقصد کو نہیں سمجھتے تھے اِس لئے وہ اپنے لہجے ، طرز اور حرکت کے ذریعے سے لوگوں پر وہ اثر نہیں پیدا کر سکے جو حقیقت میں اُس سے مدنظر تھا . اس کا لازمي نتیجه یه هوا کہ کُل تماشا لوگوں کو بے لطف اور بے معني معلوم هوتا تها . اور وہ جلدی سے اُکتا جاتے تھے لیکن آفتاب کي آب و تاب کبهي چهپا نهیں کرتي . کچھ عرصے کے بعد جب اُس کي صحیح رائیں لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئیں اور ایکٹر بهي ایسے پیدا هونے لگے جو حقیقت میں صاحب کمال اور ماهرفن تھے اور جن کي ایک ایک حرکت اور ادا فطرت کا آئینه هوتي تهي ، تو "ناتن" کے جوهر کُھلے اور اسے ایسا قبول عام ، ایسي شهرت اوو اس قدر هردلعزیزي حاصل هوئي کہ اُس وقت سے آج تک جرمن قوم اس کي دلدادہ اور مسحور اور اُس پر فریفته اور مفتون هے !

لیسنگ کا طرز تحریر بهت سادہ هے ؛ "ناتن"

میں تو اُس نے جس زبان کا استعمال کیا ہے وہ بالکل صاف، شستہ، بامحاورہ (جرمن) ہے. شروع سے آخر تک نہایت سادگی کے ساتھ روز مرہ میں اپنا مطلب ادا کیا ہے. شکوہ الفاظ اور طمطراق نام کو نہیں، تعقید اور گنجلک کا تو کیا ذکر ہے. یہی وجہ ہے کہ اُس نے خاص و عام سب کے دلوں کو یکساں مسخر کر لیا. میں نے یہ کوشش کی ہے کہ لیسنگ کی خوبی اور شان اردو تحریر میں باقی رہے، گو اُس کا سا اثر پیدا کرنا میرے مان کا نہیں. اتنا ضرور ہے کہ اگر لباس کی تبدیلی سے دل و دماغ نہیں بدلتے تو زبان کی تبدیلی سے اثر کیوں بدلیگا. لیسنگ کی روح بہرحال کارفرما رہیگی. جس شخص کی تحریر ایک مرتبہ تمام یورپ کی کایا پلٹ چکی ہے، اُس کا زور اور اُس کا اثر جُوں کا تُوں باقی ہے. اگر یورپ میں ایسے دل موجود تھے جنھوں نے خوبیوں کو اخذ کیا، تو میرے وطن میں بھی چشم بینا کی کمی نہیں. وہاں اگر قرون مظلمہ کا اثر باقی تھا تو یہاں بھی چند روز سے دلوں پر ایک پردہ پڑ گیا ہے — غنیمت

هے کہ وہ باریک هے ! وهاں اگر ایک اکیلے لیسنگ
کي روح کي روشنی سے تاریکي رفع هوئي اور
گوئٹے ، شلّر * اور کانت † جیسے جرمني کے مایۂ
ناز فرزندوں کے لئے راستہ صاف هو گیا ، تو کیا
میرے وطن کے مایۂ صدفخر رشیوں اور مُنیوں کي
ارواح کے ساتھہ لیسنگ کی روح مل کر میرے
ملک کے سچے سپوتوں کو اُس بلند مقام تک نہ
پہنچا دیگي جہاں سے بیٹھہ کر اُنھوں نے دیکھ
اور پالیا تھا کہ انساني جذبات میں بدترین
چیز ضد اور تعصب هے ؟ اُسي بلندي پر تو بیٹھہ
کر اُنھوں نے عہد کیا تھا کہ وہ بھارت‌ورش کو
فضائل انساني سے معمور کر دینگے . گھٹائیں چھٹ
رهي هیں ؛ روشنی نظر آ رهی هے . وہ وقت
دور نہیں هے کہ لیسنگ جیسے مسیحا نفس کي
برکت سے آفتاب اپني پوري تابش کے ساتھہ جلوہ
گر هو جائے . آمیں !

Schiller *
Kant †

"ناتن" کے اشخاص

سلطان صلاح الدین ایوبی ۔

شاہزادی ستّہ : سلطان کی بہن ۔

ناتن : یروشلم کا ایک مالدار یہودی ۔

ریشع : ناتن کی لے پالک بیٹی ۔

دایہ : ایک عیسائی عورت جو ناتن کے گھر میں رہتی ہے ،
اور ریشع کی محافظ ہے ۔

ایک نوجوان نائٹ ٹمپلر ۔

حافی : ایک مسلمان درویش ۔

یروشلم کا بطریق ۔

یروشلم کے ایک خانقاہ کا برادر راہب ۔

سلطان صلاح الدین کا ایک امیر ۔

سلطان کے خادم ۔

اِس ناٹک کے نظاروں کی جائے وقوع یروشلم ہے ۔
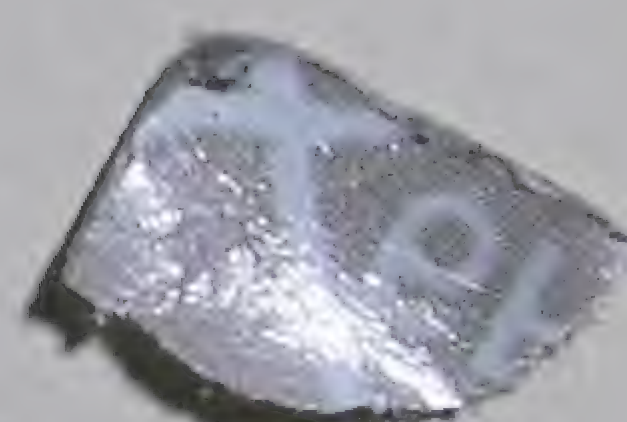
ناتَن

پہلا ایکٹ

پہلا سین : ناتن کے مکان کا دیوان خانہ .

[ناتن ابھي سفر سے واپس آیا هے . دایہ اُس سے ملتي هے .]

دایہ

آهاّ ، یہ تو وہ هے ! ارے یہ تو ناتن هے !!

[ناتن سے]

شکر هے خدا کا کہ آخر اُس نے تمهیں هم تک پنہچا هي دیا .

ناتن

هاں دایہ ، سچ هے ، خدا کا شکر کرو . مگر یہ تم نے "آخر" کیوں کہا ؟ کیا تمهارا یہ مطلب

ھے کہ میں اس سے پہلے آنا چاھتا تھا یا آ سکتا تھا؟ یہ سمجھو کہ جس راستے سے مجھے دائیں بائیں پھیر کھاکے آنا پڑا ھے، اُس مسافت کے لحاظ سے بابل، یروشلم سے پورے دو سو میل ھے. اور قرضوں کا وصول کرنا کچھ کھیل تو ھے نہیں کہ کوئي سوداگر جلدي جلدي یہ کام کر لے: یہ کوئی ھتھیلي پر سرسوں جمانا تھوڑا ھي ھے؟

دایہ

ھَے ھَے، ناتن: تم یہاں ھوتے تو تم پر نہ جانے کیا گزرتي! تمھارے مکان میں —

ناتن

آگ لگ گئي، آیں؟ — یہ تو میں سن چکا ھوں. مرضي خدا کي. — یہ بد خبري تو میں پہلے ھي سن چکا ھوں.

دایہ

اُفوہ! وہ تو سارے کا سارا فرش بھي خاک سیاہ ھو جاتا!

ناتن

خیر دایہ ؛ جو ایسا ہوتا تو ہم ایک اور نیا مکان بنا لیتے : بلکہ اِس سے بھي اچھا بناتے . کیوں ؟

دایہ

ہاں، ٹھیک ہے . بڑی خیریت ہوئي کہ ہماري ریشع بچ گئي . بال بال بچي، نہیں تو راکھ کا ڈھیر ہی ہوتي .

ناتن

راکھ کا ڈھیر ؟ — کون ؟ میري ریشع ؟ ہاے، ریشع ! یہ بات تو میں نے نہیں سني . جو خدا نہ کرے ایسا ہوتا، تو بھلا مجھے مکان ہي کي کیا ضرورت تھي . بال بال بچ گئي ! — نہیں دایہ، دیکھو سچ سچ بتاؤ . نہیں، وہ ضرور جل گئي ہے . لے بس اب کہ بھي ڈالو . مجھے چاھے مار ڈالو، مگر خدا کے لئے تڑپاؤ مت . ھائے وہ ضرور جل کے خاک ہو چکي ہے !

دایه

اور جو ایسا هوتا بھي، تو کیا یه بات تم
بس میرے هي مُنه سے سنتے ؟

ناتن

پھر تم کیوں مجھے صدمه پر صدمه دے رهي هو؟
آه ریشع ! میري ریشع !!

دایه

تمهاري ؟ خاص تمهاري ریشع ؟

ناتن

هاں، هاں. خدا نه کرے کہ میں اپني زبان
کو اُسے اپنا بچه کهنے سے روکوں.

دایه

مگر تم نے اپني کسي اور چیز کو بھي اِسي
دعوے سے اپنا کها هے ؟

ناتن

ھاں ، سچ تو ھے . مگر کسي اور چیز پر میرا اِتنا حق بھي تو نہیں ھے . جو کچھہ بھي میرے پاس ھے ، وہ یا تو خدا کي دي ھوئي ھے یا تقدیر سے مل گئي ھے . مگر مجھے اپني نیکیوں کے بدلے میں تو صرف ایک وھي (ریشع) انعام میں ملي ھے .

دایہ

ناتن ، تم اپنے احسانوں کي مجھ سے کس قدر قیمت دلوا رھے ھو ! جو وہ سب احسان اِسي نیت سے تھے ، تو خبر نہیں اُنھیں احسان کہنا بھي چاھئے یا نہیں .

ناتن

" اِسي " نیت سے ؟ وہ کیا نیت ھے ؟

دایہ

میرا ضمیر —

ناتن

دایہ ، پہلے ذرا تم مجھ سے یہ تو سن لو کہ —

دایه

میں کہتي هوں کہ میرا ضمیر —

ناتن

اچھا؛ مجھ سے ذرا یه تو سن لو کہ میں بابل سے تمھارے واسطے کیسي عمدہ سوغاتیں لایا هوں. دیکھو تو کیسي کیسي نفیس اور لاجواب چیزیں هیں! میں سچ کہتا هوں کہ خود ریشع کے لئے بھي میں ایسي اچھي چیزیں نہیں لایا.

دایه

ناتن، اب اِس سے کیا فائدہ هے؟ اب میرا ضمیر چپ نہیں رہ سکتا.

ناتن

میں تو یه دیکھنے کے لئے بے چین هوں کہ تم یه هنسلي اور چھلا اور گوشوارہ اور مالا پسند کرتي هو یا نہیں. یه سب چیزیں میں نے دمشق سے گزرتے هوے تمھارے لئے خریدي تھیں.

دایہ

ھاں وہ تو تمھاري عادت ھي ھے کہ مجھہ نگوڑي کے اُوپر تحفوں پر تحفے لادتے رھتے ھو .

ناتن

میں تمھیں دئے جاتا ھوں ، تم لئے جاؤ ؛ بولو مت .

دایہ

کیا ؟ کیا کہا ؟ بولو مت ؟ — ناتن ! بھلا تمھیں کون نہیں جانتا کہ تم فیاضي اور نیکي کي مُورت ھو ؟ پھر بھي —

ناتن

ھو آخر یہودي . — تم یہي کہنا چاھتي تھیں نہ ؟

دایہ

میں جو کہنا چاھتي ھوں وہ تم خود ھي اچھي طرح جانتے ھو —

ناتن

اچھا بس اب اِس قصہ کو جانے دو۔

دایہ

خیر، تم یہاں جو کچھ کرتے ہو وہ خدا کے ہاں ضرور سزا کے قابل ہے۔ میں نہ اُسے بدل سکتی ہوں، نہ روک سکتی ہوں۔ خدا کرے اس کا وبال تمھیں پر ٹوٹے!

ناتن

مجھ ہی پر وبال ٹوٹے! — اچھا یہ تو بتاؤ کہ وہ ہے کہاں؟ وہ کہاں گئی؟ دایہ، تم نے کہیں مجھے دھوکا تو نہیں دیا؟ بھلا اُسے خبر بھی ہو گئی ہے کہ میں آ گیا ہوں؟

دایہ

کیا پوچھتے ہو، اُس کا تو اب تک خوف کے مارے بند بند لرز رہا ہے! اُس کے دماغ کا یہ حال ہے کہ اُسے ہر چیز میں آگ ہی نظر آتی ہے۔ اُس کی روح سوتے میں جاگتی ہے، اور جاگتے میں

سوتي هے. کیا کہوں! — کبھي تو جانور سے بدتر معلوم ھوتي هے، اور کبھي فرشتے سے بڑھ کر.

ناتن

هائے ري میري بچي! — انسان بھي کیا چیز هے!!

دایہ

آج صبح وہ بڑي دیر تک اِس طرح آنکھیں میچے پڑي رھي جیسے، خدا نہ کرے، کوئي مُردہ ھوتا هے. پھر ایک دم سے چونک کے کہنے لگي ”وہ دیکھو، ابّا کے قافلے کے اُونٹ چلے آ رهے ھیں. سنو، ابّا کي پیاري پیاري آواز آ رھي هے!“ اتنے میں پھر اُس کي آنکھیں پتھرا گئیں. هاتھ سر کے نیچے سے نکل گیا، اور سر بھد سے تکیہ پر آ رھا. — اُفوہ — بس میں جلدي سے دروازے کي طرف لپکي. دیکھا تو تم سچ مُچ چلے آ رهے ھو! کیا خدا کي شان هے! اتني دیر تک اُس کي جان برابر تم میں اور اُس میں ھي پڑي رھي.

ناتن

اُس میں، کس میں ؟

دایہ

آے اُسي میں، جس نے اُسے آگ میں سے نکالا تھا.

ناتن

کون ؟ کون تھا وہ ؟ وہ کہاں ھے جس نے میري ریشع کي جان بچائي ھے ؟ وہ ھے کہاں، دایہ ؟

دایہ

کوئي نوجوان تمپلر تھا. کچھ دن ھوئے وہ یہاں قید ھو کے آیا تھا. صلاح الدین نے اُسے ترس کھا کے چھوڑ دیا تھا.

ناتن

کیا کہا ؟ تمپلر ؟ اور وہ بھي ایسا کہ صلاح الدین نے اُس کي جان بخشي کي تھي ؟ کیا ریشع کے بچانے کے لئے اتنے بڑے معجزے کي ضرورت تھي ؟ — الٰھي !

دایہ

وہ تو کہو وہ بچارہ اِس طرح دوسری زندگی پا کے بھی ایسی ہمت سے جان دئے دے رہا تھا، نہیں تو ریشع مَری برابر تھی۔

ناتن

دایہ، بتاؤ تو وہ ہے کہاں؟ وہ تو کوئی بڑا بہادر اور شریف آدمی معلوم ہوتا ہے۔ وہ ہے کہاں؟ بس تم مجھے اُس کے قدموں تک پہنچا دو۔ تم نے اُسے اُسی وقت وہ سارا مال اسباب دے دیا ہوگا جو میں یہاں تمہارے پاس چھوڑ گیا تھا؟ سب کچھ دے دیا ہے نہ؟ بلکہ یہ کہو کہ اور بھی بہت کچھ دینے کا وعدہ کیا ہے — کیوں؟

دایہ

بھلا ہم یہ کیسے کر سکتے تھے؟

ناتن

تو ایسا نہیں کیا تم نے؟

دایہ

لے اب کیا معلوم وہ کہاں سے آیا تھا، نہ جانے کہاں گیا، کہاں نہیں گیا. اُسے بھلا ھمارے گھر کي کیا خبر تھي. وہ تو خالي آواز ھي سن کے ایک دم سے بھاگا ھوا آیا، اور دیکھا — بس اپنے چُغہ میں لپٹ لپٹا کے دھوئیں اور آگ کو چیرتا پھاڑتا وھیں پہنچا جہاں ریشع چیخ چیخ کے لوگوں کو پکار رھي تھي. ھم تو سمجھے تھے کہ اس بھلے مانس کا بھي خاتمہ ھو گیا. مگر واہ رے بہادر! ذرا ھي سي دیر میں وہ آگ کي لپٹوں سے نکلا، اور ھماري پیاري بچي کو اپنے مضبوط بازووں پر اُٹھائے ھمارے سامنے آ کھڑا ھوا! — خدا جانے کیسا روکھا سوکھا سا آدمي ھے. ھم خوشي کے مارے چلاتے اور اُس کا شکریہ ادا کرتے رھے: مگر اُس نے ذرا بھي تو پروا نہیں کي. بس ریشع کو لٹا یہ جا وہ جا کہیں غائب ھو گیا، اور ھم کھڑے تکتے کے تکتے رہ گئے.

ناتن

خدا کرے ھمیشہ کے لئے نہ گیا ھو.

دایہ

وہ سامنے ہمارے نبی کی قبر کے اُوپر کچھ کھجور کے پیڑ سایہ کئے کھڑے ہیں نہ ؟ اچھا، تو پہلے کچھ دنوں وہ اِن پیڑوں میں آتا جاتا دکھائی دیتا تھا . میں بے اختیار اُس کے پاس جاتی تھی، جیسے کسی نے مجھ پر جادو کر دیا ہو : اُس کی بلائیں لیتی تھی، اُس کی بہادری کو سراہتی تھی، اور کیسی کیسی منت سماجت کرتی تھی کہ خدا کے لئے، زیادہ نہیں تو ایک ہی بار، ذرا اِس معصوم بچی کی صورت دیکھ لو . جب تک وہ تمہارے قدموں میں گرکے اور آنسو بہا کے اپنے دل کی بھڑاس نہیں نکال لیگی اُسے چین نہیں آویگا .

ناتن

ہاں، پھر ؟

دایہ

پھر کیا، ساری محنت اکارت گئی . اُس نے ایک نہ سنی، بلکہ اُلٹا مجھی کو بنانے لگا کہ —

ناتن

کہ تم ڈر کے بھاگیں، آیں ؟

دایہ

آے نہیں، بھلا ایسا بھي کیا تھا. میں اُس سے روز ملتي تھي، اور روز نت نئے فقرے سنتي تھي. ھے، میں نے اُس کي کون سي بات نہیں سہي: اور ایسی کون بات تھي جو میں ھنسي خوشي نہ سہتي! پر اب تو وہ ان کھجور کے پیڑوں میں بھی گھومنے گھامنے نہیں آتا. کسي کو خبر نہیں کہ وہ کہاں جا چھپا ھے. — یہ تم چونکے کیوں؟ تم تو جیسے کچھ سوچنے لگے، آیں ؟

ناتن

کچھ نہیں؛ میں یہ سوچ رھا ھوں کہ اِس واقعہ نے ریشع جیسي بچي کے دل پر کیا کچھ اثر نہ کیا ھوگا کہ ایک شخص، جس کي وہ قدر کرنے پر مجبور ھے، اُس سے ایسي بے رخي برتتا ھے. اُدھر سے یہ بیزاري، اور اِدھر دل ھے کہ

کھنچا جاتا ھے ! قسم ھے ، اُس کے دل اور دماغ میں
کشمکش سي ھو رھي ھوگي ، اور کچھ بھي سمجھ
میں نہ آتا ھوگا کہ کون سا جذبہ غالب ھے : طیش
اور نفرت ، یا افسوس اور حسرت ! اکثر ایسا ھوتا ھے
کہ دونوں میں سے کوئي بھي غالب نہیں آتا ،
اور تخیل اس جنگ میں شریک ھوکر انسان پر
ایک خواب کي سي کیفیت طاري کر دیتا ھے .
کبھي اُس کا دل ، دماغ کا روپ بھرتا ھے ، اور
کبھي دماغ ، دل کا — اُف ، کیا مصیبت ھے !
اگر میں اپني ریشع کے مزاج سے غلط واقف
نہیں ھوں ، تو یقیناً اُس کا بھي یہي حال ھے .
وہ بھي کچھ ایسي ھي خواب کي سي حالت
میں ھے !

دایہ

اے وہ تو بڑي بھولي بالي اور پیاري لڑکي ھے !

ناتن

خیر کیسي ھي ھو . اب تو وہ دل کے ھاتھوں
دیواني ھے .

دایہ

اب تم اُسے چاھے جو کہو، اُس کے دل میں تو
یہ بات بیٹھ گئی ھے کہ وہ تمپلر نہ آدم زاد تھا،
نہ اِس دنیا کا رھنے والا تھا، بلکہ کوئی فرشتہ
تھا - یہ تو تم جانتے ھی ھو کہ بچپن ھی سے
اُس کے ننھے سے دل میں یہ بات جمی ھوئی ھے
کہ ایک فرشتہ ھر وقت اُس کی چوکسی کرتا ھے.
وہ سمجھتی ھے کہ یہ فرشتہ بادلوں میں چھپا ھوا
آگ میں اُس کے آس پاس منڈلا رھا تھا، اور
ایک دم سے تمپلر بن کے اُس کے سامنے آ کھڑا
ھوا. — مسکراؤ مت. کیا خبر، ایسا ھی ھو. —
خیر، تم چاھے ھنس لو؛ مگر اُسے تو اِس مزیدار
وھم کا مزا اٹھا لینے دو. آخر یہ کچھ بری بات
تو ھے نہیں. عیسائی، مسلمان، یہودی سب ھی
ایسا سمجھتے ھیں.

ناتن

ھاں، مجھے بھی یہ وھم بہت عزیز ھے.
اچھا دایہ، شاباش، تم ذرا جا کے دیکھو تو سہی

وہ کیا کر رہي ہے۔ میں اُس سے باتیں کرنا چاھتا ہوں۔ پھر میں اُس کے وحشي' من کے موجي محافظ فرشتے کو کہیں نہ کہیں سے ڈھونڈھ نکالونگا۔ اگر وہ اب تک اِس دنیا میں ہے اور اپني شان کے خلاف نائٹ بنا پھرتا ہے' تو تم یقین جانو میں اُسے ضرور ڈھونڈھ کے چھوڑونگا' اور یہاں لے کے آؤنگا۔

دایہ

تم بہت بڑے کام کا بیڑا اُٹھا رہے ہو۔

ناٹن

پھر تو اِس پُرلطف وھم کي حقیقت نظر آئیگي' جو اِس سے بھي زیادہ پرلطف ہوگي۔ اور دایہ یقین رکھو کہ انسان کے دل کو انسان' فرشتہ سے بھي زیادہ بھاتا ہے — ہاں' تو اگر اِس طرح تم یہ دیکھ لو کہ وہ فرشتہ کي متوالي اچھي ہو گئي ہے' تب تو تم مجھے لعنت ملامت نہیں کروگي' خفا تو نہیں ہوگي؟

دایہ

تم بڑے اچھے آدمي ہو، مگر شریر بھي بڑے ہو! اچھا میں جاتي ہوں. مگر وہ دیکھو تو — وہ خود ھي آرھي ھے.

[ریشع آتي ھے.]

دوسرا سین

ریشع، اور وھي پہلے سین کے افراد

ریشع

اخّاہ! آبّا، یہ تو سچ مُچ تم ھي ھو. میں تو سمجھي تھي تم نے خالي اپني آواز ھي کو اپنے آنے کي خبر دینے کے واسطے آگے آگے بھیج دیا ھے. اب تم کہاں ھو؟ کیا اب بھي پہاڑیوں، جنگلوں اور ندیوں نے ھمیں اور تمھیں الگ کر

رکھا ہے ؟ ابّا، اب تو ہم تم سب ایک ہي گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں : پھر بھي تم جلدي سے اپني بیٹي کو گلے نہیں لگاتے . تمہاري مُنّي سي ریشع تو جلنے سے بال بال بچي ؛ بس جلنے والي ہي تھي . — نہیں نہیں، ابّا ڈرو مت جلنے والي تھي، جلي تو نہیں . ہائے کیسي بري موت ہے آگ میں جلنا ! اُف !

ناتن

بیٹي، میري پیاري بیٹي .

ریشع

تم تو فُرات، دِجلہ، اُردن اور خدا جانے کون کون سے دریا پار کر کے آئے ہوگے . آے ہے، ابھي جو میں جل کے مرتي بچي ہوں، اُس سے پہلے میرے دل میں تمہاري طرف سے طرح طرح کے وہم آتے تھے، — میں کانپ اُٹھتي تھي، ابا . مگر سچ کہتي ہوں، جل کے مرنے سے پانی میں ڈوب کے مرنا مجھے اچھا

لگنے لگا ہے۔ اُس میں ٹھنڈک سی تو ہوگی۔
آدمی خوش خوش ہلکا پھلکا سا لگتا ہوگا،
آیں؟ پھر بھی — دیکھو، نہ تم ڈوبے، نہ میں
جلی۔ اب ہم مزے میں رہینگے، اور خدا کا شکر
کیا کرینگے۔ میں تو یہی کہونگی کہ خدا پاک
نے ان دیکھے فرشتوں ہی کو بھیجا ہوگا جنھوں نے
تمھیں اور تمھاری اُس کشتی کو اپنے پروں پر لے کے
پار اُتار دیا۔ اُسی خدا نے میرے فرشتہ کو حکم
دیا ہوگا کہ آدمی کی صورت میں آ کے، سفید
سفید بگلے کے سے پروں پہ اُٹھا کے مجھے مزے میں
آگ سے باہر نکال لائے —

ناتن

[دل میں]

سفید سفید بگلے کے سے پر! — ہاں ٹھیک تو
ہے: اِس کا مطلب اصل میں ٹمپلر کے سفید لباس
سے ہے۔

ریشع

وہ سب کے سامنے اپنے پروں پر اُٹھا کے مجھے

جلتي آگ سے نکال کے لايا ھے . ابّا، ميں نے فرشتہ کو اپني آنکھ سے ديکھا ھے — اور وہ وھي ميرا محافظ فرشتہ تھا .

ناٹن

ھاں، اِس ميں کيا شک ھے : ريشع ايسي ھي ھے کہ فرشتہ اُس کي خدمت ميں آئے ؛ اور جيسے ريشع نے اُسے پسند کيا ھے، ويسے ھي اُسے بھي ريشع پسند آئي ھوگي .

ريشع

[کچھہ مُسکراتے ھوے]

ابّا، ابّا، يہ تم کس کي تعريفيں کر رھے ھو ؟ فرشتے کي کہ اپني ؟

ناٹن

بيٹي، تم چاھے کچھہ کہو، اصل يہ ھے کہ اگر وہ ايسا ھي کوئي معمولي انسان ھوتا جيسا ھم روز ديکھا کرتے ھيں، تب بھي وہ تمھاري ايسي ھي

خدمت کرتا، اور تمھیں وہ فرشتہ هي نظر آتا — اور واقعي اُسے فرشتہ کھنا بھي چاھئے.

ريشع

معمولي آدمي نہیں ابّا، فرشتہ، سچ مُچ کا فرشتہ ابّا — اور تم نے آپ هي تو مجھے یہ سکھایا ھے کہ فرشتے بھي ھوا کرتے ھیں، اور جو لوگ ھمارے آسماني باپ کے بھگت ھیں اُن کي خاطر وہ فرشتوں سے بڑے بڑے انوکھے کام لیتا ھے. میں بھي تو آخر اُسي آسماني باپ کو پیار کرتي ھوں.

ناتن

ھاں، اور خدا بھي تمھیں پیار کرتا ھے. وہ ھر وقت تمھارے اور تم جیسے بچّوں کے لئے طرح طرح کے معجزے دکھایا کرتا ھے: اور ازل ھي سے دکھاتا آ رھا ھے.

ريشع

یہ باتیں مجھے بہت اچھي لگتي ھیں.

ناتن

اچھا فرض کرو تمہیں کسي ٹمپلر هي نے بچایا . پھر چاهے یه بات کیسي هي معمولی هو اور هر روز هوتي بھي هو، مگر هم تم سے یه پوچھتے هیں کہ ایک ٹمپلر کا تمہیں اِس طرح آ کے بچا لینا بھي کیا کچھ کم معجزه هے ؟ میں تو کہتا هوں که سب سے بڑا معجزه یہي هے . بات یه هے که هم روز روز بہت سے اصلي اور سچے معجزے دیکھتے دیکھتے اُنھیں معمولي بات سمجھنے لگتے هیں . اگر یه روز مره کے معجزے نه هوتے، معجزه کا نام کسي عقلمند کي زبان پر نه هوتا، بلکه صرف بچوں کے مُنه سے سنائي دیتا جو غیر معمولي اور انوکھي چیزوں کو مُنه پھیلائے تکا کرتے هیں .

دایه

[ناتن سے]

ذرا سوچو تو سہي . تو کیا اب تمہاري یه مرضي هے که تم ایسي اینچ پینچ کي باتیں

کرکے اس بیچاري کے پریشان دماغ کو اور بھي پریشان کر دو ؟ —

ناتن

سنو تو — اچھا یہ بتاؤ کہ میري ریشع کے واسطے بھلا یہ کچھ کم معجزہ ھے کہ اُسے ایک ایسے آدمي نے بچایا ھے جو اُس سے پہلے خود بھي معجزہ کي وجہ سے چھوٹ کے آیا تھا . اور پھر معجزہ بھي کیسا زبردست معجزہ! ذرا یھي سوچو کہ اِس سے پہلے بھي صلاح الدین نے کبھي کسي ٹمپلر کي جان بخشي کي ھے؟ یا کسي ٹمپلر نے اُس سے رحم کي التجا یا توقع کي ھے ؟ یا اپني جان بچانے کے لئے کبھي اپني تلوار کے پرتلے یا برچھے سے زیادہ کوئي چیز پیش کي ھے ؟

ریشع

ابّا جان، یہ تو وھي بات ھوگئي جو میں کہہ رھي ھوں . بھلا اِس سے کیا یہ نہیں معلوم ھوتا کہ اصل میں وہ ٹمپلر ومپلر کچھ نہیں تھا، خالي صورت ھي ایسي تھي . سمجھنے کي بات

ھے کہ جب کوئي قیدي تمپلر اپني جان کے ڈر کے مارے یروشلم کے پاس بھي نہیں پھٹک سکتا، جب کسي خدا کے بندے کي اتني مجال نہیں کہ یہاں بے کھٹکے مزے میں گھوما کرے — تو پھر یہ کیسے ھوا کہ ایک تمپلر اُس رات یوں ھي پھرتا پھراتا آ گیا اور میري جان بچا گیا ؟

ناتن

بھئي کیا بات دماغ سے اُتاري ھے ! لے اب بولو، دایہ، کیا کہتي ھو؟ تم نے ھي تو مجھے بتایا تھا کہ وہ یہاں گرفتار ھو کے آیا تھا. مجھے یقین ھے کہ تمھیں اُس کا کچھ اور حال بھي معلوم ھے.

دایہ

ھاں، لوگ کہتے تو ایسا ھي ھیں. بلکہ یہ بھي کہتے ھیں کہ سلطان نے بس ایک اِسي تمپلر کي جان بخشي کي تھي، اور وہ بھي اس واسطے کہ سلطان کا کوئي بڑا عزیز بھائي تھا، اور اِس تملپر کي شکل اس سے بہت ملتی تھي. اتني

بات تو ضرور ھے کہ سلطان کے اُس بھائي کو مرے ھوئے کوئي بیس برس ھو چکے ھیں. نہ تو ھمیں اُس کے نام کي خبر ھے، نہ یہ معلوم کہ وہ کس میدان میں مرا. اس واسطے مجھے اس سارے قصہ کا یقین نہیں آتا: سب من گھڑت سي کہاني معلوم ھوتي ھے.

ناتن

کیوں، دایہ! اس میں یقین نہ کرنے کي کیا بات ھے؟ آخر تم اور لوگوں کي طرح اِس سیدھي سادي سي بات کو جھوٹ ٹھیرا کے کوئي اور ایسي بات فرض کر لینے سے رھیں جس کا اور بھي یقین نہ آئے. — صلاح الدین کو اپنے رشتہ داروں سے بہت محبت ھے. تو پھر یہ کون سے اچنبھے کي بات ھے کہ اُسے اپني جواني میں اپنے کسي بھائي سے خاص محبت ھو؟ دنیا میں کیا دو آدمیوں کي صورتیں نہیں ملا کرتیں؟ کیا بہت سا زمانہ گزر جانے سے آدمي کسي کو بھول بھي جاتا ھے؟ اور یہ کب سے ھونے لگا کہ کسي سبب کا کوئي نتیجہ ھي

پیدا نہ ہو؟ آخر اِس میں کس بات کا تمھیں یقین نہیں آتا؟ دایہ! تم تو بڑي عقلمند ہو: تمھارے لئے تو اِس میں کوئي بھي انوکھي بات نہیں ہو سکتي. اور تم نے جو معجزہ بیان کیا ھے اس میں بس اتني سي کسر ھے کہ اُسے عقل نہیں مانتي.

دایہ

تم تو پھر ھنسي کرنے لگے!

ناٹن

ھاں، اِس واسطے کہ تم بھي تو میرا مزاق اُڑا رھي ھو. — خیر بھئي، جو کچھ ھو، مگر ریشع! تمھارا بچ نکلنا معمّا ھي ھے. یہ خدا ھي کا کام ھے، جو بادشاھوں کے بڑے سے بڑے جوڑتوڑ اور اُن کے مضبوط سے مضبوط منصوبوں کو ایک کچے دھاگے سے قابو میں کئے ھوے ھے. یہ خدا کا مذاق — نہیں، اُس کي قدرت کے کھیل ھیں.

ریشع

اچھا ابّا جان، میری ہی غلطی سہی۔ مگر تمہیں خوب معلوم ہے کہ میں جان بوجھ کے غلطی نہیں کیا کرتی!

ناتن

ہاں، مجھے خوب معلوم ہے: بلکہ تم تو ہمیشہ یہی چاہتی ہو کہ صحیح بات معلوم ہو۔ دیکھو، کسی قدر محراب نما پیشانی، ایک خاص وضع کی تراشی ہوئی ناک، پتلی لکیر سی بھویں اور اُن کے نیچے اُبھری ہوئی ذرا چپٹی سی ہڈی، ایک تحریر، ایک خم، ایک خط، ایک ذرا سا گڑھا، ایک تِل — ایک طرف تو یورپ کے ایک وحشی* کے چہرے میں ان سب باتوں کا جمع ہونا، اور دوسری طرف ایشیا میں تمہارا آگ سے اس طرح بچنا! میں تو عجیب باتوں کے ڈھونڈھنے والوں سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہی بات کیا کم اچنبھے کی ہے؟ پھر اِس کی کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ کسی فرشتے ہی کو کھینچ کھانچ کے اس میں لایا جائے۔

دایہ

اچھا ناتن، جو تم مجھے بولنے دو تو میں یہ پوچھوں کہ جو کچھ تم کہتے ہو وھي سچ سہي : پر یھي سمجھ لینے میں کون سا حرج ھے کہ اُسے فرشتے ھي نے بچایا ھے، کسي معمولي انسان نے نہیں بچایا؟ — بلکہ ایسا سمجھنے میں یہ خوبي ھے کہ ھمیں یہ معلوم ھونے لگتا ھے کہ ھم اپنے اس سب سے پہلے نجات دینے والے سے نزدیک ھو گئے ھیں، جس کي تھاہ کو پہنچنا مشکل ھے .

ناتن

یہ غرور ھے؛ خالي غرور، اور کچھ نہیں . یہ تو ایسا ھي ھے کہ جیسے لوھے کي ھنڈیا چاندي کي بننا چاھے تو وہ یہ کہے کہ مجھے چولھے پر سے چاندي کے چمٹے سے اُٹھاؤ . تم پوچھتي ھو اِس میں کیا حرج ھے؛ اور میں تم سے یہ پوچھتا ھوں کہ ایسا سمجھنے میں خوبي کیا ھے؟ تمھارا یہ سمجھنا کہ تم ایسا سمجھ کے خدا سے اور زیادہ قریب ھو جاؤگي، یا تو بیوقوفي ھے یا بے ادبي! — اور سچ پوچھو تو

اِس سے نقصان ھي ھوتا ھے . اچھا، جو کچھ میں کہتا ھوں اُسے کان دھر کے سنو اور سچي سچي خدا لگتي بات کھو . — جس شخص نے اُس کي جان بچائي ھے، اب چاھے وہ کوئي ھو، میرا خیال ھے کہ، تم اور تم سے زیادہ ریشع یہ چاھتي ھوگي کہ اِس شخص کي کچھ خدمت کي جائے . اگر وہ فرشتہ ھي ھے، تو یہ بتاؤ کہ اُس کي کیا خدمت کر سکتي ھو ؟ — شاید اُس کا شکریہ ادا کروگي ; یا اُس کے سامنے ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھروگي، اس سے التجائیں کروگي ؟ یا شاید یہ کرو کہ اُس کا خیال ھي کر کر کے بڑي عقیدت کے ساتھ اپنے آپ کو گُھلا ڈالوگي ; یا نہیں تو، اُس کے تیوھار کے دن روزہ رکھوگي اور اُس کے نام سے خیرات دوگي . — اور یہ سب بے فائدہ ! میرا خیال تو یہ ھے کہ تمھاري پرھیزگاري سے خود تمھیں اور تمھارے پڑوسیوں کو جتنا فائدہ ھوتا ھے اُتنا اُسے ھرگز نہیں ھوتا . تمھارا فرشتہ نہ تو تمھارے روزوں سے موٹا ھوتا ھے، نہ تمھاري خیراتوں سے امیر ; نہ تمھاری عقیدتمندي کے جوش اور ولولے

سے اُس کی کچھ شان بڑھتی ھے، اور نہ تمھاری ایمانداری سے وہ زیادہ مضبوط ھوتا ھے۔ — کیوں، ھے یا نہیں؟ اور اگر وہ آدمی ھے، تو کیسا زمین آسمان کا فرق ھے!

دایہ

ھاں! میں مانتی ھوں، جو وہ انسان ھوتا تو ھمیں شکریہ ادا کرنے کا زیادہ موقع دیتا۔ خدا ھی جانتا ھے ھمارا کیسا کیسا جی تڑپا ھے کہ ھم بھی اُس کے ساتھ کچھ سلوک کرتے۔ پر اُس نے تو ھم سے کچھ چاھا ھی نہیں: اور نہ اُسے کچھ ضرورت تھی۔ وہ تو ایسا تھا جیسے اُسے دنیا کی کسی چیز سے واسطہ ھی نہیں اور اُس کی نیت بالکل بھری ھوئی ھے۔ وہ تو فرشتوں کی طرح کسی چیز کی پرواہ ھی نہیں کرتا۔ بس اپنے حال میں مگن ھے۔ اور فرشتے ایسے ھی ھو بھی سکتے ھیں۔

ریشع

اور جب وہ آخر ھماری نظروں سے غائب ھوگیا، تو —

ناتن

غائب ہو گیا ؟ اخر کیسے ؟ — کھجوروں کے نیچے ؟ — پھر نہیں دکھائي دیا ؟ یہ بات کیا ہے ؟ — معلوم ہوتا ہے تم لوگوں نے اُسے کہیں اور بھي تلاش کیا ہے —

دایہ

نہیں ہم نے تو نہیں کیا .

ناتن

نہیں تلاش کیا ! دایہ ، ایسا بھي ہو سکتا ہے ؟ اب ذرا اپنے اُن واہیات خوابوں کي بیہودگي دیکھو . تم لوگ بھي عجیب خبطي ہو . تمہیں بھي کیا کیا مزے کے خواب دکھائي دیا کرتے ہیں ! اور جو تمہارا فرشتہ بیمار پڑا کُڑھ رہا ہو تو کیا ہو ؟

ریشع

بیمار !

دایه

نہیں، یہ نہیں ہو سکتا، ہرگز نہیں۔

ریشع

میرا تو جیسے سارا بدن کانپ رہا ہے۔ دایه، میں تو سُن ہوئی جا رہی ہوں۔ میرا ماتھا تو دیکھو۔ ابھی ابھی گرم تھا: اتنی سی دیر میں ٹھنڈا برف ہو گیا۔

ناتن

وہ کوئی فرنگی ہے۔ ہمارے گرم ملک میں رہنے کی اُسے عادت نہیں ہے۔ ابھی عمر بھی کم ہے: تکلیف اُٹھانا نہیں جانتا، اور اپنے فرقہ کے روزوں اور راتوں کی عبادتوں کی بھی اُسے عادت نہیں ہے۔

ریشع

بیمار ہے! بیمار!!

دایه

نہیں بیٹا! ناتن کا مطلب یہ ہے کہ ایسا

ھونا ممکن بھي ھے ۔

ناتن

ھاں ھاں، وہ پڑا ھوا ھے ۔ نہ اُس کے پاس کوئي دوست آشنا ھے اور نہ اتنا روپیہ ھے کہ کہیں سے کوئي دوست کرایہ ھي پر لے آئے ۔

ریشع

اے ابّا ! اب کیا ھوگا ؟

ناتن

وہ بچارا یوں ھي پڑا ھے ۔ نہ کوئي دیکھنے بھالنے والا ھے، نہ ھمدرد ھے نہ مددگار - وہ مصیبت کا اور موت کا شکار ھے ۔

ریشع

کہاں، کہاں ؟ کون ؟

ناتن

وھي جو ایک ایسي لڑکي کے واسطے آگ میں کُود

پڑا تھا، جسے اُس نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا —

دایه

ناتن، بس اب بچاري لڑکي پر رحم کرو.

ناتن

جو خدا کي اُس بندي سے، جسے اُس نے بچایا تھا، بات بھي نہیں کرتا؛ اُس کي طرف آنکھ اُٹھا کے بھي نہیں دیکھتا — صرف اِس واسطے کہ کہیں اُسے شکریہ نہ ادا کرنا پڑے --

دایه

ناتن! بس اب اِس بچاري پر رحم کرو.

ناتن

نہ اُسے پھر کبھي دیکھنا چاھتا ھے، بجز اِس کے کہ اُسے پھر کسي اور مصیبت سے بچائے. اب تمھیں کہو کہ وہ سوا انسان کے اور کون ھو سکتا ھے ؟

دایہ

ذرا سنو تو سہی. ذرا دیکھو تو —

ناٹن

اور اب اپنے مرتے دم، سوا اس کے کہ اُسے اپنے نیک کام کا علم ہے اور کوئی چیز اُسے آرام دینے والی نہیں ہے!

دایہ

بس جانے دو. تم تو اِس بچاری کو مارے ڈالتے ہو!

ناٹن

اور تم اُس بچارے کو مارے ڈالتی تھیں: بلکہ شاید مار بھی ڈالا ہو. ریشع، ریشع! سنو، میری نے تمہیں یہ دوا دی ہے، زہر نہیں دیا. یقین رکھو وہ زندہ ہے. — ذرا سنبھلو. — غالباً وہ بیمار نہیں ہے: بالکل نہیں.

ریشع

ابّا، تمہیں یقین ہے کہ وہ — مَرا نہیں ؟ بیمار بھی نہیں، آیں ؟

ناتن

ہاں، یقیں جانو نہیں مرا. خدا اِس دنیا میں بھی آدمیوں کو اُن کی نیکیوں کی جزا دے دیا کرتا ہے. — اچھا بیٹا، اب تم جاؤ. مگر سنو، میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں: اور وہ یہ ہے کہ عقیدت کے جوش میں آ جانا بہت آسان ہے، مگر نیک کام کرنا بہت مشکل ہے. سست اور کمزور بندوں کی عادت ہے، چاہے انہیں اس کا اِحساس نہ ہو، کہ وہ جوش عقیدت سے جھومنے لگتے ہیں، اور اِس بہانے سے نیک کام کرنے کی تکلیف سے بچ جاتے ہیں.

ریشع

ابّا جان! اب مجھے کبھی اکیلا مت چھوڑنا. — تو کیا تمہارا خیال ہے وہ کہیں اور چلا گیا ؟

ناتن

ھاں! اور نہیں تو کیا؟ اچھا اب تم جاؤ — جاؤ. — مگر ھاں، وہ مسلمان آدمي کون ھے، جو اِس طرح حیران ھو ھو کے میرے لدے پھندے اُونٹوں کو دیکھ رھا ھے؟ تم اِسے جانتي ھو؟

[ریشع چلي جاتي ھے .]

دایہ

ھائیں! بھول گئے؟ یہ وھي تمھارا درویش ھے.

ناتن

وہ کون؟

دایہ

آے تمھارا وھي درویش، جو تمھارے ساتھہ شطرنج کھیلا کرتا تھا. ھاں، وھي تو ھے.

ناتن

حافي*؟ یہ تو وہ نہیں ھے.

دایہ

ھاں، بات یہ ھے نہ کہ وہ اب سلطان کا خزانچي ھو گیا ھے .

ناتن

حافي ؟ — اب پھر تم اپنے وھي خواب دیکھنے لگیں . — ھاں، ھاں یہ تو سچ مچ وھي ھے — لو وہ تو اِدھر آ رھا ھے . جاؤ، جلدي اندر چلي جاؤ . دیکھیں کیا خبر لایا ھے .

تیسرا سین

ناتن اور درویش

درویش

ھاں ذرا خوب اچھي طرح آنکھیں پھاڑ کے دیکھو .

ناٹن

ارے میاں یہ تم هي هو یا کوئي اور هے ؟ — درویش اور یہ تہاٹھ !

درویش

پھر کیوں نہ هوں ؟ کیا درویشوں سے دنیا کا اور کوئي کام لیا هي نہیں جا سکتا هے ؟

ناٹن

هاں ، شاید . — مگر بھئي ، میرا تو یهي خیال هے کہ اصلي درویش کو کبھي یہ خیال نہ آتا هوگا کہ اُس سے اور کچھ بھي کام لیا جائیگا .

درویش

قسم هے رسول کي ؛ ممکن هے میں اصلي درویش نہ هوں : مگر جب کوئي مجبور هو جائے تو —

ناٹن

مجبور هو جائے ! درویش ؟ — درویش ، اور

مجبور ہو جائے! کوئي مجبور ہي کیوں ہو؟ اور
پھر خاص کر ایک درویش؟ اچھا، تو وہ کس بات
پر مجبور ہو جائے؟

درویش

اِس پر کہ اُس سے کسي کام کو کہا جائے —
بلکہ خوشامد کي جائے — اور وہ یہ بھي سمجھتا ہو
کہ کام اچھا ہے، تو وہ درویش ایسا کام کرنے پر
مجبور ہے.

ناتن

ہاں، یہ تو تم سچ کہتے ہو — آؤ میاں، آؤ.
ذرا تمہیں سینے سے لگا لوں — تم اب بھي میرے
دوست ہو؟

درویش

میاں پہلے یہ کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ اب
میں کیا ہو گیا ہوں.

ناتن

اُنْہہ. چاہے تم کچھ ہي ہو گئے ہو!

درویش

اچھا اگر میں سلطنت کا چھوٹا موٹا سا خادم ہو گیا ہوں، اور اِس وجہ سے تم میری دوستی کو پسند نہ کرو، تو کیسا؟

ناتن

اگر تمہارا دل اب بھی درویش ہے، تب تو مجھے کوئی فکر نہیں، کسی طرح نباہ ہی لونگا. رہا تمہارا عہدہ: میری نگاہ میں تو اُس کی قدر اتنی ہی ہے جتنی تمہارے اِس لباس کی، بس.

درویش

اور جو تمہیں اُس عہدے کا ادب کرنا پڑے، تب؟ بھلا بوجھو تو وہ کیا عہدہ ہے؟ کیوں، کیا سوچنے لگے؟ — اچھا، یہ بتاؤ کہ اگر تم بادشاہ ہوتے، تو میں تمہارے دربار میں کیا ہوتا؟

ناتن

درویش ہوتے اور کیا ہوتے. یا زیادہ سے زیادہ تم میرے — باورچی ہوتے!

درویش

بجا ہے، تاکہ جناب کے پاس رہ کے سیکھا سکھایا بھی بھلا دیتا . -- باورچی، چہ خوش ! آپ نے خانساماں ہی کیوں نہ کہ دیا ؟ -- میں سچ کہتا ہوں آپ سے زیادہ تو صلاح الدین میری قدر کرتا ہے . میں اُس کا خزانچی ہو گیا ہوں .

ناتن

تم ؟ -- سلطان کے ہاں ہو ؟

درویش

میرا مطلب یہ ہے کہ میں اُس کے ذاتی خزانے کا داروغہ ہوں . بیت المال اب بھی اُس کے باپ کے قبضے میں ہے -- میں فقط اُس کے گھر کا خزانچی ہوں .

ناتن

اُس کا گھر بھی تو خاصہ بڑا ہے .

درویش

بلکہ جتنا تم سمجھتے ھو اُس سے بھي بڑا .
وہ ھر فقیر کو اپنے گھرانے میں سمجھتا ھے .

ناتن

مگر ، صلاح الدین کو تو ان کمبختوں سے اتني
نفرت ھے --

درویش

کہ اُس نے قسم کھا لي ھے کہ ان کو سرے سے
مٹا ھي کے چھوڑونگا -- چاھے ایسا کرنے میں میاں
صاحب خود بھي فقیر ھو جائیں .

ناتن

ھاں ، یہي میں بھي کہنے کو تھا .

درویش

بلکہ یوں کہو کہ وہ ابھي سے کنگال ھو گیا ! ھر
روز شام تک اُس کا خزانہ خالي ، بلکہ خالي سے

بھي بدتر، ھو جاتا ھے. صبح کے وقت جو ایک جوار بھاتا سا آتا ھے، وہ دوپھر تک اُتر اُترا کے ختم بھي ھو جاتا ھے.

ناتن

کیونکہ اُس کے ایک حصے کو نہریں چوس جاتي ھیں، جن کو روکنا اور بند کرنا بالکل ناممکن ھے.

درویش

تھیک !

ناتن

میں سب جانتا ھوں !

درویش

اول تو یھي بُرا ھے کہ بادشاہ گِدھوں کي طرح مُردوں پر جا پڑیں. مگر یہ اس سے بھي دس گُنا زیادہ بُرا ھے کہ وہ خود ھي گِدھوں کے سامنے مُردار بن جائیں.

ناتن

نہیں درویش، اب ایسا بھي نہ کہو.

درویش

صاحب، یوں کہ دینا تو بہت آسان ہے. چلئے، اگر میں اپنے عہدہ سے استعفا دے دوں اور آپ کو اپني جگہ کرا دوں، تو بتائیے آپ مجھے کیا دینگے؟

ناتن

اچھا، تمھیں آمدني کیا ہوتي ہے؟

درویش

مجھے؟ کچھ زیادہ نہیں. مگر تم تو اس سے موتے ہو جاؤگے، کیونکہ جب اُس کا صندوق خالي ہوجائے — اور ایسا اکثر ہوتا ہے — تو تم مزے میں اپني تھیلیوں کا مُنہ کھول دینا. خوب دھڑا دھڑ قرض دینا، اور سود در سود میں جتنا چاہنا پیٹ بھر کے وصول کر لینا.

ناتن

سود در سود کے نفع پر بھي سود، آیں ؟

درویش

ھاں، اور کیا.

ناتن

اور اِس طرح ھوتے ھوتے میري ساري پونجي سود در سود کا ایک زبردست انبار ھو جائیگي.

درویش

للچاتے تو ضرور ھوگے، دوست! اور اگر واقعي تم نہیں چاھتے تو اِسي وقت دوستي کے ختم ھو جانے کي دستاویز لکھہ دو. ناتن، مجھے تم پر بڑا بھروسہ تھا!

ناتن

یہ کیا؟ درویش، تمھارا مطلب کیا ھے؟

درویش

مطلب یہ ھے کہ میں سمجھے بیٹھا تھا کہ

بس اب میرا کھاتہ تمہارے ہاں کُھل جائیگا، اور
اِس طرح مجھے اپنے فرائض کے انجام دینے میں
پوری مدد ملیگی ۔ — مگر تم سر ہلاتے ہو ۔

ناتن

دیکھو بھئی، اب کوئی غلط فہمی نہ رہنا
چاھئے، اور اِس بات کو خوب سمجھ لینا چاھئے
کہ — کہ ناتن کے پاس جو کچھ ھے اُسے درویش
حافی ھر وقت اپنے کام میں لا سکتا ھے ۔ — مگر
ہاں وہ حافی، وہ صلاح الدین کا ملازم، جو — جو —

درویش

ہاں ہاں، یہ تو میں خوب سمجھتا اور جانتا
ہوں کہ تم جتنے عقلمند ہو اُتنے ھی نیک بھی
ہو ۔ تم نے جن دو حافیوں کا فرق بتایا ھے، وہ
بہت جلد ایک دوسرے سے الگ ہو جائینگے ۔ دیکھو
میرے عہدے کی یہ وردی مجھے صلاح الدین نے
دی ھے ۔ یاد رکھو کہ ابھی اِس کا رنگ اُترنے بھی
نہ پائیگا اور یہ پھٹنے بھی نہ پائیگی — اور

درویش کا لباس ایسا ھي ھونا بھي چاھئے — کہ
یہ یروشلم میں کسي کھونٹي پر ٹنگي ھو گي '
اور میں ھلکے پھلکے کپڑے پہنے ننگے پاؤں اپنے
گروؤں کے ساتھ یہاں سے دور ھندوستان میں
گنگا جي کي جلتي بلتي ریت میں پھرتا نظر
آؤنگا . سمجھے ؟

ناتن

تم سے ایسي ھي امید ھے .

درویش

بلکہ اُن کے ساتھہ شطرنج بھي کھیلونگا .

ناتن

اس سے بڑھ کے تمھیں اور کیا نعمت چاھئے !

درویش

اچھا ' اب یہ سوچو کہ اِس عہدے کو قبول کرنے
میں مجھے لالچ کیا تھا. تم سمجھتے ھو گے کہ میں
نے دولت کے واسطے ایسا کیا ' کہ پھر مجھے کسي

سے بھیک نہ مانگنی پڑے اور دوسرے فقیروں میں
امیر بن کے رهنے لگوں ' اور مجھے اتنی طاقت
حاصل هو جائے کہ کسی غنی فقیر کو ایک
دم سے محتاج امیر بنا دوں ؟

ناتن

نہیں ' میں یہ تو نہیں سمجھتا تھا کہ تمہاري
یہ نیت هوگی .

درویش

هاں ' بات کچھہ اور هي هے ; اور اس سے بھی
زیادہ نامعقول هے . اصل میں هوا یہ کہ آج تک
میں کسی کی خوشامد کے دَم میں نہیں آیا .
مگر اب جو صلاح الدین ایک خبط میں مبتلا هو گیا '
تو اُس کی اِس نیک نیتی نے مجھے پُھلا دیا —

ناتن

وہ کیا ؟

درویش

صلاح الدین نے کہا کہ " ایک فقیر هي خوب

بتا سکتا ھے کہ فقیر بیچارے کس مصیبت میں مبتلا رھتے ھیں ، اور اُسے یہ بھي تجربہ ھوتا ھے کہ فقیروں پر کس طرح جي کھول کر بخشش کرني چاھئے . تجھ سے پہلے جو شخص میرے ھاں خزانچي تھا وہ بڑا ھي روکھا پھیکا ، خشک اور سخت سا آدمي تھا ، جب کبھي روپیہ دیتا بھي تھا تو بہت ھي بد تمیزي سے . ھر شخص کا حال کھود کھود کے پوچھتا تھا . کسي کي حاجت معلوم کر کے اُس کي تسلي ھي نہیں ھوتي تھي ، بلکہ حاجت کا سبب بھي پوچھتا تھا تاکہ اُس کے مطابق سنبھل کے اور ناپ تول کے دے . مگر — حافي ایسا نہیں کر سکتا ، اور اُس کي وجہ سے صلاح الدین ایسا سخت دل اور کنجوس بھي نہیں معلوم ھوگا . وہ کچھ پاني کا رکا ھوا نل تھوڑا ھي ھے کہ اندر صاف صاف پاني جاتا ھے ، مگر نکلتا ھے تو گندا ھوکے اور رک رک کے . حافي میري ھي طرح سوچتا ھے ، اور میري ھي سي حس بھي اُس میں ھے . " — تو ، سمجھے بھي ؟ یوں چڑیمار نے بانسري بجاتے بجاتے آخر چڑیا کو پھانس ھي

لیا . — میں بھي کیسا احمق ھوں ! ایک احمق
کے ھاتھوں احمق بن گیا .

ناتن

تھہرو، ٹھہرو، یہ کیا بک رھے ھو ؟

درویش

اور کیا جي ! لے اب یہ پرلے درجے کي
حماقت نہیں تو اور کیا ھے کہ آدمي ھزاروں پر
ظلم توڑے، تباہ کر کے رکھ دے، لوٹ کھائے، اُن
کا ستیاناس کر دے، ناحق کو ستائے — اور یہ سب
صرف اس لئے کہ چند آدمي اُسے بڑا مخیر سمجھیں !
تم ھي کہو کہ یہ حماقت اور لغویت ھے یا نہیں
کہ آدمي خواہ مخواہ بھي اللہ کے فضل و کرم کي
نقّالي کرے . اُس کا فضل تو اچھے برے سب کے
لئے عام ھے . وہ دھوپ کي کرنوں اور مینہ کے
چھینٹوں سے آبادی ویرانے، سب ھي جگہ کو فیض
پہنچاتا ھے . یہ تو آدمي جب کرے کہ اُس کا
خزانہ بھي خدا کے خزانے کي طرح بھرپور ھو .
یہ حماقت نہیں تو اور کیا ھے کہ —

ناتن

اچھا بس اب رہنے دو ، ختم کرو ۔

درویش

نہیں ، ذرا مجھے اپنی بیوقوفی تو بتا لینے دو ۔ یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے کہ میں ایسی ایسی حماقتوں میں خوبیاں ڈھونڈتا پھروں ، اور پھر خوبیوں کے لئے ان حماقتوں میں خود بھی شریک ہو جاؤں ۔ — کیوں ! اب اِس کا کیا جواب ہے ؟

ناتن

حافی ! دیکھو میں بتاؤں ۔ تم سے جتنی جلدی ہو سکے اپنے صحرا کا راستہ لو ۔ مجھے ڈر ہے کہ تم انسانوں میں رہتے رہتے کہیں انسانیت سے بھی نہ جاتے رہو ۔

درویش

ہاں بھئی ، تم ٹھیک کہتے ہو ۔ مجھے بھی یہی ڈر تھا ۔ اچھا رخصت !

ناتن

بھلا اب ایسي بھي کیا جلدي ھے؟ حافي! تھہرو تو سہي. ارے میاں، صحرا بھاگا جاتا ھے کیا؟

[اپنے آپ سے]

وہ سُن بھي رھا ھے کہ نہیں — ارے میاں هوت!! — وہ تو چلا بھي گیا. افوہ، کیسي چُوک هوئي ھے: میں نے اِس سے اپنے اُس تمپلر کا حال بھي نہ پوچھا اُسے ضرور اُس کا حال معلوم هوگا.

چوتھا سین

[دایہ جلدي جلدي گھبرائي هوئي ناتن کے پاس آتي ھے.]

دایہ

ناتن! ناتن!

ناتن

ھاں، کیا ھے؟ کیا چاھتي هو؟

دایہ

آے وہ پھر دکھائي دیا ھے . وہ پھر وہاں آیا ھے !

ناتن

کون' دایہ ؟ کون ؟

دایہ

وہ ! وہ !

ناتن

وہ — وہ — وہ تو بہت سے مارے پھرتے ھیں . آخر کچھ معلوم بھي ھو کون ؟ مگر ھاں' میں سمجھا : تمہارا "وہ" تو ایک ھي ھے . — یہ نہیں ھو سکتا . چاھے وہ فرشتہ ھي ھو' ایسا نہیں ھو سکتا .

دایہ

وہ پھر کھجوروں کے نیچے آ کے تہل رھا ھے' اور کبھي کبھي کھجوریں بھي توڑتا ھے .

ناتن

اور کھاتا بھي ھے ؟ — تمپلر ھو کے بھي ایسا

کرتا ھے !

داید

تم مجھے ناحق کیوں دق کرتے ھو ؟ لڑکي کي للچائي ھوئي آنکھ نے اُسے پہلے ھي کھجوروں کے اُس جھنڈ میں بھانپ لیا ھے : اور وہ جہاں جاتا ھے اُسي کو تکتي رھتي ھے . وہ تم سے بڑي خوشامد سے قسمیں دلا کے کہتي ھے کہ تم ابھي اِسي وقت اُس کے پاس چلے جاؤ. ذرا جلدی کرو. وہ کٹھہرے میں سے تمھیں اشارہ سے بتا دیگي کہ وہ اب بھي وھیں پھر رھا ھے یا اُدھر کھیتوں کي طرف نکل گیا ھے . ناتن، جلدي کرو، ذرا جلدي !

ناتن

ابھي تو میں اونٹ سے اترا ھي ھوں کیا یوں ھي چلا جاؤں؟ یہ بھي کوئي ڈھنگ ھے ؟ تم خود ھي کیوں نہ چلي جاؤ اور اُس سے کہ دو کہ میں واپس آ گیا ھوں . یقین جانو وہ گبھرو میرے گھر سے اسي واسطے بچا بچا پھرتا ھے کہ میں، گھر کا مالک،

یہاں نہیں تھا . اور اب کہ ریشع کا باپ اُسے اِس طرح بلا رہا ھے ' وہ خوشي خوشي آ جائیگا . — جاؤ جا کے اُس سے کہہ دو کہ میں بلا رہا ھوں ' اور دل سے چاھتا ھوں کہ وہ آ جائے .

دایہ

اِس سے کچھہ فائدہ نہیں ھوگا . وہ تمھارے پاس کبھي جو آئے . — صاف ھي کیوں نہ کہوں کہ وہ کسي یہودي کے ھاں نہیں جاتا : بس ؟

ناتن

پھر بھي ' تم جاؤ تو سہي . اور کچھہ نہیں تو اُسے ذرا وھاں تھہرا ھي لو . اور جو یہ بھي نہیں کم سے کم اُسے اپني نگاہ ھي میں رکھو . — جاؤ ' میں بھي تمھارے پیچھے ھي پیچھے آتا ھوں .

[ناتن مکان کے اندر جاتا ھے ' اور دایہ باھر .]

پانچواں سین

ایک کشادہ مقام جس پر کھجور کے درخت سایہ کئے ہوئے ہیں۔ ایک ٹمپلر کھجوروں میں اِدھر اُدھر ٹہل رہا ہے۔ خانقاہ کا ایک غریب راہب برادر اُس کے پیچھے پیچھے کچھہ فاصلہ سے چلا آتا ہے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ٹمپلر سے کچھہ کہنا چاہتا ہے۔

ٹمپلر

[دل میں]

ظاہر ہے کہ یہ شخص محض وقت کاٹنے کے لئے میرے پیچھے نہیں پھر رہا ہے — یہ میرے ہاتھوں کو کس طرح کَن انکھیوں سے دیکھہ رہا ہے! —

[برادر سے]

بھائی صاحب! ...... یا شاید یوں کہنا چاہئے کہ بابا صاحب — آیں؟

برادر

نہیں صاحب، صرف برادر — بلکہ محض ایک غریب راھب برادر. فرمائیے، ارشاد؟

تھپلر

ھاں تو بھائي صاحب، بھلا میرے پاس کیا دھرا ھے؟ خدا جانتا ھے، میرے پاس کچھ بھي نہیں ھے.

برادر

خیر، میں پھر بھي آپ کا دلي شکریہ ادا کرتا ھوں. آپ جو کچھ دیتے ھوں خدا آپ کو اُس سے ھزار گنا زیادہ دے. سخي کے لئے دل چاھئے، پھر سخاوت کي کیا حقیقت ھے. — اور مجھے حضور کے پاس خیرات مانگنے کے لئے بھیجا بھي نہیں گیا ھے.

تھپلر

تو کیا آپ کو بھیجا گیا ھے؟

برادر

جي هاں، خانقاه سے.

ٹمپلر

جهاں سے مجهے ابهي امید تهي کہ زائرین کي ذرا مرا سي خوراک مل جائیگي.

برادر

بات یه هے که دسترخوان پہلے هي سے گهر گیا تها. مگر آپ اب میرے ساتھ واپس چلیئے.

ٹمپلر

وه کیوں؟ یه تو صحیح هے کہ مجهے گوشت چکهے هوئے ایک زمانه هوگیا هے. مگر خیر، حرج هي کیا هے. اب تو کهجوریں بهي پک گئي هیں.

برادر

جناب، آپ اِس پهل کي طرف سے اگر محتاط هی رهیں تو بهتر هے. زیاده کهایا جائے

تو اِس سے اُلٹا نقصان ھي ھوتا ھے . یہ طحال کو بڑھاتا ھے، اور خراب خون پیدا کرتا ھے .

تھپلر

فرض کیجئے مجھے سوداویت ھي پسند ھو، تو پھر ؟ مگر صاحب، یہ تو ظاھر ھے کہ آپ کو میرے پاس اِس احتیاط کي تاکید کرنے کي غرض سے نہیں بھیجا گیا تھا !

برادر

جي نہیں، مگر مجھے آپ کا پتہ لگانے اور سُن گن لینے کے لئے بھیجا گیا ھے .

تھپلر

اور آپ مجھ ھي سے ایسا کہہ بھي رھے ھیں، خوب !

برادر

کیوں نہ کہوں ؟

تھپلر

[دل میں]

یہ بھي کوئي بڑا ھي مکار راھب معلوم ھوتا ھے۔

[برادر سے]

تو کیا آپ کي خانقاہ میں آپ جیسے اور حضرات بھي ھیں ؟

برادر

مجھے نہیں معلوم۔ مگر جناب، آخر مجھے حکم کي تعمیل تو کرني ھي ھے۔

تھپلر

تو کیا آپ بے چون و چرا تعمیل کرتے ھیں ؟

برادر

جناب بندہ، اگر چون و چرا کروں تو پھر تعمیل ھي کیا ھوئي ؟

تھپلر

[دل میں]

دیکھا نہ ! آخر سادگی ھي کي جیت رھتي ھے ۔ —

[برادر سے]

دیکھیئے آپ مجھ پر اعتبار کیجیئے اور یہ بتا دیجیئے کہ وہ کون بزرگ ھیں جو اِس طرح میرے حال کي چھان بین کر رھے ھیں ؟ — اور یہ تو میں قسم کھا کے کہہ سکتا ھوں کہ آپ خود وہ شخص نہیں ھیں ۔

برادر

بھلا ایسي بات میرے لئے مناسب ھے ؟ یا مجھے اِس سے کچھ فائدہ ھو سکتا ھے ؟

تھپلر

پھر وہ ھے کون جس کے لئے ایسا کرنا بھي مناسب ھے اور اُسے اِس سے فائدہ بھي ھے ؟ آخر اُسے میرے بارے میں اتنا تجسس کیوں ھے ؟ وہ ایسا کون شخص ھے ؟

برادر

میرے نزدیک تو ایسا شخص بطریق ھے . اُسي نے مجھے آپ کے تعاقب میں بھیجا ھے .

تمپلر

بطریق ! کیا اُسے یہ بھي معلوم نہیں ھے کہ اِس سفید عبا پر اِس سرخ صلیب کے کیا معني ھیں ؟

برادر

جي ھاں، یہ تو میں بھي جانتا ھوں !

تمپلر

خیر بھائي صاحب، یوں ھي ھے، تو لیجئے سنیئے . میں ایک تمپلر ھوں، اور قیدي ھوں . بلکہ یہ بھي بتائے دیتا ھوں کہ میں تبنین میں گرفتار ھوا تھا ، یعني اُس قلعہ میں جسے ھم عارضي صلح کے بالکل آخري وقت میں فتح کرنے کے خواھشمند تھے ، اور اُس کے بعد صور پر دھاوا کرنے والے تھے . — اچھا ، اتنا اور بھي کہے دیتا ھوں کہ میں

بیسواں قیدي تھا ' اور سلطان صلاح الدین نے صرف میري هي جان بخشي کي تھي . اب تو آپ کا بطریق جو کچھ معلوم کرنا چاهتا هے معلوم هو گیا نہ ؟ -- بلکہ کہئے کہ اُس کي خواهش سے بھي زیادہ معلوم هو گیا !

برادر

مگر یہ تو اُس سے زیادہ نہیں جتنا وہ پہلے سے جانتا هے . -- اور اب وہ یہ معلوم کرنا چاهتا هے کہ اِس کي کیا وجہ هے کہ صلاح الدین نے صرف آپ هي کي جان بخشي کي ؛ اُسے کسي اور پر کیوں رحم نہ آیا ؟

تمپلر

میں خود هي نہیں جانتا ' بتاؤں کیا ؟ -- هوا یہ کہ میں اپني گردن ننگي کر کے اپني عبا پر دو زانو بیٹھا هوا خنجر کے وار کا منتظر تھا کہ صلاح الدین نے مجھے غور سے دیکھنا شروع کیا . پھر یکبارگي جست کر کے میرے پاس آ کے کھڑا هو گیا ' اور کچھ

اشارہ کیا . مجھے اُٹھا لیا گیا اور میری بیڑیاں توڑ دی گئیں . میں نے شکریہ ادا کرنا چاہا . دیکھتا کیا ہوں کہ اُس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا رہے ہیں ، اور وہ بھی میری طرح گُم صُم کھڑا ہے . -- وہ چلا گیا ، اور میں زندہ سلامت رہ گیا . -- اب اِس معمے کا جو کچھ بھی مطلب ہو : اسے بطریق خود ہی سلجھا سکتا ہے .

براڈر

وہ اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ خدا نے آپ کو کسی بڑے اور ضروری کام کے لئے بچا لیا ہے .

ٹمپلر

جی ہاں ، بڑے ضروری کام کے لئے ! ایک یہودی کی لڑکی کو آگ میں سے نکالنے کے لئے ، زائروں کے قافلے کو کوہ سینا پر پہنچانے کے لئے ، اور اسی طرح کے اور کرتبوں کے لئے -- اور کیا ؟

براڈر

ابھی تو وہ بڑے بڑے کام ہونے والے ہیں صاحب !

اور اُس وقت تک یہ بھي کچھ برا نہیں ھے جو آپ کر چکے ھیں. -- غالباً بطریق نے خود آپ کے لئے کوئي اھم کام تجویز کر رکھا ھے.

تھپلر

برادر، کیا واقعي آپ کا یہ خیال ھے؟ معلوم ھوتا ھے کہ وہ اس بارے میں کچھ کہ چکا ھے. کیوں!

برادر

جي ھاں: مگر پہلے مجھے آپ کي آزمائش کرني ھے کہ اپ اُس کي گُوں کے آدمي ھیں بھي کہ نہیں.

تھپلر

بہت اچھا، تو لگے ھاتھ آزمائش کر ھي ڈالئے!

[دل میں]

میں بھي تو دیکھوں یہ کیسے آزمائش کرتا ھے. -- جي ھاں!

برادر

نہایت آسان ترکیب یہ ھے کہ میں بطریق کا

منشا آپ پر ظاھر کر دوں .

ٹمپلر

جي !

برادر

بات یہ ھے کہ وہ آپ کے ذریعہ سے کوئي خط بھیجنا چاھتا ھے .

ٹمپلر

میرے ذریعہ سے ؟ میں کوئي ھرکارہ تو ھوں نھیں . بس یھي مقصد تھا ؟ یھي وہ زبردست مقصد تھا ، جو ایک یھودي کي لڑکي کو آگ میں سے نکال لانے سے بھي زیادہ شاندار ھے ؟

برادر

اور کیا ، ایسا ھي ھوگا . بطریق کھتا ھے کہ یہ خط تمام عیسائي دنیا کے لئے نھایت اھم ھے . اُس کا قول ھے کہ جو شخص اسے حفاظت کے ساتھ لے جائیگا خدا اُسے جنت میں ایک نھایت خوبصورت

تاج پہنائیگا . — اچھا ، اور وہ یہ بھي کہتا ھے کہ آپ سے زیادہ اور کوئي شخص اس قابل نہیں ھے -

تمپلر

مُجھ سے ؟

برادر

بطریق کہتا ھے کہ اِس تاج کو حاصل کرنے کي لیاقت آپ سے زیادہ کسي شخص میں نہیں .

تمپلر

مُجھ سے ؟

برادر

آپ آزاد ھیں ، اور سب سے بڑي بات یہ ھے کہ آپ ھر جگہ پھر سکتے ھیں . آپ سمجھ سکتے ھیں کہ شہروں پر کس طرح دھاوا کیا جائے اور کس طرح اُنھیں بچایا جائے . اچھا ، پھر بطریق یہ کہتا ھے کہ صلاح‌الدین نے یہ اندر والي ، یعني دوسري ، دیوار جو ابھي بنائي ھے اُس کي مضبوطي یا کمزوري کي

حالت کا اندازہ یا اُس کا بیان آپ سے بہتر کوئي شخص نہیں کر سکتا . اور یہ ضروری ھے کہ جو بہادر خدا کي راہ میں جانیں دینے کو آئے ھیں اُن کو یہ باتیں معلوم ھو جائیں .

تھپلر

اچھے بھائي ! کیا میں آپ سے یہ بھي پوچھ سکتا ھوں کہ اس خط میں اور کیا کیا لکھا ھے ؟

برادر

اصل یہ ھے کہ یہ تو مجھے بھي اچھي طرح معلوم نہیں . اتنا ضرور جانتا ھوں کہ یہ خط بادشاہ فلپ* کے ھاتھوں تک پہنچنے کے لئے ھے . معلوم ایسا ھوتا ھے کہ بطریق کو — مجھے اکثر تعجب ھوا کرتا ھے کہ یہ کیا بات ھے کہ ایک ایسا مقدس آدمي ، جس کي زندگي خدا اور جنت ھي کے لئے ھو ، اس دنیا کي باتوں سے جو اُس کے مرتبے سے بہت کم ھیں ایسي اچھي طرح واقف ھو —

تھپلر

ھاں تو ' بطریق کو ـــ ؟

برادر

تھیک تھیک معلوم ھے اور اچھي طرح معلوم ھے کہ اگر جنگ پھر چھڑ جائے تو صلاح الین کس طرح کہاں ' کتنے آدمیوں کے ساتھ ' اور کس طرف سے لڑائي شروع کریگا .

تھپلر

تو اُسے یہ معلوم ھے !

برادر

جي ھاں . اور وہ یہ چاھتا ھے کہ بادشاہ فلپ کو بھي اطلاع ھو جائے کہ حالات کي صورت کیا ھے ' تا کہ وہ خطرے کا اندازہ کر کے یہ فیصلہ کر سکے کہ جس طرح بنے صلاح الدین سے پھر ایک دفعہ عارضي صلح کي جائے ' جسے آپ کي جماعت نے ایسي دلیري سے توڑ ڈالا تھا .

ٹمپلر

آپ کے یہ بطریق صاحب بھي خوب چیز ھیں ! -- ھاں ' یہ بات ھے ! یہ بزرگوار مجھے معمولي سا ھرکارہ ھي نہیں بلکہ -- جاسوس -- بنانا چاھتے ھیں . -- اچھا ' تو بھائي صاحب ! آپ اپنے بطریق سے یہ کہ دیجئے کہ جہاں تک آپ میري آزمائش کر سکے ھیں آپ نے یہ فیصلہ کیا ھے کہ میں اِس کام کے قابل نہیں ھوں . میں اب بھي اپنے آپ کو قیدی سمجھتا ھوں ' اور ایک ٹمپلر کا فرض یہي ھے کہ وہ بہادري کے ساتھ لڑے . اُس کا یہ فرض نہیں ھے کہ وہ جاسوسي کرتا پھرے .

برادر

میں بھي یہي سمجھتا تھا ! -- اور مجھے آپ کے جواب سے کوئي شکایت بھي نہیں . -- ھاں ' ابھي اور سنئے : بڑي بات تو رہ ھی گئي . بطریق نے کسي طرح ایک قلعہ کي ٹوہ لگا لي ھے اور یہ معلوم کر لیا ھے کہ قلعہ کا نام کیا ھے اور وہ لبنان میں

کس جگہ واقع ھے. اس میں وہ خزانہ ھے جس کے بل پر صلاح‌الدین کا دور اندیش باپ اپني فوجوں کا انتظام کرتا ھے اور اپني تمام جنگوں کا خرچ چلاتا ھے. معلوم ایسا ھوتا ھے کہ صلاح‌الدین کبھي کبھي کچھہ آدمیوں کو ساتھہ لے کے پوشیدہ راستوں سے اس پہاڑي قلعہ کو جایا کرتا ھے. -- آپ میرا مطلب سمجھہ گئے نہ ؟

ٹمپلر

مطلق نہیں !

برادر

ذرا سوچئے تو کہ، صلاح‌الدین پر نرغہ کر کے اس کا کام تمام کردینے کے لئے اس سے اچھا موقع کبھي ھاتھہ آ سکتا ھے ؟ -- ھائیں، آپ ڈرتے کیوں ھیں ؟ -- آپ کو معلوم بھي ھے کہ چند خداپرست ماروني اس کام کے لئے تیار بیٹھے ھیں ؟ اب ضرورت صرف اس بات کي ھے کہ اس مہم کو سر کرنے کے لئے کوئي بہادر آدمي اُن کا سردار ھو.

تھپلر

اور آپ کے بطریق صاحب نے اس بہادر شخص کی جگہ کے لئے مجھ ہی چُنا ہے ؟

برادر

اُس کا خیال یہ ہے کہ فلپ اس کام میں مدد دینے کے لئے اگر طولسی سے حملہ کرے تو بہت اچھا ہوگا .

تھپلر

اور برادر صاحب ، آپ مجھ ہی سے یہ کہ رہے ہیں ، مُجھ سے ؟ اور آپ نے کیا مُجھ سے یہ نہیں سنا — ابھی تو سنا ہے — کہ میں صلاح الدین کا کس قدر احسانمند ہوں ؟

برادر

جی ہاں ، یہ تو میں نے سنا ہے .

تھپلر

اور پھر بھی آپ ایسا کہتے ہیں ؟

برادر

جي هاں ، بطريق كا خيال يه هے كه -- يه بهت اچهي بات هے . مگر خدا اور آپ كي جماعت --

تمپلر

خير ، اِن دونوں كے نام سے تو كوئي فرق نهيں پڑتا . نه يه خدا كا حكم هے اور نه ميري جماعت كا منشا هے كه ميں بدمعاشي كا كام كروں .

برادر

نهيں ، هرگز نهيں . بطريق كا خيال يه هے كه -- كه جس كام كو انسان برا سمجهتا هے وه خدا كے نزديک برا نهيں هوتا .

تمپلر

صلاح الدين نے تو مجهے دوباره زندگي دي : اور ميں اُسي كي جان كا لاگو بن جاؤں ؟

برادر

توبہ توبہ ! — مگر بطریق کا کہنا یہ ہے کہ — کہ صلاح‌الدین ، کچھ بھی ہو ، عیسائیت کا دشمن ہے ، اور یہ ممکن ہی نہیں کہ اُسے کبھی یہ حق حاصل ہو کہ وہ آپ کی دوستی کا دم بھرے !

تمپلر

خیر دوست نہ سہی ؛ مگر اتنا تو ہو کہ میں اُس کے لئے آخر میں غدار ، اور نہایت کمینہ غدار تو نہ ثابت ہوں !

برادر

بالکل بجا . میں تسلیم کرتا ہوں . مگو — تاہم ، بطریق سمجھتا ہے کہ — اگر کوئی خاص کام ، جس کے لئے کوئی شخص کسی انسان کا احسانمند ہو ، خود اُس شخص کی خاطر نہ کیا گیا ، تو وہ خدا اور انسان دونوں کی شکرگزاری سے آزاد ہے . اور بطریق کہتا ہے کہ جب ہمیں معلوم ہے کہ صلاح‌الدین نے صرف اس وجہ سے آپ کی جان

بخشی کی تھی کہ آپ کے چہرے مہرے میں
کوئی ایسی خاص بات تھی کہ اُس سے اُسے اپنا
گم گشتہ بھائی یاد آ گیا ، تو ....

تمپلر

ھاں ! تو بطریق کو یہ بھی معلوم ھے ! اچھا
پھر ؟ کاش کہ ایسا ھی ھوتا ھے ! آہ ، صلاح الدین !
اگر فطرت نے میرے چہرے میں کوئی ایسی بات
رکھ دی ھے جو تمہارے بھائی کے حلیہ سے ملتی
جلتی ھے ، تو کیا میری سیرت میں بھی کوئی
ایسی بات نہ ھونی چاھئے جو اُس کی خصلت
سے ملتی جلتی ھو ؟ اور اگر کوئی ایسی بات ھو ،
تو کیا میں صرف ایک بطریق کی خوشی پوری
کرنے کے لئے اُسے دبا سکتا ھوں ؟ — ھائے فطرت ! نہ
تو ایسی جھوٹی ھے ، اور نہ خدا کے کاموں میں
کہیں ایسا تناقض ھے ! — برادر صاحب ! آپ
جائیے . بس اب میرے غصہ کو زیادہ نہ بھڑکائیے .
— جائیے ، جائیے !

برادر

جي هاں، میں جاتا هوں : اور جتنا خوش خوش آیا تها اُس سے زیادہ خوش هو کے جاتا هوں . مجهے معاف کیجئیگا . مگر آپ جانتے هیں کہ هم بیچارے خانقاہ‌نشینوں کو اپنے بطریق کا حکم ماننا هي پڑتا هے .

چهتا سین

تمپلر اور دایہ

تمپلر کچهہ عرصہ سے دایہ کو کسي قدر فاصلہ سے دیکهہ رها تها، اور اب دایہ اُس کي طرف دیکهتي هے .

دایہ

[دل میں]

میں سمجهتي هوں کہ شاید اس راهب نے اُسے کچهہ خوشي کي حالت میں نهیں چهوڑا هے .

خیر، پھر بھي مجھے همت کرکے اپنا کام کر هي آنا چاهئے.

تمپلر

[دل میں]

واہ، یہ خوب! وہ مثل سچ هے کہ راهب اور عورت، اور عورت اور راهب، شیطان کے پنجے هیں. آج وہ مجھے دونوں پنجوں میں پھانس رها هے.

دایہ

[دل میں]

خدایا یہ میں کیا دیکھ رهي هوں.

[آواز سے]

اے حضور نائٹ، یہ آپ هي هیں کیا؟ خدا کا شکر هے، هزار هزار شکر هے. — مگر یہ تو بتائیے، آپ اب تک چھپے کہاں رهے؟ — بیمار تو نہیں هوگئے تھے کہیں؟

تھپلر

نہیں تو.

دایه

تو آپ خیریت سے تو ھیں ؟

تھپلر

ھاں .

دایه

اے صاحب، ھم لوگوں کو آپ کي طرف سے بڑا فکر لگ رھا تھا .

تھپلر

سچ مچ ؟

دایه

آپ ضرور کہیں باھر گئے ھوئے تھے، آیں ؟

تھپلر

ھاں تھیک ھے .

دایه

اور ابھي آج ھي آئے ھیں نه ؟

تھپلر

کل آیا .

دایہ

ریشع کے ابّا بھي آج ھي آئے ھیں . اور شاید اب ریشع کو امید ھوسکتي ھے ......

تھپلر

کس بات کی ؟

دایہ

اس بات کي جس کے واسطے اُس نے مجھ سے کئي بار کہا ھے کہ آپ سے پوچھوں . اُس کے ابّا نے بھي بڑے اصرار سے کہا ھے کہ — آپ ضرور ھمارے ھاں تشریف لائے . وہ ابھي بابل سے چلے آ رھے ھیں ، اور اپنے ساتھ بیس اونٹوں پر جواھرات ، موتي اور کپڑے اور مسالہ اور خدا جانے کیا کیا بھاري بھاري مال لائے ھیں . ویسی چیزیں تو پھر آپ جانئے ایران اور شام اور چین ھي میں ملیں تو ملیں ، اور کہیں تھوڑا ھي ملتي ھیں .

تھپلر

مجھے تو کچھ بھي نہیں خریدنا .

دایہ

اُس کے بھائي بند اُس کي ایسي عزت کرتے هیں جیسے شاهزادوں کي . مجھے اچنبھا اِس بات کا ھے کہ وہ لوگ اُسے "دانشمند ناتن" کہتے هیں، دولتمند ناتن کیوں نہیں کہتے .

تھپلر

شاید وہ یہ سمجھتے هوں کہ امیر اور دانشمند دونوں ایک هي چیزیں هیں .

دایہ

یہ تو سب ایک طرف رها، اُنہیں تو یہ چاهئے تھا کہ اُسے "نیک ناتن" کہتے . صاحب، آپ کیا جانیں وہ کیسے اچھے آدمي هیں . جیسے هي اُنہیں خبر هوئي کہ آپ نے هماري ریشع پر اتنا بڑا احسان کیا ھے، جو آپ اُس

وقت وھاں ھوتے تو خدا جانے وہ اس شکرانے میں آپ کے ساتھ کیسا کچھ سلوک کرتے ' اور کیا کچھ دے ڈالتے .

تمپلر

ھاں !

دایہ

آپ چاھے آزما دیکھئے . آئیے ' وھیں چل کے نہ دیکھ لیجئے .

تمپلر

مگر ایسے لمحے کیسی جلدي گزر جاتے ھیں ' آیں ؟

دایہ

آپ خود ھي سمجھ سکتے ھیں ' جو وہ ایسے مہربان اور ایسے اچھے مزاج کے نہ ھوتے تو بھلا میں اتنے دن اُن کے ھاں تکنے والي تھي ؟ آپ سمجھتے ھونگے مجھے اتني بھي خبر نہیں کہ عیسائي آدمي

تھپلر

ھاں، اور نہیں تو کیا؟ ناک میں دم ھي تو کر رکھا ھے. اب تو میں نے ٹھان لی ھے کہ نہ تم سے کبھي ملونگا اور نہ تمھاري بک بک سنونگا. اور مجھے یہ بھي پسند نہیں کہ میں بار بار اپنے اُسي ایک کام کا ذکر سنے جاؤں جس کے کرنے کا میں نے کبھي ارادہ بھي نہیں کیا تھا. اُس کا خیال ھي اب میرے لئے بالکل ایک معما سا ھے. یہ تو خیر میں نہیں کہتا کہ میں وہ کام کرکے پچھتا رھا ھوں. مگر دیکھو، جو آپ کے پھر کبھي ایسے ھي کام کي ضرورت ھوئي اور میں ایسي پھرتي سے اُسے نہ کر سکا، اور میں نے خوب سا سوچ لینے کے بعد بھي جلنے والے کو جل کے خاک سیاہ ھو جانے دیا، تو یاد رکھو کہ اس کا سارا گناہ تمھاري ھي گردن پر ھوگا.

دایہ

اے خدا نہ کرے!

کي کتني قدر هوتي هے ؟ نا صاحب ' میں نے اپنے
گهوارہ میں کبهي ایسي لوریاں نہیں سنیں تهیں کہ
میں اپنے میاں کے ساتهہ یہاں فلسطین کو خالي
اس واسطے آؤں کہ ایک یہودي کي لڑکي کي
خدمت کروں . میرے میاں بڑے شریف آدمي
تهے ' اور اُن دنوں قیصر فریڈریک کے مُصاحب
تهے —

تهپلر

اور وہ اصل جنم میں سویزرلینڈ کے رهنے والے
تهے ' اور شہنشاہ معظم کے ساتهہ ایک ذرا سي ندي
میں ڈوب مرنے کو اپنے لئے عزت بهي سمجهتے تهے اور
نعمت بهي : یهي نہ ؟ — اري نیک بخت !
یہ باتیں تو پہلے بهي تم مجهے کئي دفعہ سنا
چکي هو . اب آخر کب تک سنا سنا کے میرا سر
کهایا کرو گي ؟

دایہ

سر کهایا کرونگي ! اے میرے آسماني باپ !

تھپلر

خیر، تو اب تم مجھ پر اتنا احسان کرو کہ آج سے مجھے بھلا دو اور یاد نہ کیا کرو. اور اس لڑکی کے باپ سے بھی مجھے بچائے رکھو. یہودی آخر پھر یہودی ہے، اور میں ٹھہرا اکھڑ شوابی* . اچھا، اب رھی وہ لڑکی خود. سو اول تو اُس کا تصور کبھی میرے ذہن میں رہا ھی نہیں؛ اور جو کبھی تھا بھی، تو مدت ھوئی کہ مٹ گیا.

دایہ

تمہارا تصور تو اب تک اُس کے ذہن سے نہیں نکلا.

تھپلر

نہیں صاحب، بھلا میرے تصور کا وھاں کیا کام ہے؟

دایہ

کیا خبر ہے! لوگ ھمیشه ویسے ھي تھوڑا ھي ھوتے ھیں جیسے وہ باھر سے دکھائي پڑتے ھیں!

تھپلر

اُس سے بہتر تو شاید ھي ھوتے ھونگے !

[چل دیتا ھے .]

دایہ

ذرا ٹھہرئے تو سہي : ایسي بھي کیا جلدي پڑي ھے !

تھپلر

ارې نیک بخت ، تو کیوں مجھے اِن کھجوروں سے متنفر کئے دیتي ھے ؟ مجھے اِن میں گھومنا بہت ھي اچھا معلوم ھوتا ھے .

دایہ

اچھا جاؤ ، میاں جرمني ریچھ جاؤ ! —

[دل میں]

پھر بھي مجھے اِس جانور کا سراغ رکھنا چاھئے .

[دایہ کچھ فاصلے سے اُس کا تعاقب کرتي ھے .]

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

سلطان کا محل

صلاح الدین اور ستّہ شطرنج کھیل رہے ہیں ۔

ستّہ

صلاح الدین، یہ آپ کو کیا ہو گیا ؟ آج آپ کیسے کھیل رہے ہیں ؟

صلاح الدین

کیوں، کیا اچھا نہیں کھیل رہا ہوں ؟ میں کچھ سوچ رہا تھا ۔

ستہ

میرے واسطے تو اچھا ھي ھے . مگر نہیں ' یہ چال بھی کچھ ٹھیک نہیں . یہ چال واپس لیجیئے .

صلاح الدین

وہ کیوں ؟

ستہ

آپ کا یہ گھوڑا پٹ جائیگا .

صلاح الدین

ھاں ' سچ تو ھے . اچھا ' لو یوں ھی سہي .

ستہ

اب تو میں اپنا پیادہ آگے بڑھاتي ھوں .

صلاح الدین

ٹھیک — یہ تو شہ پڑ گئي .

ستّه

بھلا اس چال سے آپ کو کیا فائدہ ھوگا !
لیجئے پھر میں آگے بڑھتی ھوں . اور ، اے یہ
دیکھئے . اب آپ کی پھر وھی پہلي سی حالت
ھے .

صلاح الدین

اصل یہ ھے کہ اس گورکھ دھندے سے کچھ
کھوئے بغیر بچنا ھی محال ھے . تم میرے گھوڑے
کو پیٹ دو ، بس اور کیا کروگي ؟

ستّه

میں نہیں پیٹتي . چھوڑے دیتي ھوں .

صلاح الدین

تم نے مجھے کچھ بخش تھوڑا ھي دیا ھے .
بات یہ ھے کہ تمھارے لیئے یہ چال گھوڑے کے پیٹنے
سے زیادہ ضروری ھے .

ستہ

ہاں، شاید.

صلاح الدین

ہاں، تو یہ یکطرفہ فیصلہ تو مت کرو. یہ دیکھو! لے چاہے شرط کر لو، تمہیں میری اِس چال کا سان گمان بھی نہ تھا. کیوں!

ستہ

ہاں، تو میں یہ کیسے فرض کر لیتی کہ آپ اپنے فرزین سے تنگ آ گئے ہیں، اور پٹوا دینا چاہتے ہیں؟

صلاح الدین

فرزین کو؟

ستہ

خیر، اب تو معاملہ صاف ہے. آج میں اپنے ایک ہزار دینار تو جیت ہی لونگی.

صلاح الدین

وہ کیسے ؟

ستہ

آپ یہ بھی کیوں پوچھتے ہیں ؟ — آپ تو خود ھی زور لگا لگا کے اور جان بوجھ کے ھارتے ھیں . اور پھر بھی میں نقصان میں رھتی ھوں . ایک تو ایسے کھیل میں کچھ مزا نہیں آتا . دوسرے اگر میں ھار بھی جاؤں ، تب بھی مجھے بہت کچھ مل رھتا ھے . آپ میری مشق کی کمی کی وجہ سے میری تسلی جو کرنا چاھتے ھیں تو مجھے شرط سے بھی دگنا دے ڈالتے ھیں .

صلاح الدین

میری ذرا سی بہن ! معلوم ھوا تم جب ھارتی ھو ، تو دانستہ ھارتی ھو . کیوں ، ھے نہ ؟

ستہ

ھاں ، بھائی جان ، شاید آپ کی فیاضی ھی

اِس کا سبب ھے کہ مجھے اب تک اچھي طرح کھیلنا نہ آیا .

صلاح الدین

اِن باتوں میں کھیل تو ھمارا یوں ھي رہ گیا . لاؤ ، اسے ختم ھي کر ڈالیں .

ستہ

اچھا ، یہ بات ھے ؟ تو لیجئے یہ شہ ھوئي ; اور یہ ایک اور شہ !

صلاح الدین

ارے ! مجھے تو اِس دُھري شہ کا خیال بھي نہیں تھا . اب تو مجھے اندیشہ ھے کہ میرا فرزین بھي گیا . بلکہ مات بھي ھوئی ھي سمجھو .

ستہ

دیکھیں اب آپ کیسے بچ کے بھاگتے ھیں !

صلاح الدین

نہیں ، نہیں — تم میرے فرزین کو ضرور پیٹ دو .

مجھے اِس مُہرے سے کبھی فائدہ ہوا ھی نہیں .

ستّہ

کیا یہی مہرہ ایسا ہے ؟

صلاح الدین

لے لو . پیٹ لو . اس میں کوئی حرج نہیں . اب میرے سب مُہرے محفوظ ھیں .

ستّہ

میرے بھائي نے مجھے خوب اچھي طرح سکھا دیا ہے کہ بیگمات سے حسن* سلوک سے پیش آنا چاھئے .

[یہ کہ کے فرزیں کو یوں ھي چھوڑ دیتي ہے .]

صلاح الدین

اب چاھے تم فرزین کو چھوڑ دو ' چاھے لے لو . اب وہ میرا تو ہے نہیں .

ستّہ

مگر ' ضرورت ھي کیا ہے ؟ شہ ! — شہ !!

صلاح الدین

چلیے چلو !

ستّه

شه ! اور شه !! اور پھر شه !!!

صلاح الدین

اور مات !

ستّه

نہیں ' پوری مات تو نہیں ہے . -- بھائی ; اب بھی اپنے گھوڑے کو آگے بڑھا دیجئے اور دیکھئے کیا ہوتا ہے -- مگر نہیں اب آپ جو جی چاہے کیجئے ' بات وہی ہے .

صلاح الدین

بہت ٹھیک ! -- تم جیت گئیں . حافی کو چاہئے کہ تمہارا روپیہ ادا کر دے . اُسے جلدی بلاؤ . ستّه ' تم نے غلط نہیں کہا . میں دل لگا کے نہیں کھیل

رہا تھا : کسي اور سوچ میں تھا . آخر یہ لوگ ھمیں یہ صاف بے نشان سے مُہرے کیوں دے دیتے ھیں؟ نہ اِن میں کسی چیز کی تصویر ھے اور نہ ان سے کسی چیز کا تصور بندھتا ھے . شاید وہ لوگ یہ سمجھ رھے ھونگے کہ میں کسی امام صاحب* کے ساتھ کھیلنے کے لئے منگا رہا ھوں ! — مگر یہ بھي کوئي بات ھے ؟ یہ بھي میں نے ھار جانے کے لئے ایک عذر تراشا ھے . بھلا میرے ھارنے میں اِن بیچارے بے صورتے مہروں کا کیا قصور ھے ؟ تمہاري اعلیٰ ھنرمندي ' تیز نگاھي اور گہري توجہ نے آج تمہیں جتایا ھے ......

ستہ

آپ ایسي ایسی باتیں کر کے اپني شکست کا غم غلط کرنا چاھتے ھیں . یہي سمجھ لینا کافي ھے کہ آپ کسی سوچ میں تھے اور مجھ سے زیادہ بیدلي سے کھیل رھے تھے .

صلاح الدین

تم سے زیادہ ؟ تو صاحب ! تم کیوں بیدلی سے

کھیل رہي تھیں ؟ تمھیں کیا فکر تھي ؟

ستہ

خیر، میري فکر کا سبب آپ کي فکر نہ تھي؛
مگر بھائی! اب ہم پھر کب اسي ذوق و شوق سے
کھیلینگے جیسے ہمیشہ کھیلا کرتے تھے ؟

صلاح الدین

اب آیندہ سے ہم پہلے سے زیادہ ذوق سے کھیلا
کرینگے . — کیا تمہارا خیال ہے کہ جنگ جلدي ہي
چھڑ جائیگي؟ — اُنْھ، جتني جلدي ہو، اچھا
ہے ! — چاہے ابھي ہو جائے ! — لڑائی میری چھیڑي
ہوئی تھوڑا ہي ہے . اور میں تو اب بھي عارضي
صلح کي توسیع کرنے کو تیار ہوں؛ بلکہ یہ بھي
چاہتا ہوں کہ وہ شخص بھي میرے ہاتھ لگ جائے
جو میری بہن ستہ کا ہمدم ہونے کے قابل ہے .
میري مراد رچرڈ* کے بھائي سے ہے . وہي، رچرڈ
کا بھائي .

ستھ

بس آپ کو تو ھر وقت اپنے رچرڈ کی تعریف کرنے کی ھی پڑی رھتی ھے .

صلاح الدین

اُس کی بہن اگر ھمارے* مَلِک کی دُلھن بن جاتی ' تو کیسا اچھا گھر بنتا : اور یہ خاندان رُوئے زمین کا بہترین اور اولین خاندان بن جاتا . سنتی ھو بہن ! مجھے اپنے گھروالوں کی تعریف کرنے میں کوئی عار نہیں ھے . میں اپنے دوستوں کے قابل ھوں . — اھو ھو ' ایسے خاندان سے کیسے کیسے جوانمرد پیدا ھوتے !

ستھ

میں ھمیشہ آپ کے اِس مزیدار خواب کا مذاق اُڑایا کرتی تھی کہ نہیں ؟ نہ تو آپ کو خبر ھے اور نہ کبھی ھوگی کہ عیسائی لوگ کیسے ھوتے ھیں . اِن لوگوں کو عیسائی ھونے کا فخر ھے ' انسان ھونے کا

فخر نہیں ہے . اور تو اور ' وہ چیز جس نے ان کے پیغمبر کی پیدائش کے وقت سے اُن کو توہم کے خالص انسانی رنگ میں رنگ دیا ہے ' اُس کی بھی یہ لوگ اس لئے قدر نہیں کرتے کہ یہ انسان کی فطرت میں ہے بلکہ اس لئے کہ یہ مسیح کا قول ہے مسیح کا عمل ہے . وہ تو کہیئے غنیمت ہے کہ مسیح ایسے نیک انسان تھے ' اور یہ لوگ اُن کی نیکیوں کو تسلیم کرتے ہیں . — مگر اِس فضیلت سے بھی کیا حاصل ہے ؟ کیونکہ یہ لوگ اُن کی نیکیوں کی نہیں ' بلکہ ان کے نام کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں ' تاکہ وہ اور بزرگوں کے ناموں پر ابر کی طرح چھا جائے اور اُن کو چھپا دے . یہ لوگ صرف اُن کے نام سے غرض رکھتے ہیں ' اور بس .

صلاح الدین

شاید تمہارا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ لوگ تمہارے اور مَلِک کے عیسائی ہو جانے پر کیوں اصرار کرتے : گویا عیسائی ہوے بغیر

نہ کوئي بیوي اپنے شوهر سے محبت کر سکتي هے
اور نہ شوهر اپني بیوي سے ؟

ستہ

هاں ' یهي مطلب هے . اُن کے نزدیک صرف
ایک عیسائي شخص هي اُس محبت کا اندازہ
کر سکتا هے جو خداے خالق نے بیوي اور شوهر
کے دلوں میں رکھ دي هے !

صلاح الدین

عیسائي ایسی ایسي بہت سي بیهودگیوں کے
قائل هیں ؛ اس لئے اگر اُن کا یہ خیال بهي
هو تو کوئي اچنبھے کي بات نهیں — مگر دیکھو تو '
تم بهي غلطي پر هو . اِن میں سے جو لوگ
میرے مقصدوں میں رکاوتیں پیدا کر رهے هیں
اور عکّہ کو اپنے حریص پنجوں سے چھوڑنا نهیں
چاهتے ' وہ تمپلر هیں نہ کہ عیسائي . اور
عکّہ هي وہ مقام هے جسے رچرڈ کي بہن همارے
بھائي ملِک کے هاں جهیز میں لے کے آتي .

پھر دوسری بات یہ ہے کہ اپنے سپاہیانہ مقصدوں کو چھپائے رکھنے کی غرض سے اِن لوگوں کو راہب بن کے بھی رہنا پڑتا ہے؛ اور راہب بھی ایسے کہ بالکل سیدھے سادے، بھولے بالے! اور مزا یہ ہے کہ صرف ایک عارضی فتح حاصل کرنے کے لئے ان لوگوں نے اس عارضی صلح کے ختم ہونے کا بھی انتظار نہیں کیا، — اچھا ہے. یوں ہی چلنے دو! — اور کیا. چلنے دو اِسی طرح — میرا اِس میں کوئی حرج نہیں. کاش کہ اور سب باتیں بھی ویسی ہی ہو جاتیں جیسی کہ چاہئے.

ستّہ

بھائی، یہ آپ کو کیا ہو گیا؟ اب آخر اور کس چیز کی پریشانی ہے؟

صلاح الدین

بات کیا ہوتی، وہی پریشانی جو مجھے ہمیشہ رہتی ہے. میں والد سے ملنے کو

لبنان* گیا تھا. وہ بھي اپنے فکروں میں گھلے جا رھے ھیں، اور..........

ستہ

افسوس!

صلاح الدین

اُن کا کام کسي طرح نہیں چلتا. ھر طرف سے تنگي ھي تنگي ھے. کبھي یہاں کمي پڑ جاتي ھے، کبھي وھاں......

ستہ

کاھے کي تنگي؟ کاھے کي کمي؟

صلاح الدن

اُسي کي، جس کا میں نام بھي نہیں لینا چاھتا. وھي، جو میرے پاس ھوتا ھے تو بیکار معلوم ھوتا ھے، اور جب نہیں ھوتا تو بے

اس کے کام چلتا نظر نہیں آتا — حافي کہاں ھے ؟ کوئي اُسے بلانے گیا کہ نہیں ؟ آہ ، یہ کمبخت ، ملعون زر ! — اخّاہ ، حافي تم آ گئے !

[حافي آتا ھے]

دوسرا سین

حافي ، صلاح الدین اور ستہ

حافي

غالباً مصر سے روپیہ آچکا ھے . خدا کرے بہت سا ھو !

صلاح الدین

کیا تمہیں اس کي خبر مل چکي ھے ؟

حافي

مجھے ؟ جي نہیں ، مجھے خبر نہیں . میرا خیال تھا کہ آ گیا ھوگا ، اور اسي کو دینے کے لئے

مجھے حضور نے یاد فرمایا ھے .

صلاح الدین

بھر حال، تم ستہ کو ایک ہزار دینار ادا کر دو .

[فکرمند ھوکر اِدھر اُدھر ٹہلنے لگتا ھے .]

حافي

حضور، ادا کروں یا وصول ؟ یہ تو کچھ نہ لینے سے بھي بدتر ھوا . — اور ستہ کو ؟ — پھر ستہ کو ؟ پھر شکست ھوئي ؟ -- اب کے پھر شطرنج میں ھار گئے ؟ -- اخّاہ بساط تو یہیں رکھي ھے !

ستہ

تمہیں میري جیت گوارا نہیں، آیں ؟

حافي

[بساط کو غور سے دیکھ کر]

کیا فرمایا ؟ گوارا نہیں ؟ حالانکہ — آپ کو

خوب معلوم ہے کہ ......

ستھ

[اشارہ کرکے]

ہونْہ -- حافي --- ہونْہ !

حافي

[بساط کو اچھي طرح دیکھ کے]

سرکار ! آپ کو تو خود ھي گوارا نہیں !

ستھ

حافي ، ھشت !

حافي

[ستھ سے]

یہ سفید مہرے آپ کے تھے ؟ آپ ھي نے شہ دي تھي ؟

ستھ

[دل میں]

شکر ہے ، بھائي نے نہیں سنا .

حافي

یه اِن کي چال ھے ؟

ستھ

[حافي کے قریب ھو کر]

اِن سے کہ دو کہ مجھے روپیہ ادا کیا جا سکتا ھے .

حافي

[بساط پر جھکے ھوئے]

جي ھاں ، جیسا آپ ھمیشه لیا کرتي ھیں اب کے بھي مل جائےگا .

ستھ

کیا واھیات ھے ! دیوانے ھوئے ھو کیا ؟

حافي

ابھي کھیل ختم تھوڑا ھي ھوا ھے . حضور ، آپ تو اب بھي جیت سکتے ھیں !

صلاح الدین

[بے پروا ھي سے]

خیر، خیر! تم روپیه دے دو. دے دو.

حافي

دے دوں، حضور؟ دے دوں؟ حضور کا فرزین
تو یه رکھا ھے!

صلاح الدین

[اُسي طرح]

ارے میاں، اس کا شمار نہیں ھوتا. اس کي
چال ھي نہیں ھے.

ستّه

[علیحدہ، حافي سے]

بس رھنے دو. تم که دو کم میں روپیه منگا
سکتي ھوں.

حافي

[بساط کے معاینہ میں غرق]

جي سرکار ، بجا ھے . همیشہ یوں ھي ھوتا ھے . — فرزین کي چال نہ سھي . وہ پٹ ھي گیا سھي . پھر بھي کسي طرح مات نہیں ھے !

صلاح الدین

[آگے بڑھ کے ، اور بساط کو زمین پر پٹک کے]

ھاں مجھے مات ھے . میں یوں ھي چاھتا ھوں بس .

حافي

ماشاءاللہ ! جیسا کھیل ویسي جیت . اور جیسي جیت ھے ویسے ھي شرط کا روپیہ بھي ادا کیا جائیگا . بہت خوب !

صلاح الدین

[سکتہ سے]

یہ کیا کہہ رھا ھے ؟ کیا بک رھا ھے ؟

ستّه

[بار بار حافي کو اشارہ کرکے]

بھائي آپ تو اسے خوب جانتے ھیں . ھر کام میں روڑے اٹکاتا ھے . چاھتا ھے کہ اس کي منت کي جائے : جل مرنا تو ھے ھي .

صلاح الدین

تم سے جلتا ھے ؟ نہیں بہن ، تم سے نہیں جلتا ھوگا . حافي ! میں یہ کیا سن رھا ھوں ؟ تم اور حاسد ؟ کیوں ! —

حافي

جي حضور ، شاید ! ھو تو سکتا ھے ! — کاش ان کا سا دل اور دماغ میرے پاس بھي ھوتا .

ستّه

مگر آج تک تو بھائي نے میري شرطیں پوري پوري ادا کي ھیں ، اور آج بھي پوري ھي ادا کرینگے . اب تم اِن کو ورغلاؤ مت ! — لے اب جاؤ ، میاں حافي جاؤ ! میں روپیہ خود منگا لونگي .

حافي

جي نہیں ، میں ایسي لغویت سے باز آیا . آخر کبھي نہ کبھي تو بتانا ھي پڑیگا .

صلاح الدین

کیسے ؟ کیا ؟

ستہ

حافي ، تمہارا یہي وعدہ تھا ؟ تم نے جو مجھے قول دیا تھا وہ یوں ھي پورا ھوگا ؟

حافي

مجھے کیا خبر تھي سرکار ، کہ بات اتني دور تک پہنچیگي .

صلاح الدین

وہ ھے کیا آخر ؟ میں تو خاک نہ سمجھا .

ستہ

حافي ، ذرا مہربانی کرکے سوچ سمجھ کے بات کرو .

صلاح الدین

یہ تو کچھ عجیب سي بات معلوم هوتي هے !
وہ کیا بات هے جس کے لئے یہ ایک اجنبي شخص
سے اس شد و مد سے التجائیں کر رهي هے . اور
تو اور ، ایک درویش سے ! میں آخري اس کا بھائي
هوں ، مجھ سے کیوں نہیں کہتي ! -- حافي ،
دیکھو میں تم کو حکم دیتا هوں : بولو ، وہ کیا
بات هے ؟

ستہ

بھائي جان ، آپ کو ایک ذرا سي بات پر اتنا
پریشان نہ هونا چاهئے . بھلا ایسا بھي کیا هے ،
آپ ناحق کو گھبرائے جاتے هیں . آپ خوب جانتے
هین میں پہلے بھي کئي دفعہ شطرنج هي میں آپ
سے ایسي ایسي رقمیں جیت چکی هوں . اب اس
وقت نہ مجھے روپئے کي ضرورت هے ، اور نہ حافي کے
خزانہ هي میں اتنا روپیہ هے . اِس لئے میں فی
الحال اسے آپ کے ذمے بقایا رهنے دیتي هوں . مگر

بھائي جان ، میرا ھرگز یہ ارادہ نہیں کہ یہ روپیہ آپ کو دے ڈالوں ، یا حافي کے خزانہ کي نذر کروں !

حافي

مگر اتني ھي سي بات ھوتي تب بھ غنیمت تھا !

ستہ

ھاں ایسي ایسي اور رقمیں بھي تو ھیں جنھیں میں نے امانت کے طور پر خزانہ ھي کے صندوق میں چھوڑ رکھا ھے . اچھا ، اور وہ جو آپ نے مجھے چند مھینے تک وظیفہ دیا تھا وہ بھي ابھي باقي پڑا ھے !

حافي

ابھي معاملہ ختم تھوڑا ھي ھوا ھے

صلاح الدین

ابھي ختم نہیں ھوا ؟ — بتاؤ پھر اور کیا ھے ؟

حافي

جب سے هم مصر سے روپئے کے آنے کے انتظار میں هین، اِنهوں نے ....

ستھ

[صلاح الدین سے]

بهائي، آپ اِس شخص کي بک بک کیوں سُن رهے هین ؟

حافي

صرف یهی نهیں کہ اِنهوں نے مجھ سے کچھ نهیں لیا، بلکہ ......

صلاح الدین

کیسي اچھي لڑکي هے ! هاں تو یوں کهو کہ اِنهوں نے قرض بھي دیا هے. کیوں !

حافي

حضور، اِنهوں نے آپ کے دربار کا تمام خرچ ادا کیا هے، اور همیشہ سے پ کے تمام خرچ کو اِسي طرح بغیر

امداد کے پورا کرتی رهی هیں .

صلاح الدین

[ستہ کو سینے سے لگا کے]

هاں بے شک ، میری بہن ایسی هی هے !

ستہ

مگر مجھے ایسے کام کرنے کے لئے اتنا مالدار کس نے بنایا ؟ میرے بھائي نے هي نہ ؟

حافي

اِنہیں بھی وہ بہت جلدي ایساهي کنگال کر دینگے جیسے خود هیں .

صلاح الدین

میں کنگال هوں ؟ ستہ کا بھائي کنگال هے ؟ اس وقت میرے پاس جو دولت هے ، تم هي بتاؤ کہ اس سے کب زیادہ تهي اور کب کم : ایک لباس ، ایک تلوار ، ایک گھوڑا — اور ایک آلہ ؟ اور مجھے چاهئے هي کیا ؟ اور یہ دولت میرے هاتھ سے کہاں

سے بھی کیا کام چلیگا ؟ ایک گھوڑا ، ایک چادر ، ایک تلوار ، یہ چیزیں تو میرے پاس ہونی ہی چاہئیں . اور اللہ کے معاملے میں بھی کوئی کفایت نہیں ہو سکتی . وہ تو یوں بھی بہت کم مانگتا ہے : وہ بس میرا دل مانگتا ہے اور کچھ نہیں . مجھے قسم ہے اپنی جان کی ، حافی مجھے تمہارے خزانے کی بچت پر بڑا بھروسا تھا !

حافی

بچت ؟ اب حضور خود ہی فرمائیں کہ اگر میں کچھ بچت دکھاتا ، تو حضور مجھے سولی پر چڑھا دیتے یا نہیں ؟ یا کم سے کم میرا گلا تو ضرور گھونٹ دیا جاتا . اس سے تو روپیہ غبن کر لینے ہی میں کم خطرہ تھا !

صلاح الدین

خیر ، تو اب بتاؤ کیا کیا جائے ؟ کیا تم پہلے ہی یہ نہیں کرسکتے تھے کہ سنتہ کے سوا کسی اور سے قرض لیتے ؟

جا سکتي هے ؟ پھر بھي حافی ، مجھے تم سے شکایت هے .

ستہ

نہیں بھائي ، اس بچارے سے کیا شکایت . کاش میں اسي طرح ابا جان کے فکروں کو بھي کم کر سکتي !

صلاح الدین

آہ ! تم نے پھر میري خوشي پر پاني پھیر دیا . مجھے تو نہ کسي چیز کي حاجت هے ، نہ هو سکتي هے . مگر ان کو حاجت هی حاجت هے ؛ اور هم سب ان کے ساتھ شامل هیں . اب بتاؤ میں کیا کروں . ممکن هے مصر سے روپیہ آنے میں ابھي دیر هو . خدا جانے یہ دیر کیوں هو رهی هے . وهاں تو هر طرح کا امن امان هے — میں هاتھ روکنے کو ، خرچ میں کمي کرنے کو ، روپیہ بچانے کو تیار هوں ، مگر وهیں تک جهاں تک میری ذات کا تعلق هے اور میرے سوا کسی دوسرے کو تکلیف نہیں پهنچتی . مگر اِس

ستہ

بھائي ، آپ سمجھتے ھیں کہ میں اپنا اتنا بڑا حق چھوڑ دونگي ، اور وہ بھي اس کے ھاتھ میں ؟ میں تو اب بھي اپنے اس حق کي دعویدار ھوں . میں بھي ایسي بالکل کنگال تھوڑا ھي ھو گئي ھوں .

صلاح الدین

بالکل کنگال نہیں ھوئیں ؟ ھاں ، بس اسي کی کسر تھي . حافي ، جاؤ جلدي جاکے انتظام کرو . جس سے اور جس طرح سے بنے روپیہ جمع کر کے لاؤ . جاؤ ، وعدے پر قرض لو . بس اتنا خیال رکھنا کہ اُن لوگوں سے قرض نہ لینا جن کو خود میں نے دولتمند بنایا ھے . اُن سے قرض لینا تو ایسا ھي ھے کہ گویا میں اُن سے اپنے انعامات واپس لئے لیتا ھوں . جو لوگ سب سے زیادہ کنجوس ھوں اُن ھی کے پاس جاؤ . ایسے ھي لوگ جلدي سے روپیہ دینگے بھي . وہ خوب جانتے ھیں کہ ان کا روپیہ میرے پاس کتنا کچھ پھلتا پھولتا ھے .

حافي

حضور ، میں تو ایسے کسي شخص کو نہیں جانتا .

ستہ

آے ھے ، مجھے ابھي یاد آیا . حافي ، میں نے سنا ھے تمہارا دوست واپس آ چکا ھے .

حافي

دوست ؟ میرا دوست ؟ وہ کون ھے ؟

ستہ

وھي یہودي جس کي تم بڑي تعریفیں کیا کرتے ھو .

حافي

یہودي کي تعریفیں کیا کرتا ھوں ؟ میں تعریفیں کیا کرتا ھوں ؟

ستّہ

ھاں ، وھي جسے خدا نے — دیکھو مجھے ٹھیک ٹھیک تمھارے لفظ یاد آگئے — جسے خدا نے دنیا کي بڑي سے بڑی اور چھوٹي سے چھوٹي سب طرح کي بے شمار نعمتیں دي ھیں .

حافي

کیا میں نے ایسا عرض نہیں کیا تھا ، سرکار ؟ میرا اس سے کیا مطلب تھا ؟

ستّہ

سب سے چھوٹي نعمت ، دولت : اور سب سے بڑي نعمت ، عقل .

حافي

کیا سرکار ؟ ایک یہودي کے بارے میں ؟ میرے نے کسي یہودي کے بارے میں ایسا کہا تھا ؟

ستّہ

اچھا ، تم نے اپنے دوست ناتن کے بارے میں ایسا

نہیں کہا تھا؟

حافي

جي هاں سرکار ، بجا ھے . اُس کے بارے میں -- ناتن کے بارے میں! — مجھے اُس کا خیال بھي نہیں آیا ، سرکار . -- تو یہ سچ ھے کہ آخر وہ اپنے گھر واپس آ گیا ؟ هاں ! تب تو ، سرکار ، معلوم ھوتا ھے اس کا کام خاصہ چل رھا ھے . -- جي هاں ! اُسے لوگ کسي زمانے میں دانشمند کہا کرتے تھے ، اور دولت‌مند بھي .

ستّہ

اب تو لوگ کہتے ہیں وہ ایسا امیر ھو گیا ھے کہ پہلے کبھي نہ تھا . شہر بھر میں غل مچ رھا ھے کہ وہ بہت سي دولت بڑي بڑي قیمتي چیزیں لایا ھے .

حافي

خیر ، اگر وہ پھر امیر ھو گیا ھے تب تو سمجھئے کہ وہ عقلمند بھي ضرور ھو گیا ھوگا .

ستھ

حافي ، تمھارا کیا خیال ھے ؟ تم اُسي کے پاس کیوں نہ جاؤ ، آیں ؟

حافي

اُس کے پاس کیوں نہ جاؤں ؟ قرض مانگنے ؟ سرکار ، آپ اُسے کیا سمجھتي ھیں ؟ بھلا وہ قرض دینے والا ھے ! اُس کي عقلمندي اسي میں تو ھے کہ وہ کسي کو قرض نہیں دیتا .

ستھ

تم نے تو پہلے میرے سامنے اُس کا بالکل اور ھي نقشہ کھینچا تھا .

حافي

سخت ضرورت کے وقت وہ چیزیں دے دیگا ، مگر روپیہ تو وہ ھرگز نہ دیگا . — پھر بھي ، اور باتوں میں وہ آور یہودیوں کي طرح نہیں ھے . وہ عقل رکھتا ھے ، زندگي بسر کرنا جانتا

ھے ، اور شطرنج خوب کھیلتا ھے . مگر صرف اچھي باتوں میں نہیں بلکہ بري باتوں میں بھي وہ اور سب یہودیوں سے بڑھا ھوا ھے — سرکار ، اس پر کبھي بھروسا نہ کیجئیگا ! — یہ سچ ھے کہ وہ محتاجوں کو دیتا ھے ، اور شاید اتنا ھي دیتا ھے جتنا ھمارے سرکار دیتے ھیں . یا خیر ، اگر اتنا نہیں بھي دیتا ، تو اُسي طرح خوشي سے ضرور دیتا ھے . مگر ھے عجب قماش کا آدمي . عیسائي ، مسلمان ، آتش پرست ، اُس کے لئے سب برابر ھیں .

ستہ

وہ ایسا آدمي ھے تو پھر ......

صلاح الدین

مگر یہ کیا بات ھے کہ میں نے اِس شخص کا حال نہیں سنا ......

ستہ

تو کیا وہ بھائي جان کو بھي قرض نہ دیگا ؟

سلطان صلاح الدین کو بھي نہ دیگا ؟ یہ تو بچارے اوروں کے لئے مانگتے ھیں ' کچھ اپنے واسطے تھوڑا ھي لیتے ھیں ۔

حافي

سرکار ' یہودیوں میں یہي بات ھے ' اور وہ بھي ایسا کم ظرف یہودي ! — یقین جانئے حضور ' میں سچ سچ عرض کر رھا ھوں کہ جہاں فیاضي سے واسطہ پڑتا ھے اُسے آپ سے بے حد حسد ھے ' اور ایسا معلوم ھوتا ھے کہ دنیا میں جتني دفعہ " خدا تیرا بھلا کرے " کہا جائے ' وہ یہ چاھتا ھے کہ وہ سب اُسي کے واسطے ھو ۔ اور یہي وجہ ھے کہ وہ کبھي کسي کو قرض نہیں دیتا ' اور اپنے پاس ھر وقت اتنا رکھنا چاھتا ھے کہ لوگوں کو خوب سا دے سکے ۔ مگر ' چونکہ اُس کي شریعت نے خیرات کا حکم دیا ھے مگر میٹھے بول کا حکم نہیں دیا ' اس لئے اِسي خیرات نے اُس کمبخت کو دنیا میں سب سے زیادہ اکل کھرا کر رکھا ھے ۔ یہ تو صحیح ھے کہ کچھ دنوں سے مجھ میں اور اس میں کچھ کشیدگي

سي هے ؛ مگر اس سے یہ خیال فرمائے کہ میں اُس کے ساتھ بے انصافي کرتا هوں . اس میں اور تو سب باتیں اچھي هیں ، بس ایک یهي خرابي هے کہ وہ قرض نہیں دیتا . تو اب میں جاکے اوروں کا دروازہ کھٹکھٹاتا هوں ...... اهاها ، خوب یاد آیا . مراکش کا ایک مسلمان هے . وہ امیر بھي هے اور کنجوس بھي — اچھا ، اب میں چلتا هوں .

ستہ

حافي ، ایسی بھي کیا جلدي هے .

صلاح الدین

جانے دو ، جانے دو .

[حافي جاتا هے .]

تیسرا سین

ستہ اور صلاح الدین

ستہ

[حافي کو جاتے ہوے دیکھہ کر]

وہ تو ایسي جلدي جلدي جا رہا ہے جیسے بھاگنا ہي چاہتا تھا ۔ آخر وہ کرنا کیا چاہتا ہے ؟ سوال یہ ہے کہ اُس نے ناتن کے بارے میں خود دھوکا کھایا ہے یا ہمیں دھوکا دینا چاہتا ہے ؟

صلاح الدین

یہ کیوں ؟ اور مجھ سے کیوں پوچھتي ہو ؟ مجھے تو اب تک یہي نہ معلوم ہوا کہ تم لوگ کس کے متعلق باتیں کر رہے تھے ؛ میں نے تو آج تک تمہارے اِس یہودي ناتن کا نام ہي نہیں سنا تھا ۔

ستہ

یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ایسے شخص سے واقف

نہ ہوں جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اُس نے حضرت سلیمان اور حضرت داؤد کي قبروں کو بھي تاراج کر ڈالا ہے . کہتے ہیں اُس کے پاس اسم اعظم ہے ، اور ایک خفیہ عمل ہے جس سے وہ اُن کي مُہریں توڑ سکتا ہے ، اور وہیں سے آئے دن ایسي ایسي قیمتي چیزیں نکال نکال کے لاتا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہیں کي ہیں اور کہیں کي نہیں .

صلاح الدین

اگر فرض بھي کر لیا جائے کہ اُس نے اپنی تمام دولت قبروں ہی میں سے کھود کھود کے نکالي ہے ، تب بھي یہ ظاهر ہے کہ حضرت سلیمان یا داؤد کي قبر میں سے نہیں نکلی ، بلکہ اُن قبروں سے نکلی ہے جن میں بیوقوف گڑے ہوئے ہیں .

ستہ

یا بدمعاش ہونگے ! — بہر حال ، کہیں سے پیدا کی ہو ، مگر اتنا ضرور ہے کہ اُس کي دولت قارون کے خزانہ سے زیادہ ہے ، بے انتہا ہے .

صلاح الدین

یہ تو ظاہر ھے ' کیونکہ میں نے سنا ھے وہ سوداگر ھے .

ستہ

اُس کے بار بردار جانور ھر راستہ پر دکھائي دیتے ھیں . اُس کے قافلے ھر صحرا میں چلتے ھیں . اُس کي کشتیاں ھر بندر میں کھڑي رھتي ھیں . اِسي حافي نے مُجھ سے اکثر یہ بیان کیا ھے . بلکہ وہ یہ بھي کہا کرتا ھے کہ اُس کا یہ یہودي دوست اپني اِس عقلمندی اور محنت سے کمائي ھوئي دولت کو بڑي شان و شوکت اور شرافت سے صرف کرتا ھے . اُس کا دل تعصب سے بالکل پاک ھے ' نیکي حاصل کرنے پر آمادہ اور نیک کام کرنے پر تُلا رھتا ھے .

صلاح الدین

مگر باوصف اِس کے وہ ابھي اِس قدر مشکوک لہجہ میں اور ایسي سرد مہري سے اُس کا ذکر کر رھا تھا .

ستہ

نہیں ' سرد مہری تو نہیں تھی گھبراہت تھی . اُسے شاید شک تھا کہ کہیں وہ اُس کی حد سے زیادہ تعریف تو نہیں کر رہا ہے . پھر یہ بھی خیال ہوگا کہ اُس بیچارے کو ناحق الزام بھی نہ دے . — کیا واقعی یہ بات ہے کہ اُس کی قوم کا بہترین آدمی بھی اپنی قوم کی کمزوریوں سے بچا ہوا نہیں ؟ شاید یہی وجہ تھی کہ حافی کو شرمندگی سی ہو رہی تھی . — خیر ' جو کچھ بھی ہو ' وہ اور یہودیوں سے زیادہ ہو یا کم ' امیر تو وہ ضرور ہے . اور ہمارے لئے یہی کافی ہے .

صلاح الدین

مگر بہن ' تم اُس کی دولت جبر کرکے تو نہیں لے سکتی ہو .

ستہ

خوب ! جبر سے آپ کی کیا مُراد ہے ؟ آگ اور تلوار کے زور سے ؟ نہیں ' ہرگز نہیں . کمزور

آدمیوں کے لئے جبر کی کیا ضرورت ہے؟ خود اُن کی کمزوری ہی کافی ہے. — اچھا، بھائی جان چلئے، حرم میں چلیں. میں نے ابھی کل ہی ایک مغنیہ خریدی ہے. آپ کو اُس کا گانا سنواؤنگی. اور ہاں، میں نے ناتن کے بارے میں ایک تدبیر سوچی ہے. اتنی دیر میں اُس پر بھی غور کر لونگی. آئے چلیں.

چوتھا سین

ناتن کے مکان کے سامنے جہاں کھجوروں کا جھنڈ ہے.

[ناتن اور ریشع باہر آتے ہیں. دایہ باہر سے ان کی طرف آتی ہے.]

ریشع

ابّا تم نے بڑی دیر کر دی. اب تو وہ نہیں

مل سکتا .

ناٹن

خیر ؛ جو وہ اِن کھجوروں میں نہ ملا ، تو هم اُسے کہیں اور ڈھونڈینگے . ذرا صبر کرو . وہ دیکھو! دایہ هماري هي طرف آرهي هے ؟

ریشع

اُس نے اُسے کہیں بھي نہ پایا هوگا .

ناٹن

نہیں شاید ایسا تو نہیں .

ریشع

تو وہ ایسے آهستہ کیوں آرهي هے ؟

ناٹن

اُس نے همیں اب تک نہیں دیکھا ، اور ......

ریشع

اب تو دیکھ لیا .

ناتن

اور تیز بھی چلنے لگی ھے . دیکھو ، وہ دیکھو ! ——
ذرا دم لو ، تھہرو .

ریشع

ابّا ، تم ایسی بیٹی چاھتے ھو جو ایسے وقت
میں بھی صبر کرے ، اور اُس بچارے کی پروا بھی
نہ کرے جس نے اُس کی جان بچائی ھے ؟ —— وہ
جان جو اُسے اس لئے عزیز ھے کہ خدا نے تمھارے
ذریعے سے عطا کی ھے .

ناتن

نہیں میں تو ایسی ھی بیٹی چاھتا ھوں جیسی
تم ھو . مگر میں خوب سمجھتا ھوں کہ اِس وقت
تمھارے دل کو کچھ اور ھی طرح کے خیالوں نے بے
چین کر رکھا ھے .

ریشع

وہ کیا ابّا جان ؟

ناتن

مُجھ سے پوچھتي هو ، اور اتنا شرما کے ، آیں ؟ تمہارے دل میں جو کچھ گزر رها هے وہ سب فطري بات هے ، پاک هے ، بے لوث هے . تم کسي طرح کا فکر نہ کرو . مجھے خود کوئي فکر اندیشہ نہیں ، مگر — مجھ سے اتنا وعدہ کرو کہ جب تمہارا دل تم سے کچھ صاف صاف کہے ، تو تم اُس کي چھوتي سي چھوتي آرزو کو مجھ سے نہیں چھپاؤ گي . سمجھیں ؟

ریشع

میں تو آپ هي اِس ڈر سے کانپي جاتي هوں کہ کہیں ایسا نہ هو میرا دل تم سے اپني کوئي بات چھپائے .

ناتن

خیر ، اب اِس کا ذکر جانے دو . اس کا تو همیشہ کے لئے فیصلہ هو گیا . — یہ لو ، دایہ آ پہنچي . کہو کیا خبر هے ؟

دایه

وہ اب تک کھجوروں ھي کے تلے ٹہل رھا ھے ' اور ابھي تھوڑي دیر میں اس دیوار کے پاس سے گزریگا . — اے وہ دیکھو ' وہ آ رھا ھے !

ریشع

اُھو ' معلوم ھوتا ھے وہ اِس سوچ میں ھے کہ جاؤں کدھر ؛ آگے بڑھوں یا واپس چلا جاؤں ' داھني طرف جاؤں کہ بائیں طرف .

دایه

نہیں ' نہیں . وہ کبھي کبھي خانقاہ کے پاس سے ھوکے جایا کرتا ھے . اگر اب بھي ادھر جا رھا ھے تو یہیں سے گذریگا . چاھے شرط کر لو .

ریشع

ٹھیک ! ٹھیک ! تم نے اُسے باتیں بھي کیں کہ نہیں ؟ آج اُس کا خیال ھے ؟

دایه

جیسا همیشه هوتا هے ، اور کیسا هوتا .

ناٹن

دیکھو وہ کہیں تمھیں دیکھ نه لے . ذرا اور پیچھے کو هو جاؤ . بلکه اندر هي چلي جاؤ تو اچھا هے .

ریشع

بس ایک دفعه اور دیکھ لینے دو ، ابّا . توبه ! اِس کمبخت جهازي نے اُسے اوجھل کر دیا .

دایه

آؤ آؤ ، تمھارے ابّا ٹھیک کہ رهے هیں . جو کہیں اُس نے تمھیں دیکھ پایا ، تو وہ ابھي غائب هو جائیگا .

ریشع

ارے یه کمبخت منحوس جهازي !

ناتن

خرابي یه هے که تم ایسي جگه کهڑي هو که اگر وہ ایک دم سے اِس جهاڑي میں سے نکل آیا تو تمهیں ضرور دیکھ لیگا . فوراً چل دو .

دایه

آؤ آؤ ' میں تمهیں ایک کهڑکي بتاؤں . هم وهیں سے اُسے دیکھینگے . آؤ !

ریشع

سچ ؟

[دونوں اندر چلي جاتي هیں .]

پانچواں سین

ناتن اور اُس کے بعد هي تمپلر آتا هے .

ناتن

[خود هي]

میں اس عجیب و غریب شخص سے بچنا

چاهتا هوں . اُس کي اس سخت اور درشت نیکي
سے مجھے گھبراهت هوتي هے . عجیب بات هے که
ایک آدمي میں ایسي طاقت پوشیدہ هو که وہ کسي
اور شخص کے دل و دماغ میں ایسي هل چل
مچا دے ! — یه لو ' وہ آپهنچا ! — خدا کي قسم
هے گبھرو مگر بڑا جواں مرد . مجھے یه شخص بهت
پسند هے . اُس کي یه دلیرانه نگاهیں ' یه بھاري
بھرکم قدم کیسے اچھے معلوم هوتے هیں ! ظاهر میں
تو یه شخص خشک اور سخت معلوم هوتا هے ' مگر
مزاج هرگز ایسا نهیں هوگا . —

[غور کرکے]

میں نے اسي حلیه کا شخص کهیں اور بھي
دیکھا هے ! —

[تمپلر سے]

شریف فرنگي ' مجھے معاف کیجئیگا ......

تمپلر

کیا ؟ کاهے کي معافي ؟

ناتن

اگر اجازت ہو ......

تمپلر

کیا ، یہودی ؟ کیا کہتے ہو ؟

ناتن

اجازت ہو تو کچھ کہوں .

تمپلر

میں تمہیں کیسے روک سکتا ہوں . ہاں کہو ، مگر مختصر .

ناتن

ایک ذرا ٹھہرئے ، خدا کے لئے جلدی نہ کیجئے : اور ایک ایسے شخص کے پاس سے ابھی نہ جائے جو آپ کے احسان کے بوجھ سے دبا ہوا ہے .

تمپلر

وہ کیسے ؟ اچھا ہاں ، میں سمجھ گیا . میں

شاید ٹھیک سمجھا ہوں کہ آپ ......

ناتن

جی ہاں ، مجھے ناتن کہتے ہیں . میں اُس کا باپ ہوں جس کو آپ جان پر کھیل کر اپنی دلاوری سے آگ کے شعلوں سے نکلا ہے . اور میں اس لئے یہاں آیا ہوں کہ ......

ٹمپلر

اگر آپ میرا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں ، تو مہربانی فرمائیے — معاف کیجئے . اس ذرا سی بات کے لئے میں پہلے ہی شکریوں کا اتنا بڑا بوجھ اُٹھائے پھرتا ہوں . میں نے آپ پر احسان ہی کیا کیا ہے ؟ کیا مجھے یہ معلوم تھا کہ وہ لڑکی آپ کی بیٹی ہے ؟ یہ تو ہر ٹمپلر کا فرض ہے کہ جس بنی نوع کو ضرورت ہو وہ اُس کی مدد کرے . علاوہ اس کے اُس وقت خود میری ہی زندگی میرے لئے ایک بار ہو رہی تھی . اس لئے میں بہت خوش ہوا اور یہ موقع مجھے بہت ہی غنیمت معلوم ہوا کہ میں کسی

اور کے لئے اپنی جان خطرہ میں ڈال دوں ---
خواہ وہ ایک یہودی کی بچی ہی کے لئے ہو .

ناتن

کتنی بڑی بات کہی ہے ! مگر کیسی نامعقول بات ہے ! اور ان دونوں کا تعلق سمجھ میں بھی آتا ہے . حیا اور مروت اکثر ایسی صورتیں اختیار کر لیتی ہیں جو بظاہر مکروہ معلوم ہوتی ہیں ; اور یہ صرف اس لئے کہ لوگ اُن کی تعریف نہ کر سکیں . -- لیکن جب میرے شکریہ کی ایسی یہ بے قدری کرتے ہیں ، تو کسی اور طرح کے معاوضہ کو کتنا کچھ حقیر نہ سمجھینگے ؟ --- نائٹ صاحب ، اگر آپ ہمارے ہاں ایک اجنبی اور قیدی نہ ہوگے ، تو شاید میں ہرگز ایسی ہمت اور دلیری سے گفتگو نہ کرتا --- تاہم ، اب یہ فرمائیے کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں ؟

ٹمپلر

آپ ؟ کچھ نہیں .

ناتن

میں دولتمند آدمی ہوں ۔

تھپلر

زیادہ دولتمند یہودی کو میں کچھ زیادہ اچھا یہودی نہیں سمجھتا ہوں ۔

ناتن

تاہم ، کیا اِس بات کے باوجود بھی یہ نہیں سمجھتے کہ اُس کے پاس جو کچھ بھی اچھی چیز موجود ہے وہ آپ کے لئے مفید ہو سکتی ہے ؟ — یعنی اُس کی دولت ۔

تھپلر

بہت اچھا ، میں اِس معاملے میں آپ سے قطعی انکار نہ کرونگا ۔ ایک عبا قبول کر لونگا ، بس ؟ اور جب میری اس عبا کے چیتھڑے لگ جائینگے اور اس میں رفو اور پیوند کی بھی گنجائش نہ رهیگی ، تب میں آپ کے پاس آؤنگا ، اور آپ سے کپڑا یا نقدی

لے کے ایک نئي عبا بنالونگا . اب اور آپ کیا چاھتے
ھیں ؟ — نہیں ، آپ گھبرائیے نہیں ، ابھي تو
آپ محفوظ ھي ھیں — ابھي معاملہ دور تک
نہیں پہنچا ھے . دیکھئے نہ ، ابھي تو اس کا کچھ
اور بھي بندوبست ھوسکتا ھے . بس صرف اِسي ایک
کونے پر بدنما داغ لگ گیا ھے . اور یہ بھي یوں
لگا کہ جب میں آپ کي لڑکي کو شعلوں میں
سے نکال کر باھر لا رھا تھا ، تو یہ حصہ اگ میں
جھلس گیا .

ناتن

[عبا کے جھلسے ھوئے حصہ کو ھاتھ میں لے
کر ، اور اُسے غور سے دیکھتے ھوئے]

واہ وا ! کس قدر حیرت کي بات ھے کہ یہ
بدنما داغ ، یہ آگ کا نشان کسي کي بہادري
کا خود اُس کے ھونٹھوں سے بہتر گواہ ھے ! — جناب ،
میرا جي چاھتا ھے کہ میں اسے بوسہ دوں : اِس دماغ کو .
اے توبہ ، معاف کیجئیگا — میں نے جان بوجھ
کے ایسا نہیں کیا .

تھپلر

کیا ؟

ناتن

یہ کہ اِس عبا پر آنسو کا قطرہ گراؤں .

تھپلر

کیا مضایقہ ھے ' اس پر ایسے ایسے بہت سے قطرے گر چکے ھیں .

[دل میں]

یہ یہودي تو مجھے بے طرح پریشان کرنے لگا .

ناتن

صرف اتنا کرم کیجئے کہ مجھے اس عبا کو اپني بیٹي کے پاس لے جانے کي اجازت دے دیجئے .

تھپلر

وہ کس لئے ؟

ناتن

تاکہ وہ بچاري اِس جگہ کو چوم سکے ؛
کیونکہ اُسے اب یہ امید تو ہو ہي نہیں سکتي
کہ وہ آپ کے قدموں کو بوسہ دے سکیگي .

تمپلر

مگر ، میاں یہودي ! — تمہیں ناتن کہتے ہیں
نہ ؟ خیر ، تو ناتن ! تم بہت ہي نفیس ، نازک
اور پرزور الفاظ استعمال کرتے ہو . میري سمجھ
میں نہیں آتا کہ اب کیا کہوں . شاید ، شاید —

ناتن

آپ اپنے خیالات کو جس طرح چاہیں دبائیں
اور چھپائیں ، میں آپ کو بخوبي سمجھ گیا ہوں .
آپ نے اُس وقت جیسي فیاضي ، نیکي اور شرافت
کا برتاؤ کیا ، اُس سے اور کیا زیادہ ہو سکتا تھا .
آپ کے سامنے ایک لڑکي تھي ، جو سراپا جذبات
تھي ، اُس کا پیغام لانے والي عورت سراپا اطاعت
تھي ، اور اُس بیچاري کا باپ بھي گھر سے دور

تھا . ایسے وقت میں آپ نے اُس کي نیکنامي کا اتنا خیال رکھا ! آپ اس آزمائش سے دور رھے — اس لئے دور رھے کہ آپ کو فتح کا یقین تھا — اس معاملے میں مجھے اور بھي زیادہ آپ کا شکر گزار ھونا چاھئے .

تمپلر

میں مانتا ھوں کہ آپ کو کم از کم اتنا تو ضرور معلوم ھے کہ تمپلروں کو کیسے خیالات رکھنے چاھئیں .

ناتن

کیا کہا ! — صرف تمپلروں کو ؟ — اور وہ بھي صرف اس لئے کہ اُن کي جماعت کے قاعدوں کي رو سے ایسا ھونا ضروري ھے ؟ مجھے خوب معلوم ھے کہ نیک آدمیوں کے خیالات کیسے ھوتے ھیں ، اور یہ بھي جانتا ھوں کہ نیک آدمي ھر ملک میں ھوتے ھیں .

تمپلر

مگر شاید کسي قدر فرق کے ساتھ، آپ ؟

ناتن

جي هاں، بس اتناهي کہ رنگ روپ میں فرق هوگا، شکل صورت اور لباس میں فرق هوگا، اور کیا ؟

تمپلر

اور یہ بھي تو ھے کہ نیکي کہیں کم ھے اور کہیں زیادہ .

ناتن

یوں ذرا سا فرق تو کوئي بڑي بات نہیں ھے . هر جگہ بڑے آدمي کو بہت سي زمین کي ضرورت هوتي ھے . ایک ذرا سی تنگ سي جگہ میں بہت سے بڑے آدمي هوں تو ان کے آپس میں اسي طرح ٹکریں هوا کرتي هیں جیسے گنجان لگے هوئے درختوں کي شاخیں ایک دوسری سے رگڑ

کھاتی رہتی ہیں . درمیانی قسم کے نیک لوگ ، جیسے ہم ہیں ، گروہ در گروہ ملا کرتے ہیں . مگر ایک کو دوسرے سے نفرت نہ کرنی چاہئے . بڑی بڑی گروہوں کو چھوتی چھوتی گروہوں کے ساتھ اچھی طرح مل جل کر رہنا چاہئے ؛ اور کسی سبب سے اونچی پھنگی کو یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ صرف ایک میں ہی ایسی ہوں جو زمین سے نہیں اُگی .

تمپلر

آپ نے بہت تھیک کہا — تاہم ، آپ کو پہلے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ وہ کون لوگ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اپنے انسان بھائیوں کی برائیاں کرنی شروع کیں . کیا آپ کو معلوم نہیں کہ وہ کون لوگ تھے جنھوں نے سب سے پہلے اپنے آپ کو " خدا کے برگزیدہ بندے " کہنا شروع کیا تھا ؟ گو میں اُس قوم سے نفرت نہیں کرتا ، مگر اُن کی یہ نخوت مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتی ؛ اور یہی نخوت اُس قوم نے عیسائی اور مسلمان دونوں کو ترکہ میں دی ہے . نتیجہ یہ ہوا کہ یہ دونوں قومیں بھی ڈینگیں مارتی ہیں کہ

صاف ان هي کا خدا سچا هے . آپ کو حیرت هوتی هوگی کہ میں تمپلر هوکے ایسی باتیں کر رها هوں : اول تو عیسائی ' اور پهر تمپلر ! مگر میں یہ پوچهتا هوں کہ اُن کا یہ گمان کہ سچا خدا صرف اُنهیں کے پاس هے ؛ اور اُن کا یہ دیندارانہ جنون کہ اپنے خدا کو باقی سب کے خدا سے بہتر اور برتر سمجهیں اور ساري دنیا کو اُس کے ماننے پر مجبور کریں ' یہ سب باتیں کہیں ' کبهی اِس زمانے اور اِس مقام سے زیادہ بدنما صورت میں بهی دکهائی دی هیں ؟ — کیونکہ ایسا کون شخص هے ' جس کی آنکهوں سے یہاں یہ پردہ نہ اُٹهہ جائیگا ؟ * خیر صاحب ' جانے دیجئے . جو چاهے اندها بنا رهے ' همیں کیا . جو کچهہ میں نے کہا هے اُسے بُهلا دیجئے ' اور مجهے اجازت دیجئے .

ناتن

میرے نوجوان مهربان ' آپ کو نہیں معلوم کہ اب تو مجهے آپ سے اور بهی زیادہ ربط ضبط بڑهانا چاهئے . اب هم دونوں کو دوست هو جانا چاهئے ' ضرور

ہو جانا چاہئے — آپ جتنا جی چاہے میری قوم سے نفرت کیجئے — ہم نے خود تو اپنی قوم کا انتخاب کیا نہیں . کیا اپنی اپنی قوموں میں صرف آپ اور میں ہی ہیں ؟ پھر قوم کسے کہتے ہیں ؟ کیا عیسائی اور یہودی صرف عیسائی اور یہودی ہی ہیں ، انسان نہیں ہیں ؟ — ہاں ! میں آپ کو ذات میں اپنے ایسے ہم‌خیال شخص کو پا گیا ہوں ، جس کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ وہ صحیح معنوں میں انسان کہلائے !

تہپلر

ہاں ، خدا کی قسم ، اُسے آپ پا گئے ، واقعی پا گئے ! — بس پھر لائے ہاتھ ، مصافحہ کر لیں — مجھے اس خیال سے شرم آتی ہے کہ ایک لمحہ بھر کے لئے مجھے آپ کی نسبت غلط فہمی ہو گئی تھی .

ناتن

اور مجھے اس کا فخر ہے — کیونکہ معمولی آدمیوں

کی نسبت کسی کو غلط فہمي نہیں ھوا کرتی.

تمپلر

اور غیر معمولي آدمیوں کو کوئی بھول بھی تو نہیں سکتا. ھاں، ناتن اب ھم دونوں کو ضرور دوست ھو جانا چاھئے.

ناتن

دوست تو ھم ھیں ھي. اُھوھو! اس سے میري ریشع کو کیسي کچھ خوشي ھوگي! اھاھا، میري آنکھیں بھي کیسا اچھا نظارہ دیکھ رھي ھیں! کاش آپ اِس لڑکي سے واقف ھوتے!

تمپلر

مجھے خود بے حد تمنا ھے. — مگر دیکھئے تو یہ آپ کے مکان میں سے کون نکلا چلا آ رھا ھے؟ یہ آپ کي دایہ ھي ھے نہ؟

ناتن

جي ھاں وھي ھے — کچھ گھبرائي ھوئي

آرھي ھے !

تھپلر

خدا کرے ھماري ریشع خیریت سے ھو.

چھٹا سین

[دایہ جلدي جلدي آتي ھے .]

دایہ

ناتن ' اے ناتن !

ناتن

ھاں ' ھاں . تم اتني گھبرائي ھوئي کیوں ھو ؟

دایہ

نائٹ صاحب ' معاف کیجئیگا : میرے آنے سے

آپ کي باتوں میں خلل پڑا .

ناٹن

بات کیا ھے ؟ بولو تو .

دایه

سلطان نے تمھیں بلایا ھے — سلطان تم سے کچھ باتیں کرنا چاھتا ھے — سلطان — خدا یا !

ناٹن

مجھ سے ! — سلطان ! — غالباً میں جو کچھ مال اسباب لایا ھوں ' وہ اُسے دیکھنا چاھتا ھے . اُس سے یہ کہلا دینا چاھئے کہ ابھي میرا لایا ھوا کوئي مال نہیں کُھلا ھے ' اور کھلا ھے تو بہت کم .

دایه

نہیں ' نہیں — وہ کچھ بھي نہیں دیکھنا چاھتا . وہ تو بس تم سے کچھ باتیں کرنا چاھتا ھے : جتني جلدي ھو سکے .

ناتن

خیر، تو میں اُس کے پاس ہو آؤنگا — تم گھر جاؤ.

دایہ

حضور نائٹ، میں عاجزي سے کہتی ہوں کہ ہمیں معاف کر دیجئیگا. یا خدا! ہم لوگ بہت پریشان ہیں کہ آخر سلطان کیا چاہتا ہے!

ناتن

جلد معلوم ہو جائیگا. تم گھر جاؤ.

[دایہ چلي جاتي ہے.]

ساتواں سین

ناتن اور تمپلر

تمپلر

تو معلوم ہوا کہ آپ ابھي تک سلطان سے

واقف نہیں ھیں : یعني آپ اُن سے کبھي ملے نہیں ؟

ناتن

کس سے ؟ — سلطان سے ؟ — نہیں ، اب تک ملاقات نہیں ھوئي . یہ نہیں ھے کہ میں اُن سے بچتا تھا . مگر میں نے کبھی اُن سے ملنے کی کوشش بھي نہیں کی ؛ کیونکہ لوگوں کي زبان سے اُن کے بارے میں اتنا کچھ سنا کہ میں نے بے دیکھے مان لینا دیکھنے سے بہتر سمجھا . لیکن اگر وہ واقعہ ، جو آپ کي نسبت بیان کیا جاتا ھے ، صحیح ھے ، تو آپ کي جان‌بخشي کردینے سے —

تہپلر

جي ھاں ، بالکل صحیح ھے . میں اِسے کبھی نہیں بھول سکتا کہ اب جو میں جي رھا ھوں ، یہ زندگي ان ھي کي دي ھوئي ھے .

ناتن

اور اِس زندگي سے انھوں نے مجھے بھي دوگني ،

نہیں بلکہ تگنی، زندگی بخشی ہے . اب اس سے میرے اور ان کے تعلقات بالکل نئی قسم کے ہو گئے ہیں — صرف اسی سے انہوں نے مجھے ہمیشہ کے لئے اپنا حلقہ بگوش کر لیا ہے . میں اُن کی خواہش معلوم کرنے کے لئے سراپا فکر اور حیرت ہوں . میں ہر کام کے لئے تیار ہوں، اور اُن سے صاف اقرار کر لونگا کہ میں جو اس طرح ان کی خدمت کے لئے مستعد ہوں یہ صرف آپ کی خاطر سے ہے .

تہپلر

مجھے خود بھی کبھی ایسا موقع نہیں ملا کہ ان کا شکریہ ادا کرتا . یوں ہونے کو تو میں کئی دفعہ اُن راستوں کے پاس سے گزرا ہوں . جن سے وہ گزرے ہیں . معلوم ایسا ہوتا ہے کہ میرا جو اثر ان پر ہوا تھا وہ پیدا ہونے کے بعد جلد ہی مٹ بھی گیا . ممکن ہے وہ اب مجھے کبھی یاد بھی نہ کرتے ہوں . تاہم، ایک نہ ایک دن تو یاد کریں گے ہی، تاکہ وہ میری قسمت کا فیصلہ کر دیں . یہ کافی نہیں ہے کہ اب تک میں صرف ان کے حکم سے اور ان کی خوشی

پر جي رہا ہوں : اب مجھے یہ معلوم کرنے کي ضرورت ہے کہ جو زندگي انھوں نے مجھے بخشي ہے اُسے آئندہ مجھے کس کي مرضي کے مطابق ڈھالنا چاہئے .

ناتن

بہت ٹھیک . -- اچھا ، تو مجھے جلدي ہي ان کے پاس پہنچنا چاہئے . ممکن ہے -- شاید ، ان کے مُنہ سے اتفاقیہ کوئي بات ایسي نکل جائے جس سے مجھے آپ کا ذکر کر دینے کا موقع مل جائے . معاف کیجئیگا ، مجھے بہت جلدي ہے . — اب میں زیادہ نہیں ٹھہر سکتا . اچھا ، اب آپ ہمارے ہاں کب آئینگے ؟

ٹمپلر

جب اجازت ہو .

ناتن

یہ تو آپ ہي جب چاہیں تب ہو سکتا ہے .

ٹمپلر

تو آج ہي سہي .

ناتن

اور ، بے ادبی معاف ، آپ کا اسم مبارک ؟

تھپلر

میرا نام تھا -- خیر یوں کہئے کہ — ھے : گُرد فون اشتاؤفِن — گُرد .

ناتن

فون اشتاؤفِن ؟ -- اشتاؤفِن ؟ -- اشتاؤفِن ؟

تھپلر

آپ کو اس سے اتنی حیرت کیوں ھو رھی ھے ؟

ناتن

فون اشتاؤفن ؟ میرا خیال ھے کہ اس نام کے اور بھی کئی .....

تھپلر

ھاں ، کیوں نہیں . -- ضرور تھے . اس خاندان

کے بہت سے آدمیوں کي هڈیاں یہاں پڑي گل رهی هیں . خود میرا چچا -- بلکہ کہنا چاهئے کہ باپ -- مگر آپ تو مجھے اور بھي زیادہ گھورنے اور غور سے دیکھنے لگے : یہ بات کیا ھے ؟

ناتن

جي نہیں ، کچھ نہیں -- کچھ بھي نہیں . بھلا آپ کو دیکھنے سے میري کیونکر سیري هو سکتي ھے ؟

تمپلر

اچھا ، اب آپ جائے -- غور سے دیکھنے میں اکثر ایسا هوتا ھے کہ آنکھ جتنا دیکھنا چاهتي ھے اُس سے بہت زیادہ دیکھ لیتي ھے . ناتن ، میں اس نظر سے ڈرتا هوں . بہتر یہ ھے کہ آپ میرے حالات کے معلوم کرنے میں تجسس سے کام نہ لیجئے بلکہ وقت اور موقعہ پر چھوڑ دیجئے .

[چلا جاتا ھے]

ناتن

[اسے حیرت کے ساتھ دیکھتے ہوئے]

وہ کہتا ہے کہ "غور سے دیکھنے میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آنکھ جتنا دیکھنا چاہتی ہے اُس سے بہت زیادہ دیکھ لیتی ہے". یہ تو کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے میری روح کو کتاب کی طرح پڑھ لیا — سچ کہتا ہے. ممکن ہے مجھے خود کچھ ایسی ہی صورت پیش آئے — وہی وُلف کا قد، وہی چال، وہی بالکل اُسی کی سی آواز. وُلف بھی تو اسی طرح سر ہلاتا ہوا چلتا تھا. وُلف بھی اسی طرح بغل میں تلوار رکھ کے چلتا تھا. بالکل اِسی طرح وہ بھی آنکھوں پر سایہ کرنے کے لئے ہاتھ کو ماتھے پر رکھا کرتا تھا، جیسے اپنی نگاہوں کی بجلی کی چمک کو چھپاتا ہو. اخوہ، دیکھو یہ پُرانی پرانی باتوں کی یاد کس طرح ہماری طبیعتوں کی گہرائیوں میں سوتی رہتی ہیں، اور کبھی کس وقت صرف ایک لفظ، ایک لہجہ کے بدلنے سے وہ ایک دم سے جیسے جاگ اُٹھتی ہے!

کیا سچ مچ ایسا هو سکتا هے ؟ فون اشتاؤفن ! —
هاں ، ٹهیک . فلِنک اور اِشتاؤفن — ٹهیک ،
ٹهیک ! اچها اس معامله میں مَیں ابهي اور غور
کرونگا . اب اس وقت تو صلاح‌الدین کے هاں چلنا
چاهئے . مگر ، اُفوه ! دایه سن رهي تهي ! اے
دایه ، یهاں آؤ !

آٹهواں سین

ناتن اور دایه

ناتن

لو ، میں شرطیه کهتا هوں کہ اب تم دونوں کو
یه معلوم کرنے کي اتني پریشاني نهیں هے کہ سلطان
مجهہ سے کیا کهنا چاهتا هے ، جتني کسي اور بات
کے کهوج لگانے کي فکر هے .

دایہ

مگر اِس میں اُس بچاري پر کیا الزام ھے ؟ تم نے نائٹ سے اب اور زیادہ دوستانہ طریقہ سے بات چیت شروع کی ھي تھي کہ اتنے میں صلاح‌الدین کي طرف سے یہ کسبخت بلاوا آگیا اور ھم لوگوں کو کھڑکي چھوڑ کے ھٹ جانا پڑا .

ناتن

اچھا تو اُس سے کہ دو کہ اب نائٹ کسی وقت کسي لمحہ میں آ پہنچیگا .

دایہ

سچ مچ ؟

ناتن

دایہ ! میں سمجھتا ھوں کہ میں تم پر بھروسہ کر سکتا ھوں . مہربانی کرکے ذرا احتیاط رکھنا . تم کو اس کا پھل ملیگا . اِس معاملے میں تمھاري ضمیر کي تسکین کي بھي صورت نکل آئیگي .

مہربانی کر کے میری تدبیروں پر پانی مت پیھر دینا. تم اُس سے جو کچھ کہو یا پوچھو، ذرا سوچ سمجھ کے، آگا پیچھا دیکھ کے، سنبھل کے کہنا.

دایہ

تمھیں یہ بات اب تک کیونکر یاد رھی؟ اچھا، اب میں جاتی ھوں، تم بھی جاؤ. وہ دیکھو، معلوم ھوتا ھے کہ سلطان کا دوسرا قاصد بھی تمھیں بلانے کے لئے آ رھا ھے. وہ دیکھو، تمھارا درویش، تمھارا حافی اِدھر ھی کو آ رھا ھے.

نواں سین

ناتن اور حافی

حافی

اخاہ! میں تمھاری ھی طرف جا رھا تھا.

ناتن

کیا واقعی ، ایسا ضروری کام ھے ؟ آخر وہ مجھ سے کیا چاھتا ھے ؟

حافی

کون ؟

ناتن

صلاح‌الدین — میں اُسی کے پاس جا رھا ھوں.

حافی

کس کے پاس ؟ صلاح‌الدین کے ؟

ناتن

کیا تم صلاح‌الدیں کے بھیجے ھوئے نہیں آ رھے ھو ؟

حافی

کیا کہا ؟ میں ، صلاح‌الدین کا بھیجا ھوا آیا ھوں ؟ — نہیں جی ، بالکل نہیں . کیا اُس نے

تمہیں بلایا ھے ، آیں ؟

ناتن

ھاں ، بلایا ھي تو ھے .

حافي

تب تو معلوم ھوتا ھے کہ داؤں چل گیا !

ناتن

داؤں کیسا ، حافی ؟

حافي

لے اب بتاؤ اِس میں میرا کیا قصور ھے ؟ خدا جانتا ھے میرا کوئي قصور نہیں ھے . وہ کون سي بات ھے جو میں نے نہیں کہي . تمہاري نسبت کتنا کچھہ جھوٹ بھي بولا کہ کسي طرح یہ بات ٹل جائے !

ناتن

کیا بات ٹل جائے ؟ یہ کس چیز کا ذکر کر رھے ھو ، بھئي ؟

حافي

اس کا کہ اب تم سلطان کے خزانچی ہو جاؤگے. مجھے تم پر رحم آتا ھے - مگر اپنی آنکھوں سے یہ نہیں دیکھنا چاھتا. میں ابھی جاتا ھوں -- تمہیں خوب معلوم ھے کہ میں کہاں جاؤنگا، اور کس راستے سے جاؤنگا. اچھا یہ بتاؤ کہ میں جہاں جا رھا ھوں، وھاں میرے لائق کوئی کام ایسا ھے جس سے میں تمھاري خدمت بجا لا سکوں ؟ میں تمھاري خدمت کرنے کو تیار ھوں. بس اتنا خیال رکھو کہ مجھ پر اتنا ھی بار ڈالنا جتنا مجھ جیسے ایک کمبخت ننگے آدمي سے سنبھالا جا سکے. بس میں جاتا ھوں. بتاؤ تمھاري کیا مرضي ھے.

ناتن

حافی، ھوش کی باتیں کرو. میري تو خاک بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ تم یہ کیا بک رھے ھو.

حافي

تم اپنی روپئے کی تھیلیاں تو اپنے ساتھ لے هی جاؤگے .

ناتن

میري روپئے کی تھیلیاں ؟

حافي

هاں هاں ، آخر تمھیں سلطان کو کچھ روپیه قرض دینا هوگا کہ نہیں !

ناتن

بس اتني هي بات تھي ؟

حافي

تم هي ذرا انصاف سے کھو کہ وہ هر روز تمھارے صندوقوں میں سے روپیه نکال نکال کے تمھیں بالکل کنگال کر دے ، اور میں چپ چاپ دیکھا کروں ! آیں ؟ تم هي کھو ، مجھ سے کیسے دیکھا جا سکتا هے کہ وہ اپني فضول خرچي کے لئے هر وقت

دل کھول کے خزانوں میں سے روپیہ قرض لے جائے، اور اتنا لے، اتنا لے، اتنا لے کہ خزانوں کے چوھے بھی بھوکے مرنے لگیں؟ ایسی حالت میں، کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ جس شخص کو تمھارے روپیہ کی ضرورت ہو وہ تمھاری نصیحت پر عمل کریگا؟ — ہاں، وہی تو تمھاری نصیحت مانیگا، ضرور! ہمارا صلاح‌الدین بھلا کبھی کسی کی نصیحت سنا کرتا ہے؟ جانتے ہو ناتن، آج میں نے سلطان کو کیا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ بتاؤ.

ناتن

ہاں، کیا دیکھا؟

حافی

آج جب میں اُس کے ہاں گیا، تو وہ اُس وقت بیٹھا ہوا ستہ کے ساتھ شطرنج کھیل رہا تھا. ستہ شطرنج خوب کھیلتی ہے. صلاح‌الدین نے یہ سمجھا کہ مجھے مات ہو گئی. اور سمجھا کیا،

اُس نے کھیل ختم ہی کر دیا ۔ مگر بساط میرے پہنچنے تک یوں ہی بچھی تھی -- میں نے جو اُسے غور سے دیکھا ، تو معلوم ہوا کہ ابھی کھیل ختم نہیں ہوا --

ناتن

اُہو ہو! تم تو بڑے خوش ہوئے ہوگے کہ بڑی چیز ہاتھ آئی ۔

حافی

ہاں ، بس اتنی کسر تھی کہ اگر سلطان اپنے شاہ کو آگے بڑھا کے پیادے کے پاس لے آتا ، تو آسانی سے شہ رک سکتی تھی -- ارے وہ تو اتنی صاف چال تھی ۔ لاؤ ابھی نقشہ بناکر دکھا دوں !

ناتن

نہیں مجھے اس میں کچھ شک نہیں ، ضرور ہوگی ۔

حافی

اچھا ، اور کیا : رخ سے راستہ روک کے ستہ کو

مات دی جا سکتی تھی . -- خیر ، میں نے سلطان کو سمجھایا کہ ایسی ایسی چال بڑاھی ہے ، اور میں نے اس سے کہا کہ -- سوچئے تو !

ناتن

اور غالباً اُس نے تمہارا کہنا نہیں مانا ، اَں ؟

حافی

کہنا مانا ، خوب ! ماننا کیسا ، میری بات تک تو سنی نہیں ، اور مارے غصے کے اُتھا کے بساط پٹک دی !

ناتن

سچ مچ ؟

حافی

اور بڑے زور سے کہا کہ " ہارنا ہی چاہتا ہوں ! " یہ لیجئے : ہارنا چاہتا ہوں کہی خوب رہی ! بھلا یہ بھی کوئی شطرنج کھیلنا ہوا ؟

ناتن

واہ ری شطرنج ! یہ بازی کیا ہوئی ' مذاق ہو گیا .

حافی

اور شرط بھی یہ نہیں کہ ایک حقیر ہی کی کوڑی کی ہو .

ناتن

ارے میاں لعنت ہے شرط پر : شرط چیز ہی کیا ہے — مگر تمہاری نصیحت پر کان دھرنا — تمہاری بات نہ سننا ' اور وہ بھی اتنے بڑے معاملہ میں : پھر تمہاری عقاب کی سی آنکھ کی داد نہ دینا : یہ غضب ہے . اِس کا تو ضرور بدلہ لینا چاہئے ' آیں ؟

حافی

اُنْہ ' میں نے تو یہ واقعہ تم کو اس لئے سنایا تھا ' کہ تم اُس کے مزاج کا اندازہ کر سکو . غرض

یہ کہ اب میری اور اِس کی کسی طرح نہیں
بن سکتی . یہاں میں اِن موٹے تازے چکنے چپڑے
لوگوں کے ھاں گھومتے گھومتے چکر لگاتے لگاتے
پریشان ھو گیا کہ شاید اِن بھلے مانسوں میں سے
کوئی اُس اللہ کے بندے کو روپیہ قرض دے دے .
اور تم جانتے ھو، میں نے اپنے لئے کبھی کسی
کے سامنے ھاتھ نہیں پھیلایا ؛ اِن حضرت کے واسطے
مجھے یہ بھی کرنا پڑتا ھے . ارے میاں، قرض
لینے اور بھیک مانگنے میں کچھ فرق تھوڑا ھی
ھے . اسی طرح قرض دینا، اور وہ بھی بھر پور
بیاج پر، چوری کرنے سے شاید کچھ ھی اچھا ھو
تو ھو . بس اب گنگا کنارے ھی چلنا چاھئے .
وھاں جو میرے داتا ھونگے اُن کے واسطے نہ
مانگنے کی ضرورت ھوگی نہ دینے کی . بس گنگا
کنارے ھی اصلی انسان بستے ھیں ؛ ھاں بس،
گنگا کنارے . اور میں سچ کہتا ھوں، یہاں کے
سب رھنےوالوں میں صرف تم ھی ایک ایسے
ھو جو وھاں جا کے بسنے کے لائق ھو . چلو، میرے
ساتھ چلے چلو : یہ اپنا روپیہ بھی چھوڑو، اور

سلطان کو بھي دور سے سلام کرو . اور وہ تم سے چاھتا ھي کیا ھے ' بس یہي چمکتي دمکتي ٹکلیاں اور کیا . اور دیکھہ لینا وہ آخر کار تم سے لے کے رھیگا . اِس سے یہي اچھا ھے کہ اس جھگڑے کو ختم ھي کرو ' اِس کا پاپ ھي کاٹ دو . میں تمھیں حاجي کا چغہ دے دونگا . آؤ چلو ' چلیں یہاں سے .

ناتن

نہیں حافي ' ایسي کیا جلدی پڑی ھے ' جب چاھینگے چلے جائینگے : یہ تو ھر وقت ھو سکتا ھے . تو ذرا صبر کرو : میں اتنے اس معاملے پر غور کر لوں .

حافي

ھائیں ' غور کیسا ! ایسي باتوں میں سوچنا ھي کیا ؟

ناتن

اچھا اتني دیر تو دم لو کہ میں ذرا سلطان کے

هاں هو آؤں، اور اُسے آخری سلام کرتا آؤں .

حافي

جو اس طرح دَم لیا کرتا هے وہ اصل میں تالنے کے واسطے بہانے نکالتا هے . جو ایک دم سے اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ بس اب میں آزاد هوکے رهونگا ' وہ همیشہ دوسروں کا غلام رهتا هے . جو تمہارا جي چاهے کرو ' بهائي . لو همارا تو سلام هے : خدا حافظ ! میرا راستہ یہ هے ' اور تمہارا وہ .

ناتن

مگر حافي ' جانے سے پہلے خزانہ کا حساب کتاب تو تمہیں تهیک کرنا پڑیگا .

حافي

اُهو هو هو' کیا کہنے هیں حساب کتاب کے ! میرے صندوق میں جتنا روپیہ بچا پڑا هے وہ گننے جوگا هي نہیں . رها حساب ' سو اُس کے ضامن ستہ اور تم هو . خدا حافظ .

[چلا جاتا هے .]

ناتن

[حافي کو جاتے ہوئے دیکھ کر]

ہاں ، بے شک . — بڑا اکھڑ — مگر بہت ہي شریف ہے ! — ارے حافي ، اب اور کیا کہوں — سچا فقیر ہي اصلي بادشاہ ہے !

[ناتن بھي دوسري سمت میں چل دیتا ہے .]

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

ناتن کا مکان

ریشع اور دایہ

ریشع

دایہ ، ابّا نے یہ کہا تھا کہ "وہ کسی وقت کے لمحے میں آ پہنچیگا ." اس کے یہی معنی ہوے نہ کہ بہت جلد آئیگا ؟ ایک کیا ، اتنے سارے لمحے یوں ہی گزر گئے ! مگر ہاں ، میں جو ناحق گزرے ہوے لمحوں کا خیال کر کر کے اپنا دل تھوڑا کئے جا رہی ہوں ، اس سے تو یہی اچھا ہے کہ اپنے جی کو ہر آنے والے لمحے میں لگا دوں ؛ آخر کبھی نہ کبھی تو اُس کے آنے کا لمحہ بھی آ ہی جائیگا ، آیں ؟

دایه

اے پُتکي پڑے سلطان کے ایسے بلاوے پر! اِسي
سے تو ساري دیر هو رهي هے ' نهیں تو ناتن اب
تک اُسے بلا لائے هوتے .

ریشع

اچها ' جب وہ لمحه آ پهنچیگا میرے دل کي
مراد پوري هو جائیگي ' تب کیا هوگا ؟

دایه

تب ؟ تمهاري مراد تو پوري هوگي هي ' میري
بهي تو دلي تمنا بر آئیگي !

ریشع

مگر جب میري مراد پوري هو جائیگي ' تو
اور کون سي چیز دل میں اُس کي جگه لیگي ؟
میرے اِس بے چین دل کو آرزو کي کچه ایسي
عادت پڑ گئي هے کہ جب یه آرزو پوري هو جائیگي
تو شاید وہ کسي اور خواهش کو اپنے اندر جگه

نہ دیگا. آخر کیا ہوگا دل میں؟ کیا کچھ بھي نہ ہوگا؟ میں تو اِس خیال ہي سے کانپي جاتي ہوں!

دایہ

نہیں، پھر یہ ہوگا کہ تمہاري مراد کي جگہ میري مراد تمہارے دل میں گھر کریگي. -- میري بڑي پراني آرزو ہے کہ تم چل کے یورپ میں رہو، اور ایسے لوگوں کے ساتھہ رہو جو تمہارے لائق ہوں.

ریشع

نہیں دایہ، تم غلطي پر ہو. جس وجہ سے تم اپني اِس خواہش کو کلیجے سے لگائے پھرتي ہو وہي ایسي ہے کہ تمہاري اِس خواہش کو میرا نہیں بننے دیتي. تمہارا وطن تمہیں کھینچ کھینچ کے بلاتا ہے، تو کیا تم یہ سمجھتي ہو کہ میرا وطن مجھے اپني طرف نہیں کھینچتا؟ تمہارے حافظہ میں تمہارے عزیزوں پیاروں کي جو دھندلي سي تصویریں رہ گئي ہیں، اُن کو یاد کر کر کے تو تم اتني تڑپي جا رہي ہو؛ اور

تم نے یہ سوچا کہ میرے جو پیارے یہاں ہیں اور جنہیں میں روز دیکھتی بھالتی ہوں، جن کی باتیں سنتی ہوں، جن کے ساتھ میرا اُٹھنا بیٹھنا ہے، میرا دل اُن کے واسطے نہیں تڑپیگا؟

دایہ

نا بی بی، تم چاہے جو کچھ کہو، خدا کی باتیں خدا ہی جانتا ہے. لے بھلا اب کسی کو کیا خبر ہے جو تمہارے اس بچانےوالے کو خدا جس کے لئے وہ اپنی جان لڑاتا ہے، اسی واسطے یہاں بھیجا ہو کہ تم اسی کے ہاتھوں ایسی جگہ اور ایسے لوگوں میں پہنچو جن میں تمہیں اپنی عمر گزارنی ہے؟

ریشع

اچھی دایہ، تم آخر کب تک ایسی باتیں بنایا کروگی؟ تمہارے دماغ میں خدا جانے کیا کیا اُلٹی سُلٹی باتیں بھری ہوئی ہیں. لو اور سنو، اُس کا خدا! جس کے لئے وہ جان لڑاتا ہے! واہ کیا خوب!! بھلا خدا بھی کسی کا بندھوا ہے؟ نہ جانے وہ

کیسا خدا ہے جسے کوئي یہ کہ سکے کہ بس میرا هي هے اور کسي کا نہیں . اور کیا اُسے کسی خاص بندے کي بھي ضرورت ھے کہ اُس کا فوجدار بنا پھرے ؟ اور یہ تو ظاهر ھے کہ جہاں جس کا نال گڑا هو وهیں کا رهنا اس کي قسمت میں لکھا هوتا ھے . جو یہ نہیں ' تو کیسے معلوم ھو کہ زمین میں وہ کون سي خاص جگہ ھے جہاں همیں رهنا بسنا هوگا . چھي چھي ! دایہ ' جو ابّا تمہیں یہ کہتے سن لیتے تو کتنے خفا هوتے ! اچھا ' تم هي ایمان سے کہو ' اُن بچاروں نے تمہارا کیا لیا ھے جو تم همیشہ ناحق بن ناحق یہ کہا کرتي هو کہ میري خوشی اسي میں ھے کہ میں ان سے دور رهوں ؟ اُنهوں نے آخر تمہارا کیا بگاڑا ھے جو تم همیشہ کوشش کر کر کے اپنے نہ جانے کیسے کیسے پھول پتے اور گھاس پھونس لا لا کے عقل کے اُن بیجوں میں ملا دیا کرتي هو جو ابّا نے میري روح میں بو دیئے هیں . اچھي دایہ ' یہ نہ سمجھنا کہ وہ تمہاري رنگارنگ کلیوں کو میرے دل کي زمین میں خوشي سے کھلنے دینگے . اور هاں ' یہ بھي سن رکھو

کہ تم جس جس طرح چاہو اُنہیں میرے دل کی زمین میں لگا دیکھو، یہ کمبخت اس زمین کا ست چوس کے اُسے بھی مردہ کرکے چھوڑینگے۔ اِن کی اِس بو ہی سے میرے ہوش اڑے جاتے ہیں؛ سر پھرا جاتا ہے۔ تمہارا سر نہیں معلوم کیسا ہے کہ تم بڑے مزے سے اِس کو اُس میں بھرے پھرتی ہو۔ میں یہ نہیں کہتی کہ تمہارے رگ پٹھے ایسے سخت پتھر سے کیوں ہیں کہ تم ان کو سہار لیتی ہو؛ میں تو بس اتنا کہتی ہوں کہ مجھ سے یہ تمہاری باتیں نہیں سہی جاتیں۔ اور ہاں، وہ تمہارا فرشتہ! اے ذرا میری بیوقوفی دیکھو، میں کس مزے سے تمہارا اعتبار کر بیٹھی تھی۔ اب بھی جو کبھی ابّا کے سامنے ہوتی ہوں، تو اس حماقت کا خیال کرکے مارے شرم کے پسینہ پسینہ ہو جاتی ہوں۔

دایہ

حماقت! اے واہ لڑکی! جیسے ساری عقل خدا نے بس تم ہی میں تو بھر دی ہے۔ اب کیا

کہوں، کاش میں پوری بات کہہ سکتی!

ریشع

تو تمہیں کہنے سے روکتا ھی کون ھے؟ کیوں نہیں کہہ ڈالتی ھو؟ اچھا، میں تم سے یہ پوچھتی ھوں کہ جب تم اپنے دین، مذھب کے بہادروں کی تعریفیں کیا کرتی ھو تو کیا کبھی ایسا بھی ھوا ھے کہ میں نے اُن باتوں کو جی لگا کے نہ سنا ھو؟ یا کبھی ایسا بھی ھوا ھے کہ میں نے اُن کی مصیبتوں کا حال سن کے آنسو نہ بہائے ھوں؟ اتنا ضرور ھے کہ یہ کبھی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے ایسے بہادر ھوتے ھوے اُنھوں نے اپنا ایسا مذھب کیوں رکھا. مگر میرے دل کو اس خیال سے اور بھی تسلی ھوتی ھے کہ خدا کی سچی عبادت یہ نہیں ھے کہ ھم اس کی ماھیت اور صفتوں کے بارے میں طرح طرح کے خیال پکا لیا کریں. میرے ابّا جان نے کتنی دفعہ یہ بات مجھے سمجھائی ھے، اور خود تم نے بھی اکثر اسے صحیح مانا ھے. اچھی دایہ،

پھر یہ کیا بات ہے کہ جو عمارت خود تم نے
اُن کے ساتھ مل کر میرے دل میں بنائی ہے
اب تم اُسے کھود کے پھینک دینا چاہتی ہو؟—
مگر دایہ، ہمیں اپنے دوست کے انتظار کی
گھڑیوں کو ایسی باتوں میں نہیں گزارنا چاہئے۔
میرے لئے تو خیر ٹھیک ہے؛ کیونکہ میرے لئے
تو یہ بڑی بات ہے، مگر معلوم نہیں وہ بھی—
وہ دیکھو، دایہ، کوئی دروازے کی طرف آ رہا ہے؟
یہ تو خدا کرے وہی ہو!

دوسرا سین

ریشع، دایہ اور ٹمپلر

ایک ملازم

[ٹمپلر کو اندر لاتے ہوئے]

یوں تشریف لائیے، نائٹ صاحب!

ریشع

اھا ، یہ تو وھي ھے ، مجھے بچانےوالا !

[ایسا معلوم ھوتا ھے کہ وہ انتھائي اضطراب کے عالم میں گویا تمپلر کے قدموں میں گر ھي پڑیگي .]

تمپلر

اسي نظارے سے بچنے کے لئے تو میں اتني دیر میں آیا . خیر ، پھر بھي —

ریشع

میں تو بس یہ چاھتي ھوں کہ میں اس خود سر آدمي کے قدموں پر گرکے انسان کا شکریہ نہیں بلکہ اپنے خدا ھي کا شکر ادا کروں . اس شخص کو تو شکریہ کي خواھش ھے نہیں ، جیسے اُس گھڑے کو شکریہ کي ضرورت نہ تھي جو آگ بجھانے میں اتنا کام آیا ؛ وہ بچارا خدمت کو حاضر تھا کہ جس کا جي چاھے اُسے بھرے ، جس کا جي چاھے خالي کرے : اُسے کوئي احساس تھوڑا ھي تھا . بس یھي حال اِس شخص کا ھے .

وہ تو یوں ھي اتفاق سے آگ کے شعلوں میں
گُھس گیا تھا اور میں اتفاق سے اس کے ھاتھوں
میں پہنچ گئي تھي. اور یہ بھي اتفاق ھي تھا
کہ جس طرح اُس کي عبا پر آگ کي چنگاریاں
جگہ جگہ پڑي تھیں، اُسي طرح میں بھي اس
کے ھاتھوں میں پڑي رھي، یہاں تک کہ پھر
خدا جانے کس نے اور کس طرح ھم دونوں کو
آگ میں سے دھکیل کے باھر نکال دیا! پھر اب
اس میں شکریہ ھي ادا کرنے کي کیا بات ھے؟
یورپ میں تو لوگ شراب کے نشے میں اکثر اس
سے بھي بڑے بڑے کام کر گزرتے ھیں. خاص کر
ٹمپلر لوگوں کا تو یہ فرض ھي ھے. ھاں، بے
شک اُن کا فرض ھے کہ سکھائے ھوئے کتوں کي
طرح آگ ھو یا پاني سب جگہ گھس جایا کریں
اور چیزیں نکال کے لے آیا کریں.

ٹمپلر

[ریشع کي تقریر کو حیرت اور بےچیني کے ساتھ
سنتے ھوئے]

دایہ، دایہ! اگر کبھي کسي تکلیف کے وقت فکر، پریشاني اور اُلجھن میں میرے منہ سے کوئي ناشکري کي بات بے سوچے سمجھے نکل گئي ہو، تو کیا تمھیں یہ مناسب تھا کہ وہ سب باتیں ریشع سے بیان کر دو؟ دایہ، یہ تو تم نے جیسے مجھ سے کئي بڑي پراني دشمني کا بدلہ لیا. خیر، اب آئندہ سے اتنا کرو کہ جب اس سے میري باتیں کرنے لگو تو ذرا مہرباني کرکے میرا مطلب ذرا نرم الفاظ میں ایسے سمجھایا کرو —

دایہ

میں تو یہي کہونگي کہ اس کے دل میں ان چھوٹے چھوٹے حربوں سے آپ کو تو کچھ نقصان نہیں پہنچا.

ریشع

کیا کہا؟ آپ فکروں میں گھرے رہتے ہیں؟ آپ اپني جان کي طرف سے تو ایسے بے پروا

ھیں، مگر پریشاني ظاھر کرنے میں آپ اتنے
بخل سے کام لیتے ھیں .

تھپلر

کیسي اچھي لڑکي ھے ! میرا آدھا جي اس
وقت کانوں میں ھے اور آدھا آنکھوں میں . — کیا
واقعي یہ وھي لڑکي ھے ؟ نھیں، نھیں : یہ وہ
لڑکي ھوھي نھیں سکتي جسے میں نے آگ سے
بچایا تھا . بھلا یہ کیسے ھو سکتا ھے کہ کوئي
ایسي مجسم جادو لڑکي کو دیکھے اور اُس کو شعلوں
بھري آگ سے نہ نکال لائے ؟ بھلا کس کو تامل
ھو سکتا تھا ؟ ھاں، البتہ — دھشت کے
مارے — صورت بدل بھي جاتي ھے .

[وہ رک کر اُس کي صورت دیکھنے میں محو ھو
جاتا ھے .]

ریشع

مگر مجھے تو آپ وھی نظر آ رھے ھیں جو
اُس وقت تھے .

[تهپلر اُسي طرح محویت کے عالم میں هے. آخر ریشع ، گویا اُسے اس خواب سے هوشیار کرنے کے لئے بلند آواز سے کهتي هے]

هاں . تو نائٹ صاحب ! یه فرمائے کہ آپ اتني دیر کہاں رهے . بلکہ میں تو یه بهی پوچهنا چاهتي هوں کہ اب آپ کہاں هیں ؟

تهپلر

میں شاید وهاں هوں جهاں مجهے نهیں هونا چاهئے .

ریشع

اور شاید آپ وهاں رهے جهاں آپ کو نهیں رهنا چاهئے تها . یه تو کچه ٹهیک نهیں هے .

تهپلر

میں اُس پهاڑ پر تها ، کیا نام هے — طور ؟ هاں ، لوگ اُسے یهي تو کهتے هیں .

ریشع

اچھا ! تو آپ کوہ طور پر تھے ؟ یہ سن کے مجھے بڑي هي خوشي هوئي . اب مجھے ٹھیک ٹھیک معلوم ھو سکیگا کہ یہ بات کہاں تک صحیح ھے کہ —

[کچھ سوچنے لگتي ھے .]

ٹمپلر

ھاں ، کیا بات صحیح ھے ؟ کہ شاید وھاں اب بھي وہ جگہ نظر آتي ھے جہاں تجلي ھوئي تھي اور حضرت موسیٰ نے خدا کو رو در رو دیکھا تھا ؟

ریشع

نہیں یہ بات نہیں : کیونکہ وہ جہاں کہیں بھي کھڑے ھوئے ھونگے اپنے خدا ھي کے حضور میں ھونگے اس کا تو مجھے یقین ھے . نہیں ، بلکہ میں یہ معلوم کرنا چاھتي تھي کہ کیا یہ واقعي سچ ھے کہ اُس پہاڑ پر چڑھنا اتنا مشکل

نہیں ھے جتنا اُترنا مشکل ھے . دیکھئے نہ ' میں بہت سے پہاڑوں پر چڑھ چکي ھوں اور میں نے بالکل اس کا اُلٹا پایا ھے . مگر نائٹ صاحب ' آپ اُدھر کیوں مُڑے جاتے ھیں ' میري طرف کیوں نہیں دیکھتے ؟

تمپلر

یہ اِس لئے کہ میں آپ کي باتیں سننا چاھتا ھوں .

ریشع

جي نہیں ' بلکہ شاید یہ وجہ ھے کہ آپ کو میري بیوقوفي کي باتوں پر ھنسي آتي ھے ؛ اور آپ مجھ سے چھپانا اور چاھتے ھیں . آپ شاید اس واسطے مسکرا رھے ھیں کہ میں نے آپ سے ایسے مقدس پہاڑ کے متعلق اور کوئي بڑي بات کیوں نہ پوچھی . کیوں ' میں ٹھیک کہہ رھي ھوں نہ ؟

تمپلر

یہ بات ھے تو مجھے پھر آپ کي آنکھوں ھي

کي طرف دیکھنا پڑیگا . آپ اپني نگاہ کیوں نیچي کئے لیتي ھیں ؟ یہ مسکراھت کیوں چھپائي جا رھي ھے ؟ جو باتیں آپ کي نگاھوں سے ٹپک رھي ھیں آپ اُنھیں کیوں چھپانا چاھتي ھیں ؟ میں تو آپ کے بشرے سے اُن کي تصدیق کرنا چاھتا ھوں . اُھو ریشع ' ریشع ! ناتن نے مجھ سے سچ کہا تھا کہ " کاش تم اِس لڑکي کو جانتے ھوتے ! "

ریشع

آپ سے یہ کس نے کہا اور کس کے بارے میں کہا ؟

ٹمپلر

آپ کے والد ھي نے کہا تھا " کاش تم اُسے جانتے ھوتے ! " اور آپ ھي کے بارے میں کہا تھا .

دایہ

یہي تو میں بھي اکثر کہا کرتي تھي !

تھپلر

مگر یہ بتائیے کہ آپ کے والد ہیں کہاں ؟ کیا ابھی تک صلاح الدین ہی کے یہاں تخلیہ میں ہیں ؟

ریشع

ہاں ، اور کیا .

تھپلر

کیا ! اب تک وہیں ہیں ؟ ارے ، میں تو بھول ہی گیا تھا . نہیں ، اب وہ وہاں نہیں ہو سکتے . وہ ضرور اُدھر خانقاہ کے پاس میرا انتظار کر رہے ہونگے . ہاں ، یہی تو میرا اُن سے وعدہ تھا . معاف کیجئے ، میں اُنہیں لینے جاتا ہوں .

دایہ

نہیں ، آپ یہ کام میرے اوپر چھوڑ دیجئے . نائب صاحب ، آپ یہیں تھہرئے . میں اُنہیں ابھی لئے آتی ہوں .

تھپلر

نہیں، یہ نہیں ہو سکتا . وہ وہاں میرے انتظار میں ہیں، تمہارے انتظار میں تو نہیں ہیں . علاوہ اس کے، کہیں ایسا نہ ہو کہ — مگر، کیا کہا جا سکتا ہے — کہیں ایسا نہ ہو کہ صلاح الدین کے ہاں — تم لوگ سلطان سے واقف نہیں ہو — وہ کسی مخمصہ میں پھنس گئے ہوں . یقین جانو، کچھ نہ کچھ خطرے کی بات ضرور ہے . پھر میں کیوں نہ جلدی سے اُن کے پاس پہنچوں ؟

ریشع

خطرہ ! کیسا خطرہ ؟

تھپلر

خطرہ، صرف اُنہیں کے لئے نہیں، بلکہ تمہارے لئے بھی اور میرے لئے بھی . بس اب مجھے جلدی سے اُن کے پاس پہنچنا چاہئے .

[چلا جاتا ہے .]

تیسرا سین

ریشع اور دایہ

ریشع

دایہ، آخر یہ ہوا کیا؟ ایک دم سے — یکبارگی! آخر یہ کیا ہوا کہ یوں چل کھڑے ہوئے؟

دایہ

جانے بھی دو. میرے خیال میں تو شگون کچھ برا نہیں ہے.

ریشع

شگون؟ — کس بات کا؟

دایہ

اِس کا کہ کچھ نہ کچھ اندر ہی اندر ہو رہا ہے. اُس کے خون میں کچھ جوش سا پیدا ہو

گیا ھے — اور اُسے ڈر ھے کہ کہیں یہ جوش بہت زیادہ نہ ھو جائے۔ بس اُسے اس کے حال پر چھوڑ دو — معلوم ھوتا ھے اب تمھاري باري ھے.

ریشع

میري باري؟ کیوں دایہ، میرے واسطے تم بھي اُسي کي طرح مجسم پہیلي بني جا رھي ھو.

دایہ

میرا مطلب یہ ھے کہ وہ وقت آ گیا ھے کہ اُس نے جو جو دُکھ تمھیں دیا ھے اب تم اُس سے اُس کا بدلہ لو. مگر دیکھو، بري طرح بدلہ نہ لینا، زیادہ سختي نہ کرنا.

ریشع

خدا جانے کیا بک رھي ھو. کچھ تم ھي اپني باتوں کو سمجھ سکتي ھو.

دایه

مگر یه تو بتاؤ کہ تمھارے دل کو چین آ گیا کہ نہیں ؟

ریشع

ھاں ، کیوں نہیں . شکر ھے خدا کا .

دایه

تو بس اب صاف صاف کہہ ڈالو کہ اُس کے دل کا چین آرام جو اُٹھ گیا ھے تو اُس سے تمھیں خوشي ھو رھي ھے ، اور اُس کي بیقراري سے تمھارے دل میں ٹھنڈک پڑ گئي ھے کہ نہیں .

ریشع

ایسا ھو بھي ، تو میں نہیں جانتي . اتنا میں ضرور مانتي ھوں کہ مجھے خود اس کا سخت تعجب ھے کہ میرے کلیجے میں یه ایک طوفان سا اُٹھا تھا وہ اِس طرح ایک دم سے کیوں دب گیا . اُس کي نگاہ سے ، اُس کي باتوں سے ، اُس کي

ایک ایک حرکت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے — جیسے —

دایہ

جیسے ، تمہارا جي بھر گیا ہو ، آیں ؟

ریشع

نہیں ، جي تو بھلا کیا بھرتا !

دایہ

پھر بھي آزاد کي وہ بیتابي نہیں رہي .

ریشع

تم یوں کہلوانا چاہتي ہو تو خیر یوں ہي سہي ، بس .

دایہ

نہیں ، میں تو نہیں چاہتي .

ریشع

تم چاہے کچھ کہو ، مجھے تو وہ ہمیشہ ہي پیارا لگیگا ، جان سے بھي زیادہ پیارا . ہاں ، یہ ضرور صحیح ہے کہ پہلے کي طرح اب نہ تو اُس کا نام سنتے ہي میري نبض پھڑکتي ہے اور نہ اُس

کے خیال سے دل تڑپتا ھے . — مگر اِس بک بک سے فائدہ کیا ھے؟ آؤ دایہ ' آؤ . پھر وھیں کھڑکی میں چلیں ' جہاں سے کھجوریں نظر آتي ھیں .

دایہ

پھر تو ضرور یہي بات ھے کہ تمہارا جي ابھي پوری طرح نہیں بھرا .

ریشع

نہیں اب میں پھر ایک بار اُن کھجور کے درختوں کو دیکھنا چاھتي ھوں ' یہ نہیں کہ وھاں جاکے اُسے ڈھونڈونگي .

دایہ

تمہیں پھر یہ سردي کا دورہ ھوا . اب دیکھ لینا اِس کے بعد پھر بخار چڑھیگا .

ریشع

سردي کیسي ؟ آخر اِس میں کیا بری بات ھے کہ جس چیز کو میں ٹھنڈے دل سے دیکھ سکتي ھوں اُسے دیکھ کے اپنا جي خوش کرلوں .

چوتھا سین

سلطان کے محل میں درباری کمرہ .

صلاح‌الدین اور ستہ

صلاح الدین

[ایک خادم سے .]

یہودی جوں ہی آئے یہاں لے آؤ .

[ستہ سے]

معلوم ہوتا ہے اُسے یہاں آنے کی کچھ جلدی نہیں ہے .

ستہ

شاید وہ اُس وقت وہاں نہیں تھا ' اِس لئے نہیں ملا .

صلاح الدین

بہن ! بہن !

ستہ

بھائي ، ایسا معلوم ھوتا ھے جیسے آپ جنگ کو جا رھے ھیں .

صلاح الدین

ھاں ، کیوں نہیں : اور ایسے ھتھیار لے کے جا رھا ھوں جنھیں آج تک کبھي نہیں برتا . اب مجھے بھیس بدلنا ، رعب جمانا اور جال بچھا کے بیٹھنا پڑیگا . بھلا تم ھي بتاؤ ، پہلے بھي مجھ سے کبھي ایسا ھوا ھے ؟ کبھي میں نے ایسا کرنا سیکھا تھا ؟ لیکن اب کرنا ھي پڑیگا . اور کس لئے ؟ مال و زر کي مچھلیاں پکڑنے کے لئے ، ایک یہودي سے ڈرا دھمکا کے روپیہ وصول کرنے کے لئے . آہ ، صلاح الدین کي اب یہ گت ھو گئي ؟ وہ ایسي ایسي کمینہ حرکتوں پر اُتر آیا ھے ؟ اور یہ سب صرف اس لئے کہ ایک ذرا سي ، حقیر سي چیز مل جائے !

ستہ

لیکن حقیر چیزیں بھي ایسي ھوتي ھیں کہ

اگر اُنھیں حقیر سمجھتے رھو تو وہ ایک دم سے
آ دبوچتي ھیں اور پوري طرح بدلہ لیتي ھیں .

صلاح الدین

آہ ، یہ سچ ھے — اور کیا عجب ھے کہ یہ
یہودي واقع میں ویسا ھي نیک نفس اور عقلمند
ھو جیسا حافي اُسے کہتا ھے .

ستہ

ایسا ھي ھے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کي
مشکلوں کا خاتمہ ھوگیا . ایک نیک نفس اور
عقلمند یہودي کے لئے جال کي ضرورت نہیں
ھے ؛ وہ تو کسي حریص ، بخیل اور خطرناک
یہودي کے لئے چاھئے . یہ بیچارہ تو بغیر جال
پھندے کے ھی ھمارا ھے ؛ اور جب ھم یہ جانتے
ھوئے اس کی باتیں سنیں اور دیکھینگے کہ وہ کس
کس طرح ان پھندوں کو توڑ کے پھینک دیتا اور
کیسي ھوشیاري اور چالاکی سے اپنے آپ کو اس اندر
جال سے نکال لے جاتا ھے ، تب تو اور بھي لطف
آ ئیگا .

صلاح الدین

سچ ہے . مجھے اس خیال ہی سے خوشی ہوتی ہے . اچھا ، دیکھو کیا ہوتا ہے .

ستہ

اب تو آپ کو فکر نہیں کرنا چائیے . اگر وہ بھی معمولی آدمیوں کي طرح کا ہو ، اگر وہ بھی اور یہودیوں کي سی حرکتیں کرے ، تب تو بھائی جان آپ کو بھي یہ سمجھ لینا چاهئے کہ وہ بھي آپ کو اور سب انسانوں طرح کا انسان هي سمجھتا ہے . بلکہ اگر آپ نے اُس کے ساتھہ اور بھي زیادہ بھلائي کي باتیں کیں ، تو وہ آپ کو بیوقوف سمجھیگا ، ہاں !

صلاح الدین

تو کیا اس کے یہ معنی هیں کہ میں اس کے ساتھ بدی سے پیش آؤں تاکہ وہ بد آدمی مجھے بد نہ سمجھے ؟

ستّہ

اگر آپ کے نزدیک جیسے کے ساتھ تیسا بن جانا بدي ھے، تو بے شک بدی ھي سے پیش آنا چاھئے.

صلاح الدین

عورت بھی عجب چیز ھے. وہ اپنی ھر بات کو جائز ثابت کرنے کے لئے کوئي نہ کوئي بہانہ ضرور نکال لیتی ھے!

ستّہ

بہانے کي بھي خوب کہی!

صلاح الدین

بہن، سچي بات ھے، مجھے تو ڈر ھی معلوم ھو رھا ھے کہ یہ نازک سي تدبیر میرے ان گھڑ ھاتھوں میں آکے ٹوٹ نہ جائے. ایسے کام کرنے کے لئے تو بڑي چالاکي اور صفائي کي ضرورت ھے. خیر، یوں ھي سہي — جیسا مجھ سے ناچتے

بنیگا ناچونگا ؛ اور اگر مجھ سے نہ بن پڑا ، تو مجھے
افسوس نہ ہوگا بلکہ خوشي ہوگي .

ستہ

اب اتنی بھي آپ اپنے اوپر بے اعتباري نہ کیجئے .
اچھا ، میں اس بات کي ضمانت لیتي ہوں کہ آپ
کہ آپ اس کام کو آساني سے کرینگے ، بشرطیکہ
آپ کرنا چاہیں . کیا مزے کي بات ہے کہ آپ سے
مرد ہم عورتوں کو آپ کي طرح یہ یقین دلانا چاہتے
ہیں کہ اُن کے سارے کام صرف تلوار کي مدد ہي
سے انجام پاتے ہیں . اصل میں بات یہ ہے کہ
شیر کو مکار لومڑي کے ساتھ شکار کھیلتے ہوئے شرم
آتي ہے — مگر یہ شرم بھي حیلہ سے نہیں ہے ،
بلکہ لومڑي سے ہے .

صلاح الدین

مگر عورتیں بھي تو یہ چاہتي ہیں کہ مرد
گرتے گرتے عورتوں کے درجے کو پہنچ جائیں !
اچھا ستہ ، اب تم جاؤ . میں سمجھتا ہوں کہ
مجھے اپنا سبق خوب یاد ہے .

ستّہ

کیا ؟ میں جاؤں ؟

صلاح الدین

مگر تم یہاں رہ بھي تو نہیں سکتیں .

ستّہ

خیر ، اگر یہاں نہیں ، تو برابر کے کمرے میں
تو ضرور رھونگي .

صلاح الدین

ھماري باتیں سننے کو ؟ نہیں بہن ، جو تم
چاھتي ھو کہ میں کامیاب ھوں ، تو چلي جاؤ .
جاؤ بھي ، جاؤ . وہ دیکھو پردہ ھل رھا ھے ،
وہ آ ھي گیا سمجھو . دیکھو خبردار ! یہاں
ھرگز نہ رھنا . میں دیکھ رھا ھوں .

[جوں ھي ایک دروازے سے ستّہ اندر جاتي ھے ،
دوسرے دروازے سے ناتن داخل ھوتا ھے .
صلاح الدین سنبھل کے بیٹھ جاتا ھے .]

پانچواں سین

صلاح الدین اور ناتن

صلاح الدین

آؤ بھئی یہودی ! ذرا اور اِدھر کو آ جاؤ ، میرے پاس کو . ڈرو مت .

ناتن

ڈریں آپ کے دشمن .

صلاح الدین

تمہارا نام ناتن ھے ؟

ناتن

جی ھاں .

صلاح الدین

دانشمند ناتن ، آپیں ؟

ناتن

جي نهيں .

صلاح الدين

خير، تم نه کهو، لوگ تو کهتے هي هيں .

ناتن

لوگ ؟ ممکن هے .

صلاح الدين

تو کيا تم سمجهتے هو کہ ميں زبان خلق کو ايسا ذليل سمجهتا هوں ؟ مجهے مدت سے خواهش تهي کہ ميں اُس کو ديکهوں جسے لوگ دانشمند کهتے هيں .

ناتن

لوگ يوں هي مذاق اُڑانے کے لئے کہه ديں تو کيا هوتا هے : اُن کے نزديک تو دانشمند کے معني چالاک کے هيں — اور چالاک بهي وہ هے کہ جو اپنے نفع کو خوب سمجهتا هو .

صلاح الدین

یعني اپنے حقیقي فائدے کو، آیں ؟

ناتن

جو ایسا هي هو تو کیا کهنا ! پهر تو آدمي جتنا زیادہ خود غرض هو، اُتنا هي چالاک بهي هوگا . اور اس لحاظ سے دانشمند اور چالاک کے ایک هي معني هونگے .

صلاح الدین

مگر تمهاري ان باتوں سے تو پهر وهي ثابت هوتا هے جس کي تم تردید کرنا چاهتے هو . انسان کا حقیقي فائدہ، جو لوگوں سے پوشیدہ رهتا هے، تم پر کُهلا هوا هے . یا کم سے کم اتنا تو ضرور هے کہ تم اُسے معلوم کرنے کي کوشش کرتے هو، اور اُس پر اچهي طرح غور بهي کر چکے هو . ایسي سے تو آدمي کي دانشمندي ثابت هوتي هے .

ناتن

اپنے تئیں سب ھي دانشمند سمجھتے ھیں ۔

صلاح الدین

بس اب اس انکسار کو رہنے دو — جس شخص سے یہ توقع ھو کہ وہ صاف صاف عقل کي باتیں کریگا ، اگر وہ بار بار انکسار کرے ، تو طبیعت کو کچھ نفرت سي ھوتي ھے ۔

[مستعد ھوکے بیٹھ جاتا ھے ۔]

خیر ، اب کام کي بات کرنی چاھئے ۔ مگر ، دیکھو بھئي یہودي ، جو بات کرنی ھو صاف صاف کرنا : لگي لپٹي مت رکھنا !

ناتن

آپ یقین فرمائیں کہ میں آپ کي اس طرح خدمت کرونگا کہ آئندہ بھی آپ میرے گاھک رھیں ۔

صلاح الدین

وہ کیسے ؟

ناتن

وہ ایسے کہ میں اپنا بہترین مال آپ کی نظر کرونگا ، اور وہ بھی بہت ہی واجبی قیمت پر .

صلاح الدین

یہ تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو ؟ اپنے مال کا ذکر تو نہیں کر رہے ہو ؟ — اس کا مول تول کرنا ہوگا تو وہ میری بہن کرینگی .

[اپنے دل میں]

اگر ستہ یہیں کھڑی ہے تو سن کے خوش تو ہو لیگی .

[ناتن کے]

لیکن مجھے تمہاری سوداگری سے کوئی غرض نہیں ہے .

ناتن

تو شاید آپ مجھ سے یہ دریافت فرماتے ھیں
کہ میں نے اپنے سفر وغیرہ میں آپ کے دشمنوں
کي کیا کیا نقل و حرکت دیکھي بھالي ھے؟ تو
جناب صاف بات تو یہ ھے کہ —

صلاح الدین

مجھے اس معاملہ میں تم سے کوئي سروکار
نہیں ھے۔ اِن باتوں کا مجھے خوب علم ھے۔

ناتن

تو، پھر جو حکم ھو۔

صلاح الدین

وہ تو کچھ اور ھي چیز ھے، اور بڑي دور
کي چیز ھے، جس کے متعلق مجھے تمھاري
تعلیم کي ضرورت ھے۔ — اچھا، تم تو اتنے عقلمند
آدمي ھو، مجھے یہ بتاؤ کہ تمھارے خیال میں
انسان کا کون سا مذھب، کون سا دین سب سے
زیادہ سچا اور اچھا ھے؟

ناتن

جناب ، میں یہودي هوں ۰

صلاح الدین

اور مین مسلم هوں ؛ اور هم دونوں کے بیچ میں عیسائي لوگ هیں ۰ اچھا ، تو اِن تینوں میں سے صرف ایک دین سچا هوسکتا هے ۰ تم جیسا آدمي ایسے مذهب پر جم کر نہیں رہ سکتا جو اُسے محض پیدائش سے یا اتفاق سے مل گیا هو ؛ اور اگر ایسا شخص اس مذهب پر قائم رهیگا بھي ، تو اُس سے پورا پورا اطمینان اور تمام عقلي دلائل اور اسباب پر غور کرلینے کے بعد هي رهیگا ۰ — تو ، اب بتاؤ تمہارا کیا خیال هے اور کیوں هے ؟ میں اس لئے اور بھي سننا چاهتا هوں کہ مجھے خود کبھي اِن باتوں پر غور کرنے کا موقع نہیں ملتا ۰ میں یہ معلوم کرنا چاهتا هوں کہ تم جو اپنے عقیدہ پر قائم هو تو اُس کے لئے کیا دلیل هے ۰ ظاهر هے کہ یہ گفتگو پوشیدہ رهیگي ۰

اور اگر ھو سکا تو میں تمہارا عقیدہ اختیار کر لونگا ۔ — ناتن، تم چونکتے کیوں ھو؟ مجھے اِس طرح جستجو کی نگاہ سے کیوں دیکھتے ھو؟ — ممکن ھے کہ اب سے پہلے کسی اور سلطان کو ایسا خیال نہ آیا ھو، مگر اِس خیال کو راہ دینا بھی تو کسی سلطان کی شان کے خلاف نہیں ھے۔ ھاں، اب بولو۔ یا اگر تمہیں سوچنے کے لئے کچھ وقفہ کی ضرورت ھو، تو میں تمہیں وقت بھی دیتا ھوں، سمجھے؟ —

[اپنے دل میں]

نہ معلوم سِتہ بھی سن رھی ھے کہ نہیں۔ ذرا چلوں تو سہی۔ دیکھوں تو وہ کیا کہتی ھے کہ میں کہاں تک اپنے فرض کے ادا کرنے میں کامیاب ھو سکا۔ —

[ناتن سے]

اچھا ناتن، اب تم اس مسئلہ پر غور کرو، میں ابھی تھوڑی دیر میں آتا ھوں۔

[اُسی کمرہ میں جاتا ھے جہاں سِتہ گئی تھی۔]

چھٹا سین

ناتن تنہا

ناتن

واہ ، کیا مزے کی بات ہے ! آخر یہ ماجرا کیا ہے ؟ وہ چاہتا کیا ہے ؟ میں تو سمجھا تھا وہ روپئے کی فکر میں ہے . مگر اب معلوم ہوا کہ وہ حق کی تلاش میں ہے : اور وہ بھی نقد اور کھرا ، گویا حق بھی کوئی سکہ ہے . اگر وہ کسی پرانے سکے کی تلاش میں ہوتا ، جو تولا جاسکتا ؛ تب بھی خیر ایک بات تھی . مگر وہ تو نیا سکہ چاہتا ہے ، جو ابھی ٹکسال سے بنا ہوا چلا آتا ہو اور "کھن" سے گِن دیا جاسکے . — نہ ، یہ نہیں ہو سکتا ! بھلا حق بھی کوئی ایسی چیز ہے کہ اُسے لوگوں کے دماغ میں اسی طرح بھرا جاسکے جس طرح تھیلی میں روپیہ رکھا جاتا ہے ؟ اب بتاؤ یہودی کون ہے ؛ وہ یا میں ؟ مگر ہاں ، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اُسے

اصل میں حق کی تلاش نہ ہو، بلکہ صرف میرے
پھنسانے کے لئے اُس نے یہ جال بنایا ہو! مگر اتنے
بڑے آدمی کے لئے یہ چھوٹی سی بات ہے -- بڑی
چھوٹی! بڑے آدمیوں کے لئے کون سی بات چھوٹی
ہوتی ہے؟ پھر مزہ یہ ہے کہ اُس نے ایسی صفائی
سے اور یکبارگی یہ سوال کیا جیسے کوئی بے دھڑک
کسی کے گھر میں گھس جائے. جو دوست بن کے
آتا ہے، وہ دستک دیتا ہے، اجازت کا انتظار کرتا
ہے. مجھے بہت احتیاط کرنی چاہئے. مگر یہ
ہو کیسے؟ میں اس وقت متعصب یہودی تو بن نہیں
سکتا؛ اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ بالکل سرے سے
یہودیت کا جامہ ہی اُتار دوں: کیونکہ اگر میں
یہودی نہ بنا تو وہ یہ نہ کہیگا کہ تم مسلمان
کیوں نہیں ہو جاتے؟ -- اہا، اب سوجھی! ہاں
بس یہی تدبیر ٹھیک ہے -- کہانیوں سے صرف بچے
ہی نہیں بہلا کرتے! -- اچھا آنے دو اُسے.

ساتواں سین

صلاح الدین اور ناتن

صلاح الدین

[دل میں]

یہاں تو میدان صاف تھا .

[ناتن سے]

میں سمجھتا ہوں کہ میں بہت جلدي واپس نہیں آیا . تم اب تک ضرور کچھہ سوچ چکے ہوگے . — ہاں ' تو کس نتیجہ پر پہنچے ؟ جو کچھہ کہنا ہو کہ ڈالو ' یہاں کوئي اور سننے والا نہیں ہے .

ناتن

میں تو چاہتا ہوں کہ ساري دنیا ہماري باتیں سُنے !

صلاح الدین

تو ناتن کو اپنی بات کا اِس قدر پختہ یقین ھے؟ ایسے ھی آدمی کو تو میں دانشمند سمجھتا ھوں — جو حق کے اظہار میں کبھی پس و پیش نہ کرے، اُس کی راہ میں اپنی کسی چیز کو دریغ نہ رکھے، اور دھن دولت تو کیا اُس کے لئے جان تک دینے کو تیار رھے.

ناتن

بے شک ؛ جب ضرورت ھو، یا جب اُس سے فائدہ ھو.

صلاح الدین

میں سمجھتا ھوں کہ آج سے مجھے اس بات کا حق حاصل ھو جائیگا کہ میں اپنے آپ کو "صلاح الدین والملۃ" اور اسم با مسمی سمجھوں.

ناتن

اِس میں کیا شک ھے کہ یہ نہایت عمدہ اور

عزیز نام ھے . مگر جناب ، میں اپنا خیال بیان کرنے سے پہلے ایک چھوتي سي کہانی کہنے کي اجازت چاھتا ھوں .

صلاح الدین

ھاں ، کیوں نہیں . مجھے ھمیشہ سے کہانیوں کا شوق ھے ، بشرطیکہ کوئي اچھي طرح بیان کرے .

ناتن

خیر ، میں اچھي طرح تو بھلا کیا کہ سکتا ھوں .

صلاح الدین

پھر وُھي تسھارا غرور چلا ، پھر وھی بناوتي انکسار . -- اچھا ، کہو ، کہو .

ناتن

اچھا ، تو کہاني یہ ھے ، کہ اب سے بہت پہلے ، نہایت قدیم زمانے میں ، مشرق زمین میں ایک شخص تھا . اُس کے کسي محبوب نے ایک انمول

انگوٹھی اُسے نذر کی تھی، جس میں اوپل کا نگینہ جَڑا ہوا تھا، اور اُس میں بیسیوں طرح کے دلکش رنگ جھلکتے تھے. اُس نگینہ کی ایک خاصیت یہ تھی کہ جو کوئی پورے اعتقاد کے ساتھ اُس انگوٹھی کو پہن لیتا تھا وہ خُدا اور بندہ، دونوں کا، پیارا ہو جاتا تھا. اس وجہ سے وہ شخص اُس انگوٹھی کو بہت عزیز رکھتا تھا، اور کسی وقت بھی انگلی میں سے اُتار کے نہیں رکھتا تھا. بلکہ اُس نے یہاں تک عہد کر رکھا تھا کہ وہ انگوٹھی ہمیشہ ہمیشہ اُس کے خاندان ہی میں رهیگی. چنانچہ مرتے وقت اُس نے اُس انگوٹھی کو اپنے سب سے عزیز بیٹے کو دے کے، وصیت کی کہ وہ بھی اسی طرح مرتے وقت اپنے سب سے پیارے بیٹے کو دیتا جائے؛ اور یہ قاعدہ بنا دیا کہ بلا لحاظ اس کے کہ خاندان میں سب سے زیادہ عمر والا کون ہے، وہی شخص کُل خاندان کا بزرگ سمجھا جائے جس کے پاس وہ انگوٹھی ہو. سمجھے آپ؟

صلاح الدین

ہاں ہاں، پھر کیا ہوا ؟

ناتن

غرض یہ کہ، وہ انگوٹھي اسي طرح باپ سے بیٹے کو ملتي رہي. آخرکار ایک باپ کے تین بیٹے ہوئے. تینوں اپنے باپ سے تابعدار تھے، اور اس لئے باپ کو بھي تینوں برابر برابر عزیز تھے. جب کبھي اُن میں سے کوئي سے دو بیٹے کہیں چلے جاتے تھے اور صرف ایک ہي باپ کے پاس موجود اور اس کا محرم راز ہوتا، تو باپ کو یہي خیال ہوتا تھا کہ صرف وہي لڑکا انگوٹھي پانے کا حقدار ہے. نتیجہ یہ ہوا کہ محبت بھرے باپ نے ہر ایک بیٹے سے انگوٹھي دینے وعدہ کر لیا. بہت سا عرصہ یوں ہي گزر گیا. ہوتے ہوتے، باپ کي مَوت کا وقت آیا. انگوٹھي کا خیال کرکے اُسے بڑي الجھن ہوتي تھي کہ آخر کسے دوں کسے نہ دوں ؟ ایک کو دیتا ہوں تو دوسرے دونوں سے بھي تو وعدہ کر رکھا ہے ان کو کیسا ملال

هوگا ؟ آخر ، حضور ، اُس نے یہ تدبیر نکالي کہ ایک بڑے صاحب کمال سنار کو بلایا ، اور اُسے وہ انگوٹھي دکھا کے خفیہ طور پر کہا کہ " چاهے کتنی هي لاگت آئے ، تم مجھے بالکل ایسي هی دو اور انگوٹھیاں بنا کے لا دو " غرض یہ کہ سنار بالکل ویسي هي دو انگوٹھیاں اور بنا لایا . اب جو باپ ان انگوٹھیوں کو دیکھتا هے ، تو خود اُسے بھي تمیز نهیں هوتي کہ اصلی کون سی هے ، اور نقلی کون سي . مرتے وقت اُس نے بڑي خوشي سے هر ایک بیٹے کو الگ الگ اپنے پاس بلایا ، اور دعائیں دے دے کے هر ایک کو ایک ایک انگوٹھي دے دي ، اور مر گیا . آپ سُن رهے هیں نہ ؟

صلاح الدین

[اُکتا کے ایک طرف کو دیکھتے هوئے]

هاں هاں ، میں خوب سُن رها هوں . بس اب ختم کرو کسي طرح .

ناتن

بس اب ختم هي سمجھئے. وہ تو ظاهر هي هے کہ پھر کیا هوا هوگا. باپ کي آنکھیں بند هوتے هي هر ایک بیٹا اپني اپني انگوٹھي کے برتے پر اپنے خاندان کي سرپرستي اور بزرگي کا دعویدار هوا. پھر تو خوب چھان بین هوئي، خوب هي تُو تُو مَیں مَیں هوئی، بڑا جھگڑا پڑا. مگر سب بیکار — کیونکہ یہ کسي طرح معلوم هي نهیں هو سکتا تھا کہ اصلي انگوٹھي کون سي هے —

[ذرا رک کر، سلطان کو غور سے دیکھتے هوئے]

بالکل اسي طرح هم بھی اس وقت یہ فیصلہ نهیں کر سکتے کہ سچا دین کون سا هے.

صلاح الدین

ناتن. تم نے میرے سوال کا یہ جواب دیا هے ؟

ناتن

جي نهیں؛ یہ قصہ تو میں نے صرف ایک

عذر کے طور پر بیان کیا ھے . اب حضور ھي فرمائیں کہ میں ان انگوتھیوں میں کیسے تمیز کر سکتا ھوں جن کو باپ نے جان بوجھ کے ایسا بنوایا تھا کہ اُن میں تمیز نہ ھو سکے !

صلاح الدین

انگوتھیا ؟ خوب ! میں ایسي باتوں سے نہیں بہل سکتا . میرا خیال تو یہ تھا کہ میں نے جن تین دینوں کا نام لیا تھا ، اُن میں تمیز کرنا آسان ھے ، کیونکہ ان کے ماننےوالوں کے لباس اور کھانے پینے کے طریقے تک میں فرق ھے .

ناتن

لیکن ان کي دلیلوں میں تو کوئي اصولي فرق نہیں ھے . یہ سب لوگ دلیل کے لئے تاریخ کو پیش کرتے ھیں ، خواہ وہ تاریخ زباني روایتوں کي صورت میں ھو یا تحریري ھو . مگر تاریخ کي بنیاد عقیدے اور اعتبار پر ھے . اب سوال یہ پیدا ھوتا ھے کہ اعتبار سب سے زیادہ

کس کا ہونا چاہئے ؟ ظاہر ہے کہ ہم اپنے ہي مذہب والوں کا اعتبار کرینگے ، جن کا خون ہماري رگوں میں ہے ، جنھوں نے ہمارے بچپن سے آج تک ہم سے محبت کی ہے ، جنھوں نے ہمیں کبھي دھوکا نہیں دیا — سوا اُن وقتوں کے جب ہمارے لئے شاید بہ نسبت سچي بات کے دھوکا ھي زیادہ مفید تھا . آپ کو اپنے باپ دادا پر جتنا اعتبار ہے ، مجھے بھي تو اپنے باپ دادا پر اتنا ھي بھروسہ ہے . کیا میں آپ سے یہ درخواست کر سکتا ہوں کہ آپ میرے باپ دادا کي بات کو حق تسلم کرکے اپنے بزرگوں کے قول اور خیال کو غلط قرار دیں ؟ یا ، کیا آپ مجھ سے ایسا فرما سکتے ہیں ؟ — پھر یہي صورت عیسائیوں کے ساتھ سمجھ لیجئے . اب فرمائے کیا ارشاد ہے ؟

صلاح الدین

[دل میں]

قسم ہے خدائے حيّ و قیوم کي ، یہ شخص

سچ کہتا ھے. اب مجھے خاموش ھی رھنا چاھئے.

ناتن

اب میں پھر انگھوٹھیوں کي کہاني کي طرف آتا ھوں. تو، جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا، بیٹوں میں جھگڑا ھو گیا. سب نے ایک دوسرے کے خلاف عدالت میں چارہ‌جوئی کي. ھر ایک نے جج کے سامنے یہي کہا کہ مجھے یہ انگوٹھي براہ راست باپ کے ھاتھ سے ملي ھے" — اور سچ بھی یہي تھا — "اور وہ بھي اس طرح کہ باپ نے مجھ سے مدت سے وعدہ کر رکھا تھا کہ انگوٹھي مجھ ھي کو دي جائیگي" — اور یہ بات بھي صحیح تھي. ھر ایک بیٹا یہي کہتا تھا کہ باپ نے مجھے ھرگز دھوکا نہیں دیا: ایسا محبت کرنےوالا باپ ایسا نہیں کر سکتا؛ اور گو مجھے اچھا نہیں معلوم ھوتا کہ میں دوسرے بھائیوں پر الزام لگاؤں، مگر کہنا یہي پڑتا ھے کہ وہ دونوں ضرور مجرم ھیں اور آج میں اُن کا بھید کھول کے اُن سے بدلہ لے کے چھوڑونگا!

صلاح الدین

اچھا پھر، جج نے کیا کہا؟ میں سننا چاھتا ھوں کہ تم جج کے منہ سے اب کیا کہلواؤگے۔ ھاں، پھر؟

ناتن

جج نے فیصلہ سناتے ھوئے کہا کہ "تم لوگ جاؤ اور اپنے باپ کو لاکے عدالت میں پیش کرو، ورنہ میں تمہارا مقدمہ خارج کرتا ھوں. آخر تم لوگ کیا سمجھتے ھو کہ میں یہاں بیٹھہ کے تمہارے یہ معمّے حل کیا کرونگا؟ — یا شاید تم لوگوں کو انتظار ھوگا کہ اصلی انگوٹھی خود بخود اپنی اصلیت کی گواھی دیگی. مگر ذرا ٹھہرو. — تمہارا بیان ھے کہ اصلی انگوٹھی میں یہ جادو ھے کہ اُس کا استعمال کرنےوالا اور سب سے زیادہ خدا اور اُس کے بندوں کا محبوب ھو جاتا ھے. اب اسی پر فیصلہ آ کے ٹھہرتا ھے کہ نقلی انگوٹھیوں میں یہ طاقت نہیں ھو سکتی — تو اب بتاؤ کہ تم تینوں میں سے وہ کون سا شخص

ہے جسے باقی دونوں بہت زیادہ عزیز رکھتے ہیں ؟ — کیوں ، جواب کیوں نہیں دیتے ؟ — یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہاري انگوٹھیاں اندر اندر اثر کرتي ہیں ، باہر نہیں : کیونکہ تم میں سے ہر شخص صرف اپنا ہی عاشق معلوم ہوتا ہے . اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم تینوں کو دھوکا دیا گیا ہے ، اور تم خود بھي دھوکہ باز ہو ، اور تینوں انگوٹھیاں جھوٹي ہیں . — غالباً ، واقعہ یہ ہے کہ اصلي انگوٹھی گم گئی ہے اور اِس بات کو چھپانے اور اُس کي جگہ دوسري تیار کر دینے کي غرض سے تمہارے باپ نے یہ تینوں انگوٹھیاں بنوائي تھیں . "

صلاح الدین

شاباش ، شاباش !

ناتن

اس کے بعد جج نے کہا : " میں تو فیصلہ کر چکا . لیکن شاید تم لوگوں کو میرا مشورہ

میرے فیصلے سے زیادہ ناپسند ہوگا. ایسا ہے تو
اب تم لوگ جاؤ. مگر میں تم کو یہ نصیحت
کرتا ہوں کہ اس وقت مقدمہ کی جو صورت
ہے اُسے اُسی طرح قبول کر لو. اگر یہ واقعی صحیح
ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو تمہارے باپ ہی
نے انگوٹھی دی ہے، تو تم میں سے ہر ایک کو
یہی سمجھنا چاہئے کہ اُسی کی انگوٹھی سچی
اور اصلی ہے. ممکن ہے تمہارے باپ نے یہ کام
اسی لئے کیا ہو کہ اُس کی اولاد میں آگے یہ
بیجا رعایت ختم ہو جائے کہ صرف ایک ہی
شخص کو وہ خاص انگوٹھی دی جائے. یہ تو
تم خوب یقین رکھو کہ اُسے تم سب سے محبت
تھی اور سب سے یکساں محبت تھی: اور اسی
وجہ سے اُس نے یہ پسند نہیں کیا کہ صرف
ایک بیٹے سے رعایت کر کے باقی دونوں کو رنجیدہ
کر دے. اب تم لوگوں کو یہ کرنا چاہئے کہ
محبت میں ہر ایک دوسرے سے بڑھ جائے،
اور وہ محبت بھی ایسی ہو کہ اُس میں کسی

طرح کے تعصب یا فرقہ بندی کا گمان بھی نہ
ہو. تم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی
چاھئے کہ اپنی انگوٹھی کی صفتوں کو صحیح
ثابت کرکے دکھائے. ہر ایک کو چاھئے کہ وہ
نیک نفسی، انکسار، تحمل اور صحیح فیاضی
سے کام لے، اور خدا کی مرضی پر شاکر رھے' —
اور اب سے بہت دور، کہیں ھزارھا سال کے بعد،
جب تمھاری اولاد کی اولاد پھر اِس عدالت کے
سامنے حاضر آ کے کسی مجھ سے زیادہ عقلمند جج
کے حضور میں اصلی انگوٹھی کی صفتوں کی
شہادت دیگی، تب وہ جج اپنا فیصلہ سنائیگا. —
اچھا، اب جاؤ." — تو حضور، اُس نیک مزاج
جج نے یہ تقریر کی تھی.

صلاح الدین

اللہ! اللہ!

ناتن

سلطان صلاح الدین! اگر وہ زیادہ عقلمند جج،
جس کا وعدہ کیا گیا ھے، آپ ھی ھیں —

صلاح الدین

[آگے بڑھ کر اور ناتن کا ھاتھ پکڑ کر]

نہیں، میں، تو خاک ھوں، ذرۂ بےمقدار ھوں ۔
یا اللہ !

ناتن

آیں ! یہ آپ کا کیا حال ھے ؟

صلاح الدین

نہیں، ناتن ! اُس جج کے آنے کے ھزارھا سال
ابھي نہیں گزرے : اور نہ صلاح الدین اُس کُرسي
عدالت کے قابل ھے ۔ اچھا، بس اب جاؤ ۔ لیکن
مجھ سے دوستي قائم رکھنا ۔

ناتن

تو آپ مجھ سے بس یہي فرماتے تھے یا
کچھ اور ؟

صلاح الدین

نہیں، اور کچھ نہیں ۔

ناتن

اور کچھ بھي نہیں ؟

صلاح الدین

نہیں، کچھ نہیں. مگر تم کیوں پوچھتے ہو ؟

ناتن

میں اِس امید سے حاضر ہوا تھا کہ مجھے آپ کي خدمت میں ایک خاص معروضہ پیش کرنے کا موقع مل جائیگا.

صلاح الدین

موقع ملنے کا کیا ذکر ھے؛ کہو کیا چاھتے ہو؟

ناتن

میں ابھي ایک بڑے دور کے سفر سے واپس آ رہا ہوں. اس عرصہ میں میں نے اپنے بہت سے قرض واپس لئے ھیں، اور اب میرے پاس بہت سا نقد روپیہ موجود ھے. اب پھر نازک وقت آ رہا ھے،

اور میري سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اپنے مال کي حفاظت کیونکر کروں . اس لئے مجھے خیال ہوا کہ بہت ممکن ہے کہ آپ — کیونکہ جب جنگ بالکل دروازے پر آ کھڑي ہوتي ہے ' تو روپے کي ضرورت ہوتي ہي ہے — میرا خیال تھا کہ شاید آپ میرے مال و زر میں سے کچھ استعمال فرما سکینگے .

صلاح الدین

[ناتن کو غور سے دیکھتے ہوئے]

ناتن ' میں یہ نہیں دریافت کرنا چاھتا کہ تمہیں حافي نے بتایا ہے ' یا خود تم ھي کو کچھ ایسا شبہہ ہوا ہے کہ تم اپني مرضي سے اپنا روپیہ پیش کر رہے ہو —

ناتن

شبہہ کیسا ' حضور ؟

صلاح الدین

نہیں ' میں اسي قابل ہوں . ناتن ' مجھے

معاف کرنا — اب چھپانے سے کیا حاصل ہے ؟ — سچ یوں ہے کہ میں ابھی اس بات پر آنے والا تھا کہ —

ناتن

کیا آپ بھی مجھ سے یہی فرماتے تھے ؟

صلاح الدین

ہاں ، بس یہی کہنے والا تھا .

ناتن

تب تو ہم دونوں کا کام بن گیا . لیکن حضور ، اگر میں آپ کو اپنا تمام روپیہ نہ بھیج سکوں ، تو اس کا سبب وہ نوجوان تمپلر ہوگا . میرا خیال ہے کہ حضور اُس سے واقف ہیں . مجھے اُس کا ایک بڑا قرضہ اُتارنا ہے .

صلاح الدین

تمپلر ! — یہ کیا ؟ کیا تم میرے بدترین دشمنوں کو بھی اپنے مال و زر سے مدد دو گے ؟

ناتن

جي نہیں، میں تو صرف اُس تمپلر کا ذکر کر رہا ھوں جس کي حضور نے جان بخشي کي تھي.

صلاح الدین

ارے، یہ تم نے مجھے کیا یاد دلا دیا؟ ھاں، میں تو اُس جوان کو بالکل بھول ھي گیا تھا. ناتن، تم اسے جانتے ھو؟ بتاؤ، وہ اب کہاں ھے؟

ناتن

شاید حضور کو یہ معلوم نہیں ھے کہ حضور نے اُس پر جو احسان فرمایا ھے، وہ اُس کے واسطے سے ایک برکت کي صورت میں مجھ تک پہنچا ھے: اور میري پیاري بچي کو شعلوں میں سے نکالنے کے لئے اُس نے اپني اِس نئي زندگي کو بھي جوکھم میں ڈال دیا تھا.

صلاح الدین

اچھا! — یہ تو اُس کي صورت ھي سے معلوم

هوتا تھا کہ وہ بڑا جوانمرد ھے . واللہ ، یہي
میرا اسد بھي کرتا ، جس سے وہ اتنا مشابہ ھے .
وہ اب بھي یہیں ھے کیا ؟ اگر ایسا ھے تو اُسے
سیدھا یہاں بلا لاؤ . میں نے اپني بہن سے اپنے
اُس عزیز بھائي کا اُتنا ذکر کیا ھے کہ گو وہ
اُس بھائي کو بالکل نہیں جانتي ، مگر میں
چاھتا ھوں کہ وہ کم سے کم اُس کي ایک ھو بہو
تصویر کو تو دیکھ لے — ھاں ، اُسے بلا لاؤ ، اور جلدي
لاؤ . دیکھتے ھو ، ایک نیک کام سے ، خواہ وہ ایک
وقتي جذبے ھي کا نتیجہ کیوں نہ ھو ، کتنے اور
نیک کام ھو سکتے ھیں ! جاؤ ، اسے لے آؤ .

ناتن

جي ھاں ، ضرور — مگر ھمارا دوسرا معاھدہ تو
پختہ ھو گیا ھے نہ ، حضور ؟

[جاتا ھے .]

صلاح الدین

مجھے افسوس یہ ھے کہ میں نے اپني بہن کو
یہ باتیں نہیں سننے دیں . اب میں جلدي سے

اس کے پاس چلوں. مگر جتنی باتیں هوئی هیں، اب میں اُن کا آدھا حصہ بھی تو بیان نہیں کر سکونگا.

[چلا جاتا ھے.]

آٹھواں سین

راھبوں کے حجروں کے قریب، کھجور کے درختوں کے نیچے ٹمپلر ناٹن کے انتظار میں ھے.

ٹمپلر

[نہایت کشمکش اور اضطراب کے عالم میں]

اب تو یہ میرا دل، یہ صید زبوں، کمبخت پھڑکتے پھڑکتے تھک کے رہ گیا — مگر نہیں، اب میں اس پر غور ھی نہ کرونگا کہ میرے دل میں کیا کیا گزر رھا ھے، اور نہ یہ سوچونگا کہ آئندہ کیا کیا گزرنے والا ھے. بس اب بہت ھو چکا. میں

وهاں سے خواه مخواه بھاگ آیا — لیکن ' نه بھاگتا تو اور کیا کرتا ؟ — خیر ' هرچه بادا باد ! اول تو یه حمله هي مجھ پر کچھ ایسا اچانک هوا که هزار بچنے کي کوشش کي ' مگر نه بچ سکا . میں کتنے دن سے اس بات کو ٹال رها تھا . اور مجھے کچھ اُس کي شکل دیکھنے کي ایسي آرزو بھي نه تھي . مگر وه دیکھنا قہر هو گیا ' اور ایک بار دیکھتے هي پھر یه بھي عہد کر لیا که اب کبھي اس شکل کو اپني آنکھوں سے اوجھل نه هونے دونگا . مگر یه عہد کرنا کیسا ؟ اس کے معني تو هیں تدبیر ' اور عمل : اور مجھے سوا تڑپنے کے اور کسي چیز سے سروکار نہیں . — کیا کہوں ' اُسے دیکھتے هي مجھے کچھ ایسا محسوس هوا کہ جیسے میري هستي هي اس کي شخصیت کے ساتھ وابسته هو گئي هے ؛ اور اب تک یهي حال هے که یه بات کسي طرح قیاس میں بھي نہیں آتي که اُس سے جدا هوکے زنده کیسے ره سکتا هوں . یه تو زنده درگور هونا هے . اور یہیں کیا ' میں تو مر کے بھي جہاں جاؤنگا ' وهاں بھي میرے

لئے موت ھي موت ھے . کیا اِسي کو عشق کھتے ھیں ؟ ھیں ! کھیں تمپلر بھي عاشق ھوا کرتے ھیں ؟ غضب خدا کا ' ایک عیسائي اور ایک یہودي لڑکي سے عشق رکھے ! — مگر اس میں مضایقہ ھي کیا ھے ؟ — اِس موعودہ سرزمین میں ' جس کي خوبیوں کو میں کبھي نہ بھولونگا ' میں نے اپنے بھت سے تعصبوں کو بالاے طاق رکھ دیا ھے . آخر میري جماعت مجھ سے کیا چاھتي ھے ؟ تمپلر کي حیثیت سے تو میں اب مُردہ ھوں — میں تو اسي وقت سے مرچکا ھوں جب سے صلاح الدین کے پنجے میں گرفتار ھوکے آیا تھا . کیا واقعي یہ سر ' جو صلاح الدین نے مجھے بخشا ھے ' وھي ھے جو پھلے تھا ؟ ھرگز نھیں ' یہ تو کوئي اور ھي سر ھے . اِس سر کو تو اُن سب باتوں کا ھوش ھي نھیں جو میرا پھلا سر دیکھ سُن چکا تھا . اور اِس میں بھي شک نھیں کہ یہ اُس پرانے سر سے بھتر ھے ' اور اِسے میرے باپ کے اصلی وطن سے زیادہ مناسبت ھے . ھاں ' میرا یہ خیال ضرور صحیح ھے — کیونکہ اب میرے دماغ میں بھي بالکل ویسے ھي خیالات پیدا

ھو رھے ھیں جیسے اس ملک میں میرے باپ کے
دماغ میں پیدا ھوئے ھونگے . یہ اور بات ھے کہ
لوگوں نے مجھے اُن کے متعلق جھوٹ موٹ کے قصے
گھڑ گھڑ کے سنائے ھوں -- لیکن اگر وہ قصے بھي
ھیں ، تب بھي میرا دل گواھي دیتا ھے کہ وہ بالکل
صحیح ھیں ؛ اور خاص کر اب تو مجھے اُن کا بالکل
یقین ھوتا جاتا ھے ، کیونکہ میں بالکل اُسي جگہ
لڑکھڑا رھا ھوں جہاں میرے باپ لغزش کھاکر گرے
تھے . خیر ، وہ گرے ھی سہی : مگر لڑکوں میں
مل کے کھڑے ھونے سے تو یہی بہتر ھے کہ آدمي
جواں مردوں کے ساتھ گر پڑے . میرے باپ کا طرز عمل
اِس کا ثبوت ھے کہ میرے باپ کی نگاہ میں میرا
یہ فعل ضرور پسندیدہ ٹھہرتا . پھر مجھے اوروں
کی پسندیدگی یا ناپسندیدگي کی کیا ضرورت ھے ؟
اچھا ، ناتن کي پسندیدگي ؟ مگر نہیں ، اُس سے
تو مجھے صرف پسندیدگي ھی نہیں بلکہ تائید
کي بھي اُمید ھے . یہ بھي عجب یہودي ھے !
اور بے وجہ ایسا پکا یہودي بنتا ھے -- آرے ، وہ تو
بڑے زنانے سے آ رھا ھے ، اور اتنا خوش خوش ، آیں !

مگر صلاح الدین کے ہاں جو بھی ہوکے آتا ھے اسي طرح
خوش خوش آتا ھے . ناتن ! ناتن !!.

نواں سین

ناتن اور ٹمپلر

ناتن

اخاہ ، نائٹ صاحب ، آپ ھیں !

ٹمپلر

آپ سلطان کے ھاں خوب ٹھہرے .

ناتن

نہیں ، وھاں تو زیادہ دیر نہیں لگی . جانے ھي
میں دیر ھو گئی تھي . ... سچي بات یہ ھے کہ
جیسي اس کي شہرت سني تھي ویسا ھی پایا . نہیں
بلکہ یوں کہنا چاھئے کہ اُس کي شہرت اُس کي

شخصیت کا ایک دھندلا سا عکس ہے. مگر ہاں،
پہلے مجھے آپ سے یہ کہ دینا چاھئے کہ سلطان آپ
سے --

تھپلر

کیا چاھتا ہے؟

ناتن

آپ سے باتیں کرنا چاھتا ہے. اس لئے آپ
فوراً اس کے ہاں جائیے. پہلے آپ ذرا ایک لمحے
کے لئے مکان تک چلے چلئے. مجھے وہاں سلطان
کے لئے کچھ انتظام کرنا ہے. پھر وہاں سے سلطان
کے ہاں چلینگے.

تھپلر

اب تو میں آپ کے مکان میں اُس وقت تک
قدم نہیں رکھونگا کہ —

ناتن

یہ کیوں؟ معلوم ہوتا ہے آپ وہاں ہو آئے

ہیں ؛ بلکہ اُس سے ملے بھی ہیں ، اور اس سے بات چیت بھی کی ہے ۔ اچھا ، اب بتائیے کہ آپ ریشع کو کیسا سمجھتے ہیں ؟

تہپلر

لفظوں میں ادا ہونا مشکل ہے ۔ اب رہا یہ کہ میں پھر جاکے اس سے ملوں -- یہ تو میں ہرگز نہ کرونگا ۔ نہیں ، ہرگز نہیں : جب تک کہ آپ مُجھ سے ابھی اسی جگہ یہ وعدہ نہ کریں کہ اب مجھے اجازت ہوگی کہ میں اُسے ہر وقت دیکھا کروں ۔

ناتن

آپ کا مطلب کیا ہے ؟

تہپلر

[ناتن کے گلے سے لگ کے]

پیارے باپ !

ناتن

میاں صاحبزادے ، یہ کیا ؟

تھپلر

[گلے سے الگ ہوکے]

مجھے بیٹا نہیں کہتے آپ ، آیں ؟

ناتن

میرے عزیز نوجوان !

تھپلر

پھر بیٹا آپ نے نہیں کہا ! ناتن ! میں آپ کو خدا کے بنائے ہوئے قدیم‌ترین اور مضبوط‌ترین رشتے کي قسم دیتا ہوں — ان عارضي رشتوں کو اصلي رشتوں پر ترجیح نہ دیجئے . اس وقت آپ یہ سمجھئے کہ آپ انسان ہیں ، باقي سب بھول جائیے .

ناتن

عزیزترین دوست !

تھپلر

اور بیٹا ؟ بیٹا نہیں ؟ ہائے ، اب بھي

نہیں — اب بھي نہیں کہ جب احسانمندي نے آپ کي صاحبزادي کے دل تک عشق کے لئے ایک راستہ کھول دیا ھے . اب بھي نہیں ' جب کہ ھم دونوں کے جذبات صرف آپ کي "ھاں" کے انتظار میں ھیں کہ مل کے ایک ھو جائیں ! آپ اب بھي خاموش ھیں ؟

ناتن

نوجوان تمپلر ' تم نے تو مجھے حیرت میں ڈال دیا .

تمپلر

حیرت میں ڈال دیا ؟ یہي حیرت نہ کہ میں نے آپ کے دل کي بات کیسے کہ دي ؟ یا ممکن ھے کہ میرے منہ سے نکل رھي ھے اس لئے آپ اُسے نہ سمجھ سکے ھوں — یہ حیرت کیوں !

ناتن

مگر تمپلر صاحب ! مجھے ابھي یہ بھي تو معلوم نہیں ھے کہ آپ اشتاؤفن خاندان کي کس

شاخ سے ھیں۔

تھپلر

کیا کہا آپ نے ؟ کیا ایسے نازک وقت میں بھي آپ کے دل میں ایسے ایسے فضول سوال پیدا ھو رھے ھیں ؟

ناتن

سنئے تو — ایک زمانہ ھوا کہ جب اشتاؤفن خاندان کے ایک فرد سے واقف تھا۔ اُس کا نام تھا کونراد۔

تھپلر

اچھا، اگر میرے باپ کا بھي بالکل یھی نام ھو، تو ؟

ناتن

کیا وقعي یھي نام تھا ؟

تھپلر

اُن ھي کے نام پر تو میرا نام بھي یہ ھوا ھے :

کیونکہ کرد اور کونراد دونوں ایک هي هیں.

ناتن

خیر، تو میرا کونراد تمهارا باپ نهیں هو سکتا: کیونکہ میرا کونراد بهي تمهاري طرح ایک تمپلر تها، اور اُس کي شادي کبهي نهیں هوئي.

تمپلر

پهر بهي --

ناتن

یعني ؟

تمپلر

تب بهي، ممکن هے کہ وهي میرا باپ هو.

ناتن

اب تو تم مذاق کرنے لگے.

تمپلر

آپ بهي تو بےحد احتیاط سے کام لے رهے

هیں . اچھا ، میں اپنے باپ کی ناجائز اولاد ہی سہی ! مگر ، خون بھی تو آخر کوئی چیز ہے . بہتر یہ ہے کہ نہ آپ مجھ سے میرا نسب پوچھئے ، اور نہ میں آپ کے نسب سے کوئی سروکار رکھوں . مگر اس سے میری یہ مراد نہیں کہ خدا نخواستہ مجھے آپ کے نسب نامہ میں کے صحیح ہونے میں کوئی شک ہے . وہ تو مجھے یقین ہے کہ آپ اُسے ، نہایت صحت کے ساتھ ، ہوتے ہوتے حضرت اُبراهیم سے جا ملائینگے ؛ اور اُس سے اوپر کی صحت پر تو میرا ایمان ہے ، بلکہ اُس کی قسم کھا سکتا ہوں .

ناتن

تمہیں غصہ آ گیا — کیا واقعی میں اسی قابل ہوں ؟ کیا میں نے اب تک تمہاری کسی بات کو ماننے سے انکار کیا ہے ؟ میں تو صرف اس لئے تامل کر رہا ہوں کہ تم نے جلدی میں بے سوچے سمجھے ایک بات کہ دی .

تھپلر

بس اتني سي بات تھي؟ خیر، تب تو مجھے معاف کیجئیگا .

ناتن

اچھا، تو میرے ساتھہ آؤ .

تھپلر

کہاں ؟ آپ کے مکان کو؟ جي نہیں، یہ تو نہ ھوگا . مجھے اندیشہ ھے کہ کہیں پھر ایک دفعہ اور آگ نہ لگ جائے — میں یہیں آپ کا انتظار کرونگا بس . اور اگر اب میں اُسے کبھي دیکھونگا بھي، تو اِس شرط پر کہ مجھے یہ حق حاصل ھو کہ آزادي کے ساتھہ جب چاھوں دیکھوں . ورنہ یوں تو میں اُسے اچھي طرح دیکھہ ھي چکا ھوں .

ناتن

اچھا، تو میں جاتا ھوں .

[چلا جاتا ھے .]

دسواں سین

تسپلر، اور کچھ وقفہ کے بعد دایہ

تھپلر

[ابھي تک تنہا]

ھاے، اب نہیں رھا جاتا. انسان کا دماغ بھي کیسي وسیع چیز ھے کہ س میں خیالوں کي ایک دنیا کي دنیا آباد رھتي ھے. پھر بھي اکثر ایسا ھوتا ھے کہ ذرہ سا نیا خیال بھي ایک دم سے سارے دماغ پر چھا جاتا ھے؛ پھر خواہ اس سے پہلے اُس میں کچھ ھي بھرا ھو سب کچھ بیکار ھو جاتا ھے. مگر ھاں ذرا صبر کیا جائے، تو اسي بے جوڑ اور بے ھنگم مواد سے ایک صحیح سالم خیال پیدا ھو جاتا ھے، وہ ساري بدنظمي ختم ھو جاتي ھے، اور پھر وھي اگلي سي ترتیب اور وھي نظام قائم ھو جاتا ھے. تو کیا واقعي میں عشق میں مبتلا ھوں؟ —

کیا اس سے پہلے مجھے کبھي کسي سے عشق نہیں ہوا ؟ یا یہ بات ہوگي کہ پہلے میں جسے عشق سمجھا تھا وہ اصل میں عشق نہیں تھا . تو کیا اصلي عشق یہي ہے جس کو میں اب محسوس کر رہا ہوں ؟

دایہ

[چپکے سے کہیں ایک طرف سے آ نکلتي ہے]

نائٹ صاحب ، نائٹ صاحب !

تمپلر

کون ؟ دایہ ، تم ہو ؟

دایہ

میں ابھي آتے آتے ناتن سے آنکھ بچا کے یہاں پہنچي ہوں . مگر وہ یہاں ہمیں دیکھ پائیگا . اس لئے آپ اِدھر میرے پاس کو آ جائیے — اِدھر اِس درخت کي آڑ میں .

تمپلر

آخر اب یہ کیا ہونےوالا ہے ؟ یہ راز کیوں ؟

دایه

ہاں راز کي بات ھي کے لئے تو میں آئي ھوں؛ اور وہ بھي ایک نہیں، دو دو . — ان میں سے ایک تو مجھے معلوم ھے، اور ایک آپ کو — آئیے، ھم اپني اپني باتیں ایک دوسرے سے بدل لیں . آپ اپني بات مجھے بتا دیں، تو میں اپني بات آپ کو بتا دونگي .

تھپلر

ہاں، میں خوشي سے بتا دونگا . مگر مہرباني کرکے پہلے تم بتا دو کہ میري کیا یہ بات ھے . مگر خیر، وہ تو ابھي تمھاري ھي بات سے معلوم ھو جائیگي . ہاں، تو پہلے تم بتاؤ .

دایه

ہائیں، پہلے میں ھي بتاؤں ؟ نہیں نائٹ صاحب، یوں نہیں . پہلے آپ بتائیے — تب میں بتاؤنگي — اور آپ یقین رکھئے کہ جب تک آپ اپني بات نہ کہ دینگے اُس وقت تک

میري بات کے سننے کا کوئي فائدہ نہیں ہو سکتا. مگر جلدی کہئے. جو میں نے یوں ھي ہوتے ہوتے آپ کي بات کا پتہ لگا لیا، تو آپ کے بتانے کي کوئي بات نہ رھیکي، اور میری بات میرے ھی پاس رہ جائیگي — اور آپ منہ دیکھتے رہ جائینگے. اور، میاں نائٹ، یہ تو مردوں کا بس خیال ھي خیال ھے کہ وہ عورت ذات سے کوئي بات چھپا سکتے ھیں.

تھپلر

اور جو وہ خود ھي نہ جانتے ہوں تو؟

دایہ

ممکن ھے ایسا ھي ہو، تب تو شاید مجھے یہ چاھئے کہ آپ کا بھید بھي آپ کو بتا دوں. مگر پہلے آپ یہ تو بتائیے کہ اُس روز آپ اِس طرح ایک دم سے ھمیں دیکھتے کے دیکھتے چھوڑ کے کیوں چلے آئے؟ اور اب آپ ناٹن کے گھر کیوں نہیں جاتے؟ کیا ریشع نے آپ کے دل

پر اتنا کم اثر کیا ہے؟ یا بہت گہرا اثر کیا ہے؟ ہے نہ یہی بات؟ ارے میں خوب جانتی ہوں کہ پرندہ لاسے میں پھنس کے کیسے پھڑپھڑاتا ہے! بس اب آپ صاف کہہ ڈالئے کہ آپ کو اُس سے محبت ہے — نہیں، بلکہ آپ اس کے دیوانے ہیں. — جو آپ یہ مان لیں، تو میں آپ کو ایک بات سناؤں.

تمپلر

میں دیوانہ ہوں؟ ہاں سچ تو کہتی ہو؛ تم اِن باتوں کو خوب سمجھتی ہو.

دایہ

نہیں، اگر آپ محبت کا اقرار کر لیں، تو میں دیوانہ نہیں کہونگي.

تمپلر

دایہ، یہ بھي کوئي عقل کی بات ہے بھلا؟ تم ہی کہو، کوئي تمپلر کسي یہودي لڑکي پر کیسے عاشق ہو سکتا ہے!

دایہ

ھاں ، معلوم تو ایسا ھي ھوتا ھے کہ یہ بے عقلي کي بات ھے . مگر یہ بھي تو ھو سکتا ھے کہ کسی چیز میں ھماري سمجھ سے بھي زیادہ مطلب ھو — اور پھر یہ بھي کوئي اچنبھے کي بات نہیں ھے کہ ھمارا پاک نجات دینے والا ھمیں ایسے ایسے راستوں سے اپنے پاس بلاۓ جو ھماري دنیا کے بڑے بڑے عقلمندوں کو بھي نہ سوجھیں .

تھپلر

اُف ري سنجیدگی !

[دل میں]

ھاں اگر "نجات دینے والا" کي جگہ "خدا کي دی ھوئي عقل" کہا جائے ، تب تو یہي کہنا چاھئے کہ یہ ٹھیک کہ رھي ھے — دایہ ، میري عادت نہیں کہ میں اپني چھان بین کروں . مگر تم نے مجھے بہت مشتاق بنا دیا .

دایه

مگر صاحب، یہ زمین بھی تو معجزوں* کي زمین ھے!

تھپلر

[دل میں]

خیر — معجزوں کے کیا کہنے ھیں. بھلا جہاں ساري دنیا امڈي چلي آتي ھو، وھاں بھي عجیب باتیں نہ ھونگي تو اور کہاں ھونگي!

[دایہ سے]

اچھا دایہ، تم جس بات کا اقرار مجھ سے لیا چاھتي ھو، سمجھ لو کہ میں نے اقرار کر لیا. ھاں، میں مانتا ھوں کہ مجھے اُس سے محبت ھے — ھاں ضرور محبت ھے — اور میري سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اُس کے بغیر کیسے زندہ رہ سکتا ھوں.

دایہ

سچ مچ؟ تو اب آپ مجھ سے قسم کھا کے

وعدہ کیجئے کہ آپ اُسے اپنا بنا لینگے . ہاں
قسم کھائیے کہ آپ اِس دنیا ہي میں نہیں '
بلکہ آخرت میں بھي اُسے ہمیشہ کے لئے اِس
جنجال سے نکال لینگے .

تھپلر

مگر کیسے ؟ — میں کیسے ؟ — کس طرح ایسي
بات کي قسم کھا سکتا ہوں جو میرے بس کي
نہیں ؟

دایہ

آپ کے بس کی ہے ' ضرور ہے . اور اگر نہیں
بھي ہے ' تو میں ایک ہي نقطہ میں بتا دونگي
کہ کس طرح آپ کے بس کي ہو سکتي ہے .

تھپلر

شاید تمہارا مطلب یہ ہے کہ اُس کا باپ
رضامند ہے .

دایه

باپ کا کیا اجارہ هے! اُسے "رضامند هونا پڑیگا".

تھپلر

اچھي دایہ، تم یہ "هونا پڑیگا" کیا کہ رهي هو؟ اُس کے سر پر کوئی لٹھ لئے تھوڑا هی کھڑا هے کہ ضرور رضامند هونا هي پڑیگا؛ بھلا کوئی بات بھي هو!

دایه

تب تو اُسے رضامند هونے کے لئے تیار هونا پڑیگا؛ اور هنسي خوشي ایسا کرنا پڑیگا.

تھپلر

رضامندي بھي، اور "زبردستي هونا پڑیگا" بھي! خوب! اچھا اب میں تمھیں بتاتا هوں کہ میں اُس کا دل ٹٹول چکا هوں — اب؟

دایہ

اور اس نے تمھاري بات نہیں ماني ؟

تھپلر

اُس نے ایک ایسي بات کھي ' جس سے مجھے بڑا ھي صدمہ ھوا .

دایہ

یہ آپ کیا کہہ رھے ھیں ؟ ھونا تو یہ چاھئے تھا کہ آپ کے منہ سے ریشع کے نام کا ذرا سا اشارہ پاتے ھي وہ مارے خوشي کے اچھل پڑتا . پھر یہ کیا الٹي بات ھوئي کہ وہ الٹا بے مروتي سے پیش آیا اور دوڑے اتکانے لگا ؟ میري سمجھ میں نہیں آتا .

تھپلر

ھاں ' مگر ھوا یھي .

دایہ

تب تو مجھے جو کچھ بھي کرنا ھے بے دھڑک

کرونگي ؛ ایک لمحه بھي دم نهیں لونگي .

[رک جاتي هے .]

تھپلر

کچھ نه کچھ دھڑکا تو تمهیں ضرور معلوم هوتا هے .

دایه

هاں ، یوں تو وہ هر طرح بهت هی نیک هے ، اور مجھ پر اس کے بهت سے احسان هیں . مگر تعجب هے کہ اُس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا ! خدا جانتا هے اُسے مجبور کرتے هوئے میرا دل دکھتا هے ؛ مگر پھر کیا کروں آخر ؟

تھپلر

خدا کے لئے دایه ، بس ایک بات کہ کے میرے شک کو دور کر دو . یا اگر تمهیں یه هچکچاهت هو کہ جو کچھ تم کهنے والي هو وہ سچ هے یا جھوٹ هے ، یا اچھي بات هے یا شرم کي بات

ھے ' تو بہتر ھے کہ بالکل چپ ھو جاؤ ؛ اور میں بھي اس بات کو بھلا دونگا کہ تمھارے پاس کوئي چھپانے کي بات بھي تھي ۔

دایہ

اس سے تو میرا جوش اور بھی بھڑکتا ھے ' دبتا نہیں ۔ تو نائٹ صاحب ' اب میں آپ کو بتائے دیتي ھوں کہ ریشع یہودن نہیں ھے — بلکہ وہ عیسائي لڑکي ھے !

تمپلر

[سرد مھري سے]

آخر بات نکلي صاحب ! دایہ ' میں تم کو مبارکباد دیتا ھوں کہ صحت سلامتی کے ساتھ تمھارا یہ حمل وضع ھو گیا ۔ دردوں نے تمھیں بہت ھي تکلیف دي ھوگي ۔ بہت اچھي بات ھے : تم اب زمین کي آبادي بڑھانے کے تو رھیں ' بس اب خدا کا نام لے کے اسي طرح آسمان کي آبادي بڑھائے جاؤ !

ہم نے تو ایسی اچھی بات بتائی ' اور اُس پر ہمیں یہ طعنے دئے جا رہے ہیں ' کیوں صاحب! یہ بھی خوب بات ہے کہ ایک عیسائی آدمی ' اور وہ بھی تمپلر ' اور پھر عاشق ' یہ سن کے خوش نہ ہو کہ ریشع عیسائی ہے!

تمپلر

ہاں ' اور خاص کر یہ خبر سن کے کہ وہ خاص تمہارے ہاتھوں عیسائی بنی ہے!

دایہ

واہ صاحب واہ ' آپ نے میری بات کا اچھا مطلب نکالا . نہیں ' یہ بات ہرگز نہیں — بلکہ میں تو خدا سے چاہتی ہوں کہ کوئی خدا کا بندہ آکے اُس کا عقیدہ بدل دے . یہ بھی اُس بیچاری کی قسمت کی بات ہے کہ یوں کہنے کو تو اتنے دن سے عیسائی ہے ' پر اصل میں اب تک نہ ہونے پائی .

تھپلر

سنو، یا تو صاف کہو، یا چل دو.

دایہ

یہ لڑکی عیسائی تھی، عیسائی ماں باپ کي بچي تھي، اور بپتسمہ لے چکی ھے.

تھپلر

[مشتاقانہ انداز سے]

اور ناتن ؟

دایہ

وہ اس کا باپ تھوڑا ھی ھے !

تھپلر

کیا ! ناتن اُس کا باپ نہیں ھے ؟ تم سمجھتي بھی ھو کیا کہ رھی ھو ؟

دایہ

ھاں ھاں، خوب سمجھتي ھوں کہ جو کچھ

کہ رهي هوں ٹهیک کہ رهي هوں — هائے اس بات کو سوچ سوچ کے کیسا کیسا میرا کلیجا کٹتا ہے ! نہیں ، وہ اس کا باپ نہیں ہے .

ٹمپلر

اچھا ، تو صرف لے کے پال لیا ہے ، اور مشہور کر رکھا ہے کہ اُسي کي بچي ہے ؟ اُف اُف ، ایک عیسائي لڑکي کو یہودي بنا کے پالا ہے !

دایہ

هاں ، اور نہیں تو کیا ؟

ٹمپلر

اور اُسے خود بھي خبر نہیں کہ وہ کس دین میں پیدا هوئي تھي ؟ باپ نے بھي کبھي نہیں بتایا کہ وہ یہودي نہیں بلکہ عیسائي پیدا هوئی تھي ، آیں ؟

دایہ

کبھي نہیں .

تھپلر

نہ صرف یہ کہ بچی کو اِس خیال سے پالا ھے، بلکہ اس غریب کو بھی برابر اسی دھوکے میں رکھا ؟

دایہ

ھائے افسوس !

تھپلر

ارے ! ناتن بھی ایسا کر سکتا ھے ! کیا یہ دانشمند ناتن، نیک ناتن بھی ایسا کر سکتا ھے کہ فطرت کی آواز کو اس طرح گھونٹ کے دبا دے اور کسی کے دلی جذبات کو ایسے غلط راستے پر ڈال دے کہ اگر اُن کو اختیار دیا جاتا تو وہ کبھی اِس کے بتائے ھوئے راستے پر نہ چلتے ! دایہ، تم جو کچھ کہہ رھی ھو، کچھ معمولی بات نہیں ھے، بڑی سنگین چیز ھے، اور اس کے نتیجے بھی بڑے سنگین اور گراں ھو سکتے ھیں. میرے تو حواس درست نہیں، اور سمجھ میں نہیں

آتا کہ اب اس وقت میرا فرض کیا ہے — مجھے ذرا غور کرنے کے لئے وقت دو — اب تم جاؤ — شاید وہ ابھی پھر یہاں سے گزریگا : ایسا نہ ہو اچانک ہمیں آ پکڑے .

دایہ

ایسا ہوا ' تو میري جان کي خیر نہیں .

تمپلر

اب مجھ سے تو اُس سے بات نہ کي جائیگي . اگر تمھیں مل جاے ' تو میری طرف سے اُس سے اتنا کہہ دینا کہ اب ہم لوگ صلاح الدین ھي کے ہاں ملینگے .

دایہ

دیکھئے ایسا نہ ہو کہ اُس کے سامنے کوئی طعنہ یا ملامت کی بات آپ کے منہ سے نکل جاے . ابھي ذرا اس بھید کو چھپائے ھي رکھنا چاھئے : اس سے یہ ھوگا کہ اگر آئندہ کوئي صورت نہ بن

سکے تو ہم اس پر زور ڈال سکیں گے. رہی ریشع ، سو اس کے بارے میں آپ کوئی پس و پیش نہ کریں. مگر سنئے صاحب ، جب آپ اُسے اپنے مغربی وطن کو لے جانے لگیں ، تو مجھے یہاں چھوڑ کے نہ جائیگا.

تمپلر

خیر ، یہ سب تو پھر دیکھا جائیگا — اب تم جاؤ.

چوتھا ایکٹ

پہلا سین

خانقاہ کے حجرے اور برآمدے

خانقاہي برادر، اور کچھہ وقفہ کے بعد تمپلر.

برادر

[دل میں]

ہاں ، بطریق بالکل ٹھیک کہتا ہے. لیکن اُس نے جو کام مجھے کرنے کو دیا تھا وھي کیا خاک ہوا ہے جو اور کچھہ بھي ہوگا. میري سمجھہ میں نہیں آتا کہ وہ مجھہ جیسے شخص سے ایسے کام کیوں کراتا ہے. نہ مجھے باتیں بنانی آتي ہیں ، نہ میں لوگوں کو بہکا پھسلا سکتا ہوں ; اور نہ مجھہ سے ہوگا کہ خواہ مخواہ بھي لوگوں کے پھٹے میں پاؤں آڑاؤں. میں کیوں ناحق کو دخل

در معقولات دوں . کیا میں نے سب تعلقات کو چھوڑ چھاڑ کے اسی لئے دنیا سے کنارہ کشی کي تھي کہ میں اُوروں کے کام کر کر کے دنیا میں اور بھي زیادہ پھنْس جاؤں ؟

تھپلر

[جلدي جلدي سے آتے ہوئے]

ارے میاں برادر ' تم یہاں پھر رہے ہو! میں بڑی دیر سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں .

برادر

مجھے ' جناب ؟

تھپلر

کیوں! کیا مجھے بھول گئے ؟

برادر

نہیں جناب ' بھولا تو نہیں ؛ مگر میں سمجھتا تھا کہ اب آپ کي صورت کبھي نہ دکھائي دیگی . سچ یہ ہے کہ میں خدا سے دعا بھی یہي کر رہا تھا

کہ اب آپ کی شکل نظر نہ آئے ۔ خدا ہی خوب جانتا ہے کہ مجھے آپ جیسے شخص سے مجبوراً جو تجویز کرنی پڑی تھی اُس سے مجھے کیسی کچھ نفرت ہے ۔ خدا گواہ ہے کہ میں خود بھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ آپ میری بات مان لیں ؛ اور میں اُس وقت اپنے دل میں بہت ہی خوش ہوا کہ جب آپ نے بے تامل وہ کام کرنے سے انکار کر دیا تھا ، جو بلا شبہہ ایک نائٹ کی شان کے خلاف ہے ۔ مگر آب اپ پھر آئے ہیں معلوم ہوتا ہے آپ پر اثر ہو ہی گیا ۔

ٹمپلر

تمہیں معلوم ہے میں کس لئے آیا ہوں ؟ مجھے تو خبر بھی نہیں ۔

برادر

غالباً آپ نے اس بات پر غور کیا ہے ، اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بطریق کا یہ خیال غلط نہیں ہے کہ اُس کی تجویز کے ذریعے دولت اور نام دونوں

چیزیں حاصل کی جا سکتی ہیں — اور یہ کہ دشمن پھر دشمن ہی ہے، خواہ اُس نے بارہا ہماری جان بچائی ہو. — غالباً آپ نے اِن سب باتوں پر خوب غور کیا ہے اور اب بطریق کو مدد دینے آئے ہیں. خدایا!

تہپلر

بھلے آدمی، اطمینان رکھو: نہ تو میں اس لئے آیا ہوں، اور نہ مجھے بطریق سے ملنے کی ضرورت ہے. جس امر کا تم ذکر کر رہے ہو، اُس کے متعلق میری رائے میں اب تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اب خواہ مجھے ساری دنیا کا مال و زر مل جائے، مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ تم جیسے پاکباز پرہیزگار شخص نے میرے متعلق جو ایسی اچھی رائے قائم کی ہے وہ بدل جائے. اس وقت میں صرف اس لئے آیا ہوں، کہ مجھے ایک خاص معاملے میں بطریق سے مشورہ کرنا ہے.

برادر

[خوف‌زدہ ہو کر چاروں طرف دیکھتے ہوئے]

کیا! تم، اور بطریق سے رائے لو؟ نائٹ بھی پادری

سے راے لیا کرتے هیں؟

تھپلر

هاں ، معاملہ هي ایسا هے کہ پادري کي راے کي ضرورت هے .

برادر

مگر پادري مرجائے تب بھي کسي نائٹ سے راے نہ لیگا ، چاهے اُس معاملہ کو نائٹ سے کتنا هي تعلق کیوں نہ هو .

تھپلر

اس کي وجہ یہ هے کہ بطریق کو غلطي کرنے کا حق بھي حاصل هے -- اور هم نائٹ لوگوں کو اُن کے اِس حق پر کبھي رشک نہیں هوتا . میں جانتا هوں کہ اگر مجھے خود اپنے لئے کوئي طرز عمل اختیار کرنا هوتا ، یا میں خود هي اپنے طرز عمل کا ذمہ‌دار هوتا تو میں بطریق وطریق کي ذرا بھي پروا نہ کرتا مگر بعض امور ایسے هیں کہ ، میں سمجھتا هوں کہ ، اگر اُن کے

متعلق میں دوسروں سے مشورہ کر کے اپنا کام بگاڑ بھي
لوں تب بھي اِس سے بہتر ھے کہ میں خود اپني رائے
سے کام کروں . تاھم ' مجھے تو یہ نظر آتا ھے کہ
مذھب محض فرقہ بندي کے جوش اور تعصب کا
نام ھے ؛ اور انسان کسي معاملے پر ' خواہ وہ کتني
ھي کشادہ دلي سے غور کرے ' پھر بھي بالکل
نا دانستہ طور پر وہ اسي طرز خیال کی تائید
کرتا ھے جس کا وہ خود معتقد ھے . اور چونکہ
دنیا کا دستور بھی یہي ھے ' اس لئے شاید یہي
ٹھیک بھي ھے .

برادر

میں اس معاملے میں کچھ نہیں کہ سکتا '
کیونکہ آپ کی باتیں میري سمجھ ھي میں نہیں
آئیں .

ٹمپلر

[دل میں]

ھاں واقعی ' مجھے یہ سوچ لینا چاھئے کہ

میری اصلی غرض کیا ھے : میں محض صلاح چاھتا ھوں یا قطعی حکم؟ مجھے محض مشورے کی ضرورت ھے یا کوئی فتویٰ درکار ھے؟

[برادر سے]

برادر، میں تمھارا بہت ھی مشکور ھوں کہ تم نے مجھے یہ بات سمجھا دی. بطریق کو الگ رکھو، اب تم ھی میرے بطریق بن جاؤ. اور اگر میں اُس سے بھی یہ بات پوچھتا تو محض اس خیال سے کہ وہ عیسائی ھے؛ اُس کے بطریق ھونے نہ ھونے سے مجھے کوئی سروکار نہیں. بات یہ ھے کہ —

برادر

نہیں جناب، اب آگے اور کچھ نہ کہئے. آپ نے میرا غلط اندازہ کیا. آدمی جتنا زیادہ عالم ھوتا ھے، اُتنے ھی اُس کے افکار بھی زیادہ ھوتے ھیں. اور میں نے تو جناب یہ قسم کھا رکھی ھے کہ سوا ایک فکر کے اور کسی فکر کو پاس نہ

آنے دونگا. یہ لیجئے! اچھا ہوا، وہ دیکھئے وہ
خود هي چلا آ رہا ہے. بس اب یہیں کھڑے رہئے،
وہ آپ کو دیکھ چکا ہے.

دوسرا سین

بطریق، جو بڑے ٹھاٹھ سے پادریوں کي شان لئے ہوئے
برآمدے میں چلا آ رہا ہے براد ٹمپلر

ٹمپلر

میں اس سے الگ ہی رہوں تو بہتر ہے —
مجھے ایسے آدمیوں کي کوئی ضرورت نہیں. کیسا
ہٹا کٹا سرخ سفید ہے! یہ تو خاصا یارباش سا پادري
معلوم ہوتا ہے، مسخرہ. اور ٹھاٹھ تو دیکھو ذرا!

برادر

نہیں صاحب، اِس وقت تو کیا ہے، کہیں اِسے
اُس وقت دیکھئے جب یہ دربار سے آیا کرتا ہے —

اِس وقت تو یہ کسي بیمار کے پاس سے ہو کے
آ رہا ھے .

تمپلر

وھاں تو اِس کے تھاتھ کے سامنے صلاح‌الدین کي
بھي کوئي حقیقت نہیں رھتي ھوگي .

بطریق

[قریب آتے ھوے برادر کو اِشارہ کرتا ھے]
یہ وھي تمپلر ھے نہ ؟ کیا رائے ھے اِس کي ؟

برادر

مجھے معلوم نہیں .

بطریق

[تمپلر کي طرف بڑھتا ھے ، اور اس کے جلودار
اور برادر پیچھے کو ھٹ جاتے ھیں .]
کہو میاں نائٹ ! میں تم جیسے بہادر جوانمرد
کو دیکھ کے بہت خوش ھوا . تم تو ابھي بالکل

نوجوان هو . خدا کے فضل سے امید هے کہ تمهارے وسیلے سے کوئي نہ کوئي کام بن هي جائیگا .

تهپلر

جناب والا ، مجهہ سے جو کچهہ اب تک هو سکا هے ، اِس سے زیادہ اور کیا هو سکیگا — نهیں ، بلکہ کم هي هو تو هو .

بطریق

میري تو یهي دعا هے کہ ایسا پرهیزگار نائٹ همارے پیارے دین کے لئے اور خدا کے مقدس مقصد کو پورا کرنے کے لئے تا دیر سلامت رهے . اور ایسا ضرور هو کر رهیگا ، بشرطیکہ وہ اپني نوجواني کي بهادري اور اپنے بڑهاپے کے تجربے سے هدایت حاصل کرے . فرمائیے جناب ، میں آپ کي کیا خدمت کر سکتا هوں ؟

تهپلر

وهي جس سے میں اِس جواني میں محروم هوں — نصیحت .

بطریق

ہاں ضرور — مگر نصیحت پر عمل بھی تو ہونا چاہئے ، صاحب .

تمپلر

اندھوں کی طرح تو عمل نہیں ہونا چاہئے .

بطریق

اندھوں کی طرح عمل کرنے کو کس نے کہا ہے ؟ — یہ صحیح ہے کہ خدا نے انسان کو جو عقل دی ہے اُسے ہر مناسب موقع پر ضرور استعمال کرنا چاہئے — مگر ، کیا ہر موقع اِس کے لئے مناسب ہوتا ہے ؟ — نہیں ، ہرگز نہیں — مثلاً ، اب جب کہ خداوند اپنے کسی خاص فرشتے ، یعنی اپنے پاک کلام کے کسی خادم ، کے ذریعے اپنے فضل و کرم سے ایسی تدبیر بتانا چاہتا ہے جس میں تمام مسیحی دنیا اور اس کے مقدس کلیسا کی بہبودی ہے — تو ایسی صورت میں کسے یہ ہمت ہو سکتی ہے کہ اپنی عقل کے برتے پر اُس پاک ذات کے ارادے میں ،

جو خود عقل کي خالق ھے ' کسي طرح چون وچرا کرے ؟ کس کي مجال ھے کہ اپني عقل و رائے کے بل پر اُس ذوالجلال خدا کے ازلي ابدي قانون کو جانْچ سکے ؟ — اچھا ' اب یہ بتائے کہ آپ کس معاملے میں میري نصیحت چاھتے ھیں ؟

تمپلر

جناب والا ' فرض کیجئے کوئي یہودي ھے ' اور اُس کے ایک لڑکي ھے جسے اس نے بڑي محبت سے ھر طرح خدمت کرکے پال پوس کے بڑا کیا ھے اور اُسے وہ اپني جان سے زیادہ عزیز رکھتا ھے ' اور وہ لڑکي بھي بڑي سعادتمندي کے ساتھ اُس سے فرزندانہ محبت رکھتي ھے . فرض کیجئے کہ ھم میں سے کسي کو یہ معلوم ھو جائے کہ وہ لڑکي اس یہودي کي بیٹي نہیں ھے ' بلکہ وہ اُسے کہیں بچپن ھي میں مل گئی تھي — اُس نے خریدا یا چرا کے لایا ' یا جو کچھ بھی ھوا ھو — اور یہ کہ وہ حقیقت میں مسیحي لڑکي تھي اور

با قاعدہ بپتسمہ لے چکي تھي ؛ مگر اس یہودي
نے نہ صرف یہ کہ یہودیوں کے طریقے پر اس کي
پرورش کي ، بلکہ اب بھي اُسے یہودي اور اپني
لڑکي بنا کے رکھ چھوڑا ھے ؛ تو فرمائیے کہ ایسي صورت
میں کیا کرنا چاھئے .

بطریق

مجھے تو سن کے دھشت ھوتي ھے ! — مگر آپ
یہ تو بتائیے کہ یہ جو باتیں آپ نے بیان کي
ھیں ، یہ کوئي اصلي واقعہ ھے ، یا آپ نے محض
ایک فرضي مقدمہ پیش کیا ھے ؟ آپ نے ایسا
واقعہ فرض ھی کر لیا ھے ، یا سچ مچ ایسا ھوا ھے
اور ھو رھا ھے ؟

تمپلر

میں نے یہ صورت حال اس لئے عرض کي کہ
اس کے متعلق جناب کا فتویٰ معلوم کر سکوں .
جناب کو اس سے کیا غرض ھے کہ یہ صحیح واقعہ ھے
یا فرضي بات ھے .

بطریق

کیا غرض ہے ؟ دیکھا ، میں یہی کہ رہا تھا کہ انسان کی یہ غلط کار عقل ، روحانی باتوں میں کس قدر غلطی کرتی ہے ! — یہ تو بڑا ضروری سوال ہے صاحب ! اگر یہ آپ کا پیش کیا ہوا مقدمہ محض خیال آفرینی ہی ہے ، تب تو اس پر غور کرنا محض وقت ضائع کرنا ہے ؛ اور میں آپ کو یہ صلاح دونگا کہ آپ تھیئٹر میں جائیں ، جہاں ایسے قصوں پر بحث ہوتی ہے ، اور لوگ سن سن کر خوب تالیاں بجاتے ہیں . لیکن اگر یہ قصہ آپ نے محض ضیافت طبع کے لئے نہیں گھڑا ہے — اگر یہ حقیقت میں ایک صحیح اور سنجیدہ بات ہے — اگر یہ درست ہے کہ ہمارے علاقہ میں ، ہمارے پیارے یروشلم میں ایسا واقعہ ہوا ہے ، تب تو —

تمپلر

تب ؟

بطریق

تب تو اس یہودی کو وہ سخت سے سخت سزا ملنی چاھئے جو مقدس پاپا اور شہنشاہ دونوں کے قانونوں کی رو سے ایسے سنگین جرم اور ایسے شیطانی کام کے لئے مقرر ھے ۔

تمپلر

اچھا ، یہ بات ھے ؟

بطریق

اور یہ سمجھ لیجئے کہ ان دونوں قانونوں کی رو سے کسی مسیحی کو بہکا کر مرتد بنانے والے یہودی کی یہ سزا ھے کہ — اُسے جَلا دیا جائے — شعلوں کی نذر کیا جائے —

تمپلر

واقعی ؟

بطریق

اور یہ تو اور بھی زیادہ سنگین جرم ھے کہ

ایک یہودي کسي مسیحی بچے کو اُس کے مسیحی بپتسمہ سے زبردستی تڑا کے لے آیا ھے -- اور ظاھر ھے کہ بچوں کے ساتھ، ھمیشہ زبردستي ھی کي جاتی ھے، سوا اُن اُمور کے جن میں خود کلیسا اُن پر سختی کرے .

تھپلر

لیکن فرض کیجئے کہ وہ بچہ اس یہودي کی پدرانہ شفقت کے بغیر ھلاک ھو جاتا، تو ؟

بطریق

کچھ مضایقہ نہیں -- یہودي کو تب بھی جلا ھی ڈالنا چاھئے . اس سے کہ بچہ ابدي لعنت میں مبتلا ھو جائے، یہ بہتر ھے کہ وہ یوں ھي ھلاک ھو جائے . علاوہ اس کے، اُس یہودي کو کیا حق حاصل ھے کہ وہ خدا کے کاموں میں اس طرح دخل دے ؟ خدا جسے چاھے اس یہودي کي مدد کے بغیر بھي مصیبت سے نجات دے سکتا ھے .

تمپلر

بے شک، اُس کی مدد کے باوجود بھی خدا ایک روح کو ھلاک ھونے سے بچا سکتا ھے.

بطریق

خیر، جو کچھ بھی ھو، اُس یہودی کو ضرور جلانا چاھئے.

تمپلر

مجھے بڑا ھی صدمہ ھوتا ھے. اور زیادہ صدمہ اس سبب سے ھے کہ میں نے یہ بھی سنا ھے کہ اس یہودی نے لڑکی کو اپنے مذھب کی تلقین نہیں کی ھے، بلکہ اصل یہ ھے کہ کسی مذھب کی بھی تعلیم نہیں دی؛ اور خدا کے وجود کے بارے میں صرف ایسی باتیں بتائی ھیں جن کو عقل تسلیم کرتی ھے.

بطریق

کوئی مضایقہ نہیں، یہودی کو ضرور جلانا چاھئے. بلکہ صرف ایسی ایک بات کے لئے

اُسے ایک بار نہیں بلکہ تین بار جلانا چاھئے.
غضب ھے کہ ایک بچے کو بالکل بے دین رکھہ کر پروان
چڑھایا جاے اور اُس کے دماغ کو مطلق ایسي
تربیت نہ دي جائے کہ وہ ایمان حاصل کرنے کے
اھم فرض سے سبکدوش ھو ـــ یہ تو بڑی ھي بڑي
بات ھے. نائت صاحب، مجھے سخت حیرت ھے
کہ آپ خود بھي ـــ

تھپلر

جناب والا، باقي کا حصہ خدا چاھے تو میں
اعتراف گناہ کے موقع پر عرض کر دونگا.

بطریق

کیا! آپ میرے سوال کا کوئي جواب نہ دینگے؟
مجھے اُس بدمعاش یہودي کا نام نہ بتائینگے؟
اُسے یہاں تک بلا کے نہ لائینگے؟ تب تو مجھے
خوب معلوم ھے کہ مجھے کیا کرنا چاھئے. میں
ابھي اسي وقت صلاح الدین کے پاس جاؤنگا. وہ ھم
سے حلفي معاھدہ کر چکا ھے کہ وہ ھمیں اپنے پاک

دین کے تمام روحانی معاملوں اور رسموں کے انجام دینے میں مدد دیگا اور ہماری حمایت کریگا . اور خدا کا شکر ہے کہ ہمارے پاس اب تک اُس معاہدے کا اصلی نسخہ موجود ہے ' جس پر خود اُس کے دستخط اور مہر موجود ہیں . ہاں ہے ' ہمارے پاس موجود ہے . ہم اُسے آسانی سے اس کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ رعایا کا بے دین ہونا خود حکومت کے لئے زہر کا حکم رکھتا ہے — اور یہ کہ اگر لوگوں کو کسی چیز پر اعتقاد نہ ہو تو سارا نظام درہم برہم اور فنا ہو جاتا ہے — ستیاناس ہو ایسی بےدینی کا !

تہپلر

معاف فرمائیگا جناب ' مجھے فرصت نہیں ہے ' ورنہ میں حضور کا وعظ آخر تک سنتا ; کیونکہ مجھے صلاح الدین نے بلایا ہے .

بطریق

اچھا ! یہ بات ہے ! تب تو —

تھپلر

جي ھاں، اگر حضور فرمائیں تو پھلے ھي سے سلطان کو اطلاع کر دوں کہ آپ باریابی چاھتے ھیں .

بطریق

ھاں ھاں، مجھے خوب معلوم ھے کہ آپ صلاح الدین کے منظورنظر ھو گئے ھیں . آپ سے اتني درخواست ھے کہ دربار شاھي میں آپ میرا ذکر اچھے الفاظ میں کر دیجئیےگا . میں جو کچھ کرتا ھوں خدا کے لئے کرتا ھوں ؛ اور کبھي اگر حد سے بڑھ جاتا ھوں، تو صرف اُسي کے لئے . مھربانی کر کے اس کا لحاظ رکھئیےگا . اور یہ جو آپ نے یہودي کا واقعہ بیان کیا ھے، یہ غالباً محض ایک فرضي قصہ ھے . یعني —

تھپلر

جي ھاں .

[چلا جاتا ھے .]

بطریق

مگر میں اس معاملے کي پوري پوري چھان بین کرونگا . اور بہتر یہ ھے کہ کام بھي اسي برادر ھي سے لیا جائے .

[برادر سے]

آؤ بیٹا ، آؤ .

تیسرا سین

[صلاح الدین کے محل کا ایک کمرہ . چند غلام اشرفیوں کي تھیلیاں لا لا کر فرش پر ڈھیر لگا رھے ھیں .]

صلاح الدین ، پھر ستہ .

صلاح الدین

[تھیلیوں کو دیکھتے ہوے]

اِن کی تو کوئي انتہا ھی نہیں معلوم ھوتي . کیا ابھي اور بہت سے باقي ھیں ؟

ایک غلام

حضور، اتنے هي ابهي اور هیں.

صلاح الدین

اچها، اب تم باقي سب کو سته کے پاس لے جاؤ. حافي کہاں ہے؟ اُس سے کہو کہ آکے اِن سب کو سنبھالے — یا نہیں تو، میں اِن سب کو والد هي کے پاس کیوں نہ بهیج دوں؟ یہاں تو یه دیکھتے هي دیکھتے میرے هاتھوں سے نکل جائیگا. آخر کب تک هو، آدمي هوتے یوں هي سخت دل هو جاتا ہے: اب یه آسان بات نہیں رهي ہے کہ کوئي مجھ سے خوشامد درآمد کرکے روپیه وصول کرلے. اگر مصر سے روپیه نه آ گیا، تو غریبوں کو بڑي هي تنگدستي کے ساتھ گزارہ کرنا پڑیگا. بیت المقدس کا خرچ تو خیر کسي طرح نکل هي آئیگا؛ مگر کہیں ایسا نه هو کہ همیں مسیحي زائرین کو یوں هي خالي هاتھ واپس بهیجنا پڑے — اور —

ستہ

میں پوچھتی هوں کہ میں اِس سب روپے کو لے کے کیا کروں ؟

صلاح الدین

پہلے تو تم اس میں سے وہ سب روپیہ نکال لو جو تمہارا میرے ذمے ھے . پھر اگر کچھ باقی رہ جائے تو اُسے کہیں جمع کر کے رکھ دو ، اور کیا .

ستہ

کیا ناتن اب تک تمپلر کو لے کے نہیں آیا ؟

صلاح الدین

نہیں ، ابھی تو وہ اُسے ڈھونڈ تا ھی پھر رھا ھے .

ستہ

ابھی جو میں اپنا زیور کا صندوق کرید رھی تھی تو مجھے اُس میں سے یہ چیز ملی ھے ،

یہ دیکھئے.

[صلاح الدین کو ایک چھوٹی سی تصویر دکھاتی ہے].

صلاح الدین

ارے! آسد! یہ وھی ھے، وھی ھے! — ھے نہیں، بلکہ تھا. آہ، کیسا بہادر لڑکا تھا، اور کیسی جلدی ھم سے چھن گیا. بھائی، قسم ھے تیری جان کی، تو ھوتا تو ھم دونوں مل کر کیا کچھ نہ کرتے! سنئہ، اِس تصویر کو میرے ھی پاس رھنے دو. آہ! یہ مجھے خوب یاد ھے: میں اِسے خوب جانتا ھوں. اُس نے یہ تصویر اپنی بڑی بہن لیلیٰ کو دی تھی، اور وہ اُسے اُس وقت کسی طرح نہیں چھوڑنا چاھتی تھی. وھی آخری صبح تھی جب وہ سوار ھو کے نکلا تھا — افسوس! میں نے اُسے کیوں جانے دیا تھا. اور وہ بھی بالکل تنہا! بیچاری لیلیٰ نے اسی غم میں جان دی، اور آخری دم تک میری یہ خطا نہیں بخشی کہ میں نے اُسے اکیلا کیوں جانے دیا تھا. وہ پھر واپس نہیں آیا!

ستّھ

وائے اسد !

صلاح الدین

خیر ، ایک دن وہ بھي آنے والا ھے کہ ھم سب بھي اسی طرح جاکے واپس نہ آئیں گے . پھر یہ موت ھي پر کیا منحصر ھے کہ اُس جیسے جوان کے کارناموں کا خاتمہ کر دے . بہادروں کے تو اور بھی دشمن ھوا کرتے ھیں ، اور اکثر سب سے قوی جواں مرد سب سے کمزور دشمن سے مغلوب ھو جاتا ھے . خیر ، جو کچھ بھي ھو ، میں اس تصویر کا اِس تمپلر سے مقابلہ کر کے دیکھونگا . کھیں میرے وھم نے مجھے دھوکا ھي نہ دیا ھو .

ستّھ

ھاں میں اسي لئے تو اِسے لائي ھوں . مگر اِس وقت آپ اِسے میرے حوالے کر دیجئے : میں بتا دونگی کہ یہ اُس سے ملتي جلتی ھے یا نہیں . عورت کي آنکھ سے بڑھ کے کوئی ایسي

چیزوں کا اندازہ نہیں کر سکتا .

صلاح الدین

[ایک دربان سے، جو اندر داخل ہو رہا ھے]

کون آیا ھے ؟ تمپلر ؟ کہ دو آئے .

ستہ

میں ایک طرف کو ہوئي جاتی ہوں، نہیں تو آپ کو بھی پریشاني ہوگی، اور وہ بھي میرے تعجب سے گھبرا جائیگا .

[وہ ایک طرق کو ایک تخت پر بیتھہ جاتي ھے، اور نقاب ڈال لیتي ھے .]

صلاح الدین

ہاں، یہي تھیک ھے .

[دل میں]

اب اس کي آواز کان میں آئیگي ! خدا جانے یہ آواز کیسي معلوم ہوگي — میرے اسد کا لب و لہجہ تو اب تک میري روح کي تہ میں گونج رہا ھے .

چوتھا سین

صلاح الدین اور تمپلر

تمپلر

میں ہوں، سلطان کا قیدی.

صلاح الدین

قیدی کیسا؟ جس شخص کی میں نے جان بخشی کر دی، کیا اُسے آزادی نہ دونگا؟

تمپلر

سلطان جو کچھ بھی عطا کرے اُسے عاجزی کے ساتھ قبول کر لینا میرا کام ہے؛ پہلے سے ہی اُمید قائم کر لینے کا مجھے کیا حق ہے؟ یہ تو میرے پیشے اور شخصیت کی شان کے خلاف ہے کہ میں صرف اپنی جان کے بخشے جانے کے لئے حضور کا شکریہ ادا کروں — البتہ میری جان اب بھی آپ کی نذر ہے.

صلاح الدین

میں صرف یہ چاھتا ھوں کہ تم اِس آزادی
کو میرے خلاف استعمال نہ کرو. اگر صرف تمہارے
ھاتھ ھي دشمنوں کے کام آتے تو مجھے اس میں عذر
نہ تھا، لیکن مجھے یہ کسي طرح گوارا نہیں
کہ ایسا اچھا دل بھی اُن ھي کي طرف چلا
جاے. بہادر نوجوان! تمہاري جو تصویر میرے دل
میں تھي، میں تمھیں بالکل ویسا ھي پاتا ھوں.
تم بالکل میرے اسد ھو؛ اُسي کي سي روح ھے، اور
اُسي کا سا جسم. یہ بتاؤ کہ تم اتنے برس مجھ
سے کہاں چھپے رھے؟ اب تک کس اندھیری کوٹھري
میں سو رھے تھے؟ وہ کون سي جنات کي زمین تھي،
وہ کون سی خدائی تھي جس نے اب تک تمہاري
جوانی کو ایسا تر و تازہ رھنے دیا ھے؟ جي چاھتا
ھے کہ میں تمھیں پچھلے زمانے کی وہ باتیں اور
وہ کام یاد دلاؤں جو ھم تم کیا کرتے تھے — اور
تم کو تمہاري اس حرکت پر ملامت کروں کہ تم
نے اپنے ایک بھید کو مجھ سے چھپائے رکھا — اپني

اتني بڑي مہم میں مجھے شریک نہ کیا. مگر ' یہ سب تو میں جب کرتا کہ میں صرف تم کو دیکھتا ' اپنے آپ کو نہ دیکھتا — خیر ' جو کچھ بھي ھو؛ اس مزیدار خواب کا کم سے کم اتنا حصہ ضرور سچا ھے کہ اس زندگی کي خزاں میں میرا اسد پھر ھرا بھرا ھوکے مجھے واپس مل رھا ھے. کہو نائت! تم اس سے راضی ھو؟

تھپلر

آپ مجھ سے جو سلوک چاھیں کریں — جو کچھ بھي گزرے — میرا دل اُسے بڑي خوشي سے منظور کرتا ھے.

صلاح الدین

اچھا ' تو اس بات کا ثبوت فوراً ملنا چاھئے. بولو ' تم میرے ساتھ رھنے کو تیار ھو؟ تم عیسائی رھو یا مسلمان ھو جاؤ ' میرے لئے سب برابر ھے. خواہ عیسائیوں کي سی سفید عبا پہنو ' خواہ اسلامي لباس رکھو؛ پگڑي باندھو یا

اپني هي ٹوپي اوڑھے رهو -- جو چاهو کرو . میں
یه کب کهتا هوں که هر ایک درخت کي چھال
ایک هي طرح کي هوني چاهئے .

تھپلر

ایسا نه هوتا تو آپ هرگز وہ آدمي نه
هوتے جو آپ هیں -- وہ سورما ، جس کي بهادري
کي دهوم هے ، مگر جس کي یه آواز هے کہ وہ
خدا کے باغ کا مالي هوتا .

صلاح الدین

هاں ، اگر تم مجھ کو ایسا برا نهیں سمجھتے ،
تو اب یه سمجھنا چاهئے کہ هم تم قریب قریب
متفق هو گئے .

تھپلر

قریب قریب نهیں ، بلکہ پوري طرح متفق
هو گئے .

صلاح الدین

[تمپلر کو اپنا هاتھ دیتے هوئے]

قول مرداں !

تمپلر

[سلطان کا هاتھ تھامتے هوئے]

جان دارد ! لیجئے میں آپ کو خوشي سے وہ چیز دیتا هوں جو آپ مجھ سے چھین نہیں سکتے تھے . اب میں بالکل آپ کا هوں .

صلاح الدین

ایک دن میں اتني بڑي دولت میرے هاتھ آئي ! مگر وہ تمھارے ساتھ نہیں آیا ؟

تمپلر

کون ؟

صلاح الدین

ناتن .

تھپلر

[سرد مہري کے لہجہ سے]

نہیں ، میں اکیلا ھي آیا ھوں .

صلاح الدین

شاباش ! تم نے بڑی جوانمردي کا کام کیا ھے ! اور یہ کیسي اچھي بات ھے کہ اِس کام سے ایسے اچھے آدمي کو خوشي نصیب ھوئی .

تھپلر

ھاں ، ھوئي ھوگي .

صلاح الدین

اُف ! یہ سرد مہري ؟ نہیں ، بھائي میاں ! ایسي بات نہیں کرني چاھئے . جب خدا ھمارے ھاتھ سے کوئي نیک کام کرائے تو ھمیں ایسي سرد مہري سے کام نہیں لینا چاھئے — بلکہ حق تو یہ ھے کہ انکسار کے طور پر بھي سرد مہري کا اظہار نہ کرنا چاھئے .

تھپلر

یہ بھي خوب بات ھے کہ دنیا میں ایک ھي
چیز کے اتنے سارے پہلو ھوتے ھیں کہ اکثر تو
سمجھ ھي میں نہیں آتا کہ یہ سب ایک دوسرے
سے کیا مناسبت رکھتے ھیں!

صلاح الدین

سب سے اچھي ترکیب یہ ھے کہ ان میں سے
بہترین چیز کو مضبوطي سے پکڑ لو، اور اپنے خدا کا
شکر کرو. اُسے تو خوب معلوم ھے کہ ایک ھي چیز
کے یہ سب پہلو کس طرح آپس میں ایک دوسرے
سے مل کے ایک ھو سکتے ھیں. پھر بھي، میرے
بہادر جوان، اگر پھر بھي تم کو کچھ تامل ھو تب
تو مجھے تمہاری طرف سے بہت احتیاط کرني
چاھئے. مصیبت یہ ھے کہ میں خود ایسي چیز ھوں
جس کے بہت سے پہلو ھیں. ان میں سے بعض
تو ایسے ھیں کہ شاید تمہیں اُن میں کوئي علاقہ
ھي نظر نہ آئیگا.

تمپلر

اِس سے مجھے صدمہ ہوتا ہے ! — کیونکہ میری طبیعت ہي میں یہ بات نہیں ہے کہ میں ہر وقت کسي کو شبہ کي نظر سے دیکھوں .

صلاح الدین

اچھا ، تو اب تم کو کسي پر شبہ ہے ؟ — شاید ناتن پر شبہ ہے ، آیں ؟ بولو ؟ تم کو ، اور ناتن پر شبہ ہو ! صاف صاف کہو . اِس سے مجھے اِس بات کا سب سے پہلا ثبوت مل جائیگا کہ تم کو مُجھ پر اعتبار ہے .

تپمپلر

نہیں ، مُجھے ناتن سے کوئي شکایت نہیں ہے . مُجھے تو اپنے آپ ہي سے شکایت ہے —

صلاح الدین

کیا ؟ آخر شکایت کیا ہے ؟

تھپلر

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں جاگتے ہوئے بھی کس طرح یہ خواب دیکھ سکتا ہوں کہ ایک یہودی اپنی یہودیت کو چھوڑ سکتا ہے .

صلاح الدین

یہ کیا کہ رہے ہو ؟ جاگتے میں خواب کیسا ؟ صاف صاف بات کرو .

تھپلر

آپ کو ناتن کی بیتی کا حال معلوم ہے . اچھا ، میں نے جو کچھ اُس کی خدمت کی ، وہ تو محض اتفاق تھا . میں اِس بات کو اُپنی شان کے خلاف سمجھتا تھا کہ جب میں نے شکریہ کا کوئی کام ہی نہیں کیا تو میں کسی کے شکریہ کی اُمید رکھوں ؛ جو کھیت میں نے نہیں بویا اُس کے فصل اُتھانے کا اُمیدوار کیوں رہوں . اِسی لئے میں ہمیشہ اِس لڑکی سے مُلاقات کرنے سے بچتا رہا . اُن دنوں اُس کا باپ موجود نہیں تھا . واپس آنے پر وہ یہ سب واقعہ

سنتا ھے ؛ مُجھے کسی طرح سے فوراً ڈھونڈھ نکالتا ھے ؛
میرا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ھے ؛ اور مُجھ سے
بڑي اُمیدوں کے ساتھ اِس امر کا اِظہار کرتا ھے کہ
میں اِس کي لڑکي پر مہربان ھوں اور اُسے پسند
کرتا ھوں ؛ آئندہ کي خوشگوار اُمیدوں کي تصویر
کھینچتا ھے ، اور آئندہ کي خوش حالي سے خوش
ھوتا ھے — غرض ، میں اُس کي باتوں میں آ جاتا
ھوں ؛ اُس کے ساتھ اُس کے مکان کو جاتا ھوں ،
لڑکي کو دیکھتا ھوں — اُف ، مُجھے آگے کچھ کہتے
ھوئے شرم آتي ھے !

صلاح الدین

شرم کیسي ؟ صرف اس لئے کہ ایک یہودي
لڑکی نے تمہارے دل میں جگہ کر لي ھے ؟ آخر
شرم کي کیا بات ھے ؟

تہپلر

مجھے اس خیال سے شرم آتي ھے کہ میرے
حساس دل پر یہودي کي میٹھي میٹھي باتوں
سے کچھ، ایسا اثر ھوا کہ وہ ھاتھ سے جاتا رھا !—

میں بچارہ سادہ دل آدمی ایک دم سے دوسری دفعہ دیونہوار آگ میں کود پڑا --- کیونکہ اس مرتبہ خود میں نے درخواست کی اس لئے ٹھکرا دیا گیا .

صلاح الدین

کیا ؟ درخواست رد ہو گئی ؟

ٹمپلر

جی نہیں ' محتاط باپ نے مجھ سے صاف انکار نہیں کیا . مگر وھی محتاط باپ اس کوشش میں ھے کہ پہلے میرے بارے میں تحقیقات کرائے ' اور سب باتیں اچھی طرح معلوم کرکے ان پر غور کرے . شاید اُس کا خیال ھے کہ جس وقت اس کی بیٹی آگ میں گھری ہوئی چیخ چلا رھی تھی ' اس وقت میں نے بھی اسی طرح آگا پیچھا سوچ کے یہ کام کیا ہوگا --- واللہ ' ایسی عقلمندی اور احتیاط سے کام لینا بہت بڑی بات ھے !

صلاح الدین

نہیں ' نہیں ! تم کو ایک بوڑھے آدمی کی

صلاح الدین

تم نے بڑي پکي بات کہی ! مگر ناتن تو ایسا آدمي نہیں ھے —

تمپلر

مگر بدترین وھم یہ ھے کہ انسان اپنے مذھب کے اوھام کو سب سے زیادہ برداشت کے قابل سمجھے —

صلاح الدین

ھاں شاید — مگر ناتن —

تمپلر

اور کوتاہ نظر انسانوں کو اس وقت تک ان ھي وھموں میں مبتلا رھنے دے جب تک کہ وہ حق کي روشني کے عادي نہ ھو جائیں . صرف ان ھي اوھام —

صلاح الدین

خیر ، یوں ھي سہي ؛ مگر ناتن — ناتن میں

کچھ نہ کچھ رعایت ضرور کرنی چاھئے! آخر وہ کب تک تالیگا؟ یا تمہارا یہ خیال ھے کہ وہ اس بات پر زور دیگا کہ پہلے تم یہودي ھو جاؤ؟

تھپلر

کسے خبر ھے؟

صلاح الدین

کسے خبر ھے؟ اُسے، جو ناتن کو جانتا ھے.

تھپلر

بات یہ ھے کہ چھوٹی عمر میں جو باتیں دل میں بیٹھ جاتي ھیں، تو چاھے بعد کو یہ معلوم ھو جائے کہ وہ سب باتیں بیکار اور بے اصل تھیں، مگر دل پر ان کا جو اثر جم جاتا ھے وہ کسي طرح نہیں مٹتا. پاؤں کي بیڑیوں پر ھنسنے یا اُن کا مذاق اُڑانے سے بیڑیاں کٹ تھوڑا ھي جاتي ھیں. ایسا کرنے سے کہیں بھلا کہیں آزادي ملي ھے؟

شاید اس قسم کي کمزوری نہ هو.

تهپلر

میرا بهي یهي خیال تها. لیکن اگر یهي شخص، جس کي سب تعریف کرتے کرتے تهکے جاتے هیں، ایسا سخت اور کٹر یهودي هو کہ وہ عیسائي بچوں کو پکڑ پکڑ کے یهودي بنا لینے کے لئے پال رها هو، تب؟

صلاح الدین

مگر یہ کون کهتا هے؟

تهپلر

وهي لڑکي، جس کا وہ مجهے اتنا لالچ دیتا هے اور جس کے ملنے کي امیدیں دلا دلا کر وہ میرے اِس احسان کا بدلہ دینا چاهتا هے، تاکہ پهر بعد میں کوئي یہ نہ کہ سکے کہ میں نے معاوضے کے بغیر خدمت کي تهي — وہ لڑکي اس کي بیٹی نهیں هے — هرگز نهیں، بلکہ کسي عیسائی کی بهگائی هوئي لا وارث بچي هے!

صلاح الدین

اور پھر بھی وہ اُسے تمھارے حوالے کر دینے پر رضامند نہیں ہے ؟

تمپلر

[سختي کے ساتھ]

کرے یا نہ کرے ! مگر اب میں اُسے خوب سمجھ گیا ہوں . یہ شخص ' جو رواداری کي اتنی ڈینگیں مارتا ہے ' آخر اُس کي اصلیت کُھل گئي ! یہ یہودی بھیڑیا بڑي شان سے فلسفے کي کھال پہنے پھرتا ہے ؛ میں بھي کسي نہ کسي طرح اس کے پیچھے کُتے لگا دونگا کہ اس کي کھال نوچ کے رکھ دینگے !

صلاح الدین

[سنجیدگي سے]

میاں عیسائي ' ذرا اپنے آپ کو سنبھالو !

تمپلر

کیا ؟ " عیسائي ! اپنے آپ کو سنبھالو " —

کیوں جناب، یہودي اور مسلمان کو تو اس بات
کا حق حاصل ہے کہ وہ یہودیوں اور مسلمانوں کے
سے کام کریں؛ مگر ایک بیچارے عیسائي کو یہ
حق نہیں ہے کہ وہ عیسائي بنا رہے؟

صلاح الدین

[سنجیدگي اور سختي سے]

او عیسائی! ذرا سنبھل.

ٹمپلر

[کسی قدر نرمي کے ساتھ]

میں مانتا ہوں کہ صلاح الدین نے اِن دو لفظوں
میں جتنی ملامت بھر دي ہے اُس کا مجھ پر پورا دباؤ پڑ
رہا ہے.— مگر یہ تو بتائیے کہ ایسی حالت میں آپ
کا اسد کیا کرتا!

صلاح الدین

ہاں، وہ تم سے کچھ اچھا نہ رہتا — شاید یہی
تیزی، یہی جوش اُس میں بھی ہوتا! — مگر یہ

بتاؤ کہ تم کو یہ کس نے سکھا رکھا ہے کہ بالکل اُسی کی طرح تم بھی بس ایک لفظ میں میرے دل کی حالت بدل دیتے ہو؟ بہر حال، جو کچھ تم نے مجھے بتایا ہے، اگر یہ بالکل ٹھیک ہو، تو مجھے بھی ناتن سے سخت رنج ہوگا. مگر، جب تک یہ بات ثابت نہ ہو جائے، اُس وقت تک وہ میرا دوست ہے؛ اور میں چاہتا ہوں کہ میرے سب دوست اتفاق سے رہیں. اسی لئے میں کہتا ہوں کہ ذرا سبھل کے، سوچ سمجھ کے چلو، احتیاط سے کام لو؟ اُسے اپنے جو شیلے؟ بازاری لوگوں کے غصے پر قربان نہ کرو. کوئی ایسی بات نہ کہ بیٹھنا کہ تمہارے یہ پاک پادری مجھے اُس سے بدلہ لینے پر مجبور کر سکیں. دیکھو، صرف اس لئے عیسائی نہ بنو کہ تم کو یہودی سے — یا مسلمان سے — بدلہ لینا ہے اور اُس سے دشمنی نکالنی ہے. سمجھے؟

ٹمپلر

افوہ! بس ذرا ہی سی کسر رہ گئی، ورنہ معاملہ ہاتھ سے نکل گیا تھا. سچ پوچھئے تو یہ معصوم

بطریق کی خونخواری کا طفیل ہے کہ میرا دل پھر گیا اور میں نے اُس کا آلۂ کار بننے سے انکار کر دیا .

صلاح الدین

اهّا ! تو تم میرے پاس آنے سے پہلے بطریق کے پاس بھی ہو آئے ہو !

ٹمپلر

جی ہاں ، میں اپنے فوری غصے کے جوش اور جلدی میں کچھ ٹھیک ٹھیک فیصلہ نہ کر سکا ، اور سیدھا اس کے پاس چلا گیا — مجھے بڑی ندامت ہے . اب تو مجھے اندیشہ ہے کہ شاید آپ کو مجھ میں اور اپنے اسد میں کوئی مشابہت نہ معلوم ہوگی .

صلاح الدین

بلکہ تمہارا یہ اندیشہ ہی تمہاری اور اُس کی مشابہت ظاہر کرتا ہے — میں سمجھتا ہوں کہ میں اُن کمزوریوں سے واقف ہوں ، جن سے ہم میں خوبیاں پیدا ہوتی ہیں . تم نیکیوں کو زیادہ نمایاں کرو ،

تو تمھاری کمزوریوں سے میں درگزر کرونگا ۔ اچھا ' اب تم جاؤ اور جاکے ناتن کو ڈھونڈھو ۔ جیسے اُس نے تمھیں ڈھونڈھ نکالا تھا ' ویسے ھي اب تم جاؤ اور اُسے لے کے آؤ ۔ میں کوشش کرکے اُس کي اور تمھاري صلح کراؤنگا ۔ اور اگر واقعي اُس لڑکي پر تمھارا دل ھي آ گیا ھے ' تو ذرا صبر کرو --- سمجھ لو کہ یہ لڑکي تمھاري ھي ھو گئي ! اور ناتن کو بھي اِس کي سزا ملني چاھئے کہ اُس نے سؤر کا گوشت کھلا کھلا کر ایک عیسائي بچي کو پالا --- خیر ' اب تم جاؤ ۔

[ٹمپلر چلا جاتا ھے ۔ ستہ تخت پر سے اُتر کر آگے بڑھتي ھے ۔]

پانچواں سین

صلاح الدین اور ستہ

ستہ

یہ عجب واقعہ ھے !

صلاح الدین

یہ تو تم تسلیم کروگي کہ ھمارا اسد ایسا ھي خوبرو جوان تھا .

ستہ

ھاں ، اگر اسد بھي ایسا ھي تھا تو ضرور خوبصورت آدمي تھا . یہ تو کچھہ ایسا معلوم ھوتا ھے کہ یہ تصویر اِسي ٹمپلر کي ھے . مگر بھائي جان ! آپ اُس سے یہ پوچھنا کیوں بھول گئے کہ اُس کے ماں باپ کون تھے ؟

صلاح الدین

اور خاص کر یہ کہ اُس کي ماں کون تھي ، اور وہ کبھي فلسطین میں رھي تھي کہ نہیں ؟ تم یھي کہنا چاھتي تھیں نہ ؟

ستہ

ھاں ، آپ کا خیال صحیح ھے .

صلاح الدین

اِس سے زیادہ اور کیا بات ممکن ہو سکتي ہے ! ھمارا اسد تو خوبصورت عیسائي لڑکیوں کو همیشه عزیز رہا ہے . اور وہ بھي اُن پر کچھ ایسا مائل تھا کہ ایک موتبہ تو یہ خبر اُڑ گئي تھي کہ — خیر ' اب یہ باتیں اچھي نہیں معلوم ہوتیں — میرے لئے یہی کیا کم ہے کہ وہ مجھے پھر مل گیا ؛ اور وہ بھی اس خوبي کے ساتھہ کہ اس میں وهی پرانی کمزوریاں ' مزاج کا وھي تلوّن اب بھي موجود ہے — ہاں ' ناتن کو ضرور وہ لڑکی اُسے دینی ہوگی . — کیوں ' تمھارا کیا خیال ہے ؟

ستہ

لڑکی دینی ہوگي ؟ یوں کہئے کہ وہ اس لڑکی کو تمپلر سے چھیننے نہ پائیگا !

صلاح الدین

بالکل صحیح ! جب ناتن اس لڑکي کا باپ ھي نہیں ہے ' تو اُسے اُس پر کیا حق حاصل

ھے ؟ یہ حق اُسي شخص کو حاصل ھو سکتا ھے جس نے ایسي جوانمردي سے اُس کي جان بچائي ھے .

ستہ

تو بھائي ! یہ کیوں نہ کیا جائے کہ آپ فوراً اس لڑکي کو اپني حفاظت میں لے لیجئے . جب وہ حقدار ھي نہیں ، تو لڑکي کو اس سے لے ھي کیوں نہ لیا جائے ؟

صلاح الدین

مگر اس کي ضرورت ھي کیا ھے ؟

ستہ

خیر ، ضرورت تو کچھ ایسي نہیں ھے — سچي بات یہ ھے کہ میرا جي چاھتا ھے کہ اُسے کسي طرح دیکھوں . اسي لئے میں نے یہ رائے دی . بعض لوگوں کے متلق مجھے یہ معلوم کرنے کا بہت اشتیاق رھتا ھے کہ وہ کس قسم کی لڑکیوں کو چاھتے ھیں .

صلاح الدین

ایسا هي هے تو لڑکي کو ابھی بلا بھیجو .

ستھ

سچ کہئے بھائی ، بلا لوں ؟

صلاح الدین

مگر بیچارے ناتن کی بھی تو کسی طرح دلشکنی نہیں کرنی چاهئے — اُسے کہیں یہ خیال نہ هو کہ هم اس کی بیٹی کو زبردستی اس سے چھینے لیتے هیں .

ستھ

نہیں بھائي ، اس سے تو آپ اطمینان رکھئے .

صلاح الدن

یہ تو سب هوتا هي رهیگا ، اب مجھے حافي کا پتہ لگانا چاهئے کہ وہ کہاں هے .

چھٹا سین

[ناتن کے مکان میں ایک بڑا کمرہ، جس کا رخ کھجور کے درختوں کي طرف ھے. ناتن کي قیمتي چیزیں، اور مال تجارت، جو وہ ابھي اپنے سفر سے لایا ھے. اُس میں سے کچھ چیزیں کھلي ھوئي رکھي ھیں، اور ناتن اور دایہ اُن کو دیکھ رھے ھیں.]

دایہ

اخاہ، بڑا قیمتي مال ھے! یہ تو بڑی کمیاب اور نفیس چیزیں ھیں! اھو ھو، یہ تو سب چیزیں — ایسي ھیں کہ بس تم ھي دے سکتے ھو. یہ چاندي کي چیز کہاں کي ھے، یہ جس پر سونے کی افشان ھے؟ اس کي قیمت نہ معلوم کتني کچھ ھوگي! — ھاں، یہ دیکھو، یہ کپڑے ھیں دلھن کو دینے کے قابل! — اس سے اچھا لباس تو کسي ملکہ کے خواب میں بھي نہ آیا ھوگا.

ناٹن

دُلھن کا لباس ؟ کیوں ، دُلھن ھي کا لباس کیوں کہا تم نے ؟

دایہ

خیر ، یہ اور بات ھے کہ تم نے اسے خریدتے وقت یہ سوچ کے نہ خریدا ھو ؛ لیکن ھے یہ دلھن ھي کے قابل — یہ تو صاف معلوم ھوتا ھے کہ دلھنوں کے واسطے ھی بنا ھے — دیکھو نہ ، اِس کی یہ برف سي سفید زمین عصمت کي نشاني ھے — یہ سنھرے تاروں کا لھریا دولت کي علامت ھے — ذرا اسے دیکھو تو ، کتنا خوبصورت ھے !

ناٹن

اس وقت تو تم بڑي اُپیچ کی لے رھی ھو ، ایں ؟ — تم جو اِسے اتنے زور شور سے دلھن کا لباس بتا رھي ھو ، آخر وہ دلھن کون ھے ؟ کہیں تم ھی تو دلھن نہیں بننےوالی ھو ؟

دایه

کون ؟ میں ؟

ناٹن

اور نہیں تو کون ؟

دایه

اُوئي خدایا ! میں ؟

ناٹن

اگر تم نہیں ، تو پھر وہ کون دلھن ھے ؟ آخر وہ کون دلھن ھے ، جس کے کپڑوں کی تعریف کرتے تمھاري زبان سوکھي جاتي ھے ؟ یہ جو کچھہ بھی تم دیکھہ رھی ھو سب تمھارا ھي ھے ، اور کسي کا تھوڑا ھی ھے ۔

دایه

میرا ھے ؟ میرے لئے ھے ؟ — تو کیا یہ ریشع کے لئے نہیں ھے ؟

ناتن

نهیں جي ' ریشع کي چیزیں تو ابھی اُس گٹھري میں بندھي پڑی هیں . آؤ ' اِدھر آؤ ' یه لو ! اپني یه سب آلا بلا اُٹھاؤ اور چل دو .

دایه

کیوں ناحق مجھے للچاتے هو ؟ نهیں ' ایسا نه هوگا ! چاهے اس میں سارے جهان هي کي دولت کیوں نه بھري هو ' میں اسے هاتھ بھي نهیں لگاؤنگي ' جب تک تم قسم نه کھا لو گے کہ اس موقع سے فائدہ اُٹھاؤگے . یاد رکھو ' یه موقع خدا نے دیا هے پھر کبھي نه ملیگا .

ناتن

کس سے فائدہ اُٹھاؤ ؟ کیا هے ؟ — موقع کیسا ؟ کس بات کا ؟

دایه

اب ایسے انجان بھي نه بنو ! — بس میں

ایک بات کہے دیتي هوں ! سنو ، تمپلر کو همارے ریشع سے محبت ہے : اُسے اُس کو دے ڈالو . اس میں ایک فائدہ یہ بھي هوگا کہ تمہارا یہ گناہ بھي ختم هو جائیگا : سچي بات ہے ، اب مجھ سے یہ بھید کسي طرح نہیں چھپایا جاتا . اس طرح لڑکي ایک دفعہ پھر عیسائي لوگوں میں پہنچ جائیگي ، اور پھر وهی هو جائیگي جو ہے — یا یوں کہو کہ وہ وهي هو جائیگي جو وہ کبھي تھي . اور تب هي یہ هوگا کہ هم لوگ یہ کہ سکیں گے کہ تم نے هم پر جو اتنے احسان کئے هیں — اور سچ یہ ہے کہ هم اُن احسانوں کا کبھي پوري طرح بدلہ نہیں دے سکتے — هم یہ نہیں کہ سکیں گے کہ وہ سچ مچ احسان هي تھے اور همارے سروں پر انگارے نہ تھے .

ناتن

پھر تم نے وهي پرانا کھٹراگ چھیڑا ! اتنا ضرور ہے کہ اب کے شاید تمہارے ساز میں ایک نیا تار ہے مگر یہ بھي بالکل بے سُرا ہے .

دایه

وہ کیسے ؟

ناتن

میرے خیال میں تمپلر بالکل موزوں شخص ھے ' اور اُسي کو یه بچي ملیگي . اگر میں اِس دنیا میں ریشع کو کسي کو دونگا تو اُسي کو دونگا . پھر بھي اگر --- تم مہربانی کرکے ذرا صبر کرو .

دایه

صبر کروں ؟ خوب ! کیوں صبر کروں ؟ یه جو تم مجھ سے بار بار صبر کرنے کو کہتے ھو ' کیا یه تمھارا پرانا کھتراگ نہیں ھے ؟

ناتن

نہیں نہیں ' میں یه کہتا ھوں کہ اب صرف چند روز اور صبر کر لو بس . دیکھو تو ! --- یه کون آ رھا ھے ؟ یه تو کوئي راھب معلوم ھوتا ھے ! ذرا جاکے اِس سے پوچھو تو یه کیا چاھتا ھے .

دایه

کچھ مانگتا هوگا ؛ اور چاهیگا هي کیا ؟

[راهب کي طرف جاتي هے]

ناتن

تو اسے کچھ دے دو ! — مانگنے سے پہلے هي دے دو —

[اپنے آپ سے]

کیا اچھا هو کہ مجھے اس شخص سے تمپلر کا کچھ حال معلوم هو جاے ؛ مگر اِسے یه نه معلوم هونا چاهئے کہ میں کیوں دریافت کر رها هوں ! اگر کہیں اِسے یه معلوم هو گیا ، اور میرا خیال غلط نکلا ، تو مجھے باپ هونے کي وجه سے جو حق حاصل هے وہ بےکار جائیگا .

دایه

[واپس آکے]

راهب تم سے کچھ کہنا چاهتا هے .

ناتن

اچھا تو آنے دو . اور تم یہاں سے چلي جاؤ .

ساتواں سین

ناتن اور راهب

ناتن

[اپنے آپ سے]

آہ ، مجھے اب بھی یہی شوق ہے کہ میں ریشع کا باپ هی بنا رهوں ! فرض کرو کہ لوگ اب مجھے اُس کا باپ نہ کہیں ، تو کیا میں اُس کا باپ نہ رهونگا ؟ خود ریشع تو مجھے بہر حال اپنا باپ کہیگی هی . کاش وہ جانتي کہ مجھے اُس کا باپ بننا کتنا عزیز ہے !

[راهب سے]

کہئے برادر صاحب ، کیا میں آپ کي کچھ خدمت کر سکتا هوں ؟

برادر

کچھ نہیں ؛ مگر ناتن ، مجھے یہ دیکھ کے

خوشي هوئي کہ آپ اب بھي تندست هیں .

ناٹن

اچھا ، تو آپ مجھے جانتے هیں ؟

برادر

هاں ، کیوں نہیں جانتا — اور وہ کون هے جو آپ کو نہیں جانتا ؟ — آپ کا نام تو بہت سے حاجتمند هاتھوں پر گُھدا هوا هے ؛ اور میرے هاتھ پر تو یہ نقش کئي برس سے هے ، اور اب تک باقي هے .

ناٹن

[اپنے بٹوے میں هاتھ ڈال کر کچھ ٹٹولتے هوئے]

لاؤ بھائي ، آج پھر اُس نشان کو ذرا اور تازہ کردوں .

برادر

عنایت کا شکریہ هے . مگر یہ تو مجھ سے زیادہ غریب آدمیوں کا تن پیٹ کا ٹنے کے برابر هوگا .

نہیں ، میں آپ سے کچھہ نہ لونگا -- بلکہ ، اگر آپ کي اجازت ہو تو اب میں اپنے نام کو آپ کے دل میں اور زیادہ تازہ کر دینا چاھتا ہوں : کیونکہ مجھے بھي یہ دعویٰ ھے کہ میں نے بھي آپ کے ھاتھوں میں ایک ایسي چیز دي تھي جس کي قیمت کچھہ کم نہ تھي .

ناتن

معاف کیجیگا — میں نادم ھوں --- آپ اُس چیز کا نام لیجئے ، اور میري لاپرواھي کي سزا میں آپ آج مجھہ سے اُس چیز کي سات گني زیادہ قیمت وصول کر لیجئے ،

برادر

یہ تو سب ھوتا ھي رھیگا ، پہلے ذرا آپ یہ سن لیجئے کہ جو چیز میں نے آپ کے پاس امانت رکھي تھي وہ مجھے آج کس طرح یاد آئي .

ناتن

آپ نے میرے پاس امانت رکھي تھي ؟

برادر

ابھي کچھ زيادہ زمانہ نہيں گزرا کہ ميں شہر يريحو * کے قريب کُرنتُل * پہاڑ پر ايک خانقاہ کے حجرہ ميں رہا کرتا تھا . ايک دن يکبارگي چند عرب ڈاکو آئے اور اُنہوں نے ميرے چھوٹے سے گرجے پر دھاوا کيا . اُنہوں نے گرجا کو ڈھا ديا ، ميرے حجرہ کي اينٹ سے اينٹ بجا دي ، اور مجھے بھي گھسيٹ کے اپنے ساتھ لے گئے . خوش قسمتي سے ميں اُن کے پنجوں سے چھوٹ کے وہاں سے بھاگ کے سيدھا يہاں بطريق کے پاس آيا ، اور اُن سے کہا کہ آپ کي مہرباني سے مجھے يہاں کہيں تھوڑي سی جگہ مل جائے تو ميں پڑ رہوں اور خدا کی عبادت کرتے کرتے ايک دن اطمينان سے اس دنيا سے اُٹھ جاؤں .

ناتن

مجھے بےچيني ہے کہ سب کچھ جلدي سے سن لوں — اختصار کو مد نظر رکھئے . يہ جلدي بتائے کہ وہ چيز کيا تھي جو آپ نے ميرے پاس

امانت رکھي تھي -- وہ امانت کیا تھي ؟

برادر

ھاں ، تو ناتن صاحب ، میں یہ کہہ رھا تھا کہ -- کہ بطریق نے مجھہ سے وعدہ کیا کہ جوں ھي تبور* پہاڑ! کي خانقاہ میں کوئي حجرہ خالی ھوا وہ مجھے دلوا دینگے . ساتھہ ھي اُنھوں نے یہ حکم دیا کہ جب تک مجھے وھاں جگہ نہ ملے تب تک میں یہیں ، اِسي خانقاہ میں ، ایک معمولي راھب کی حیثیت سے رھوں . غرض ، ناتن صاحب ، اس تقریب سے میں یہاں ھوں . مگر تبور کے لئے میرا دل تڑپتا ھے : دن میں سیکڑوں ھي دفعہ اُس کا خیال آتا ھوگا ، اور زیادہ‌تر اِس لئے کہ بطریق مجھے آئے دن ایسے اچھے برے کام بتاتا رھتا ھے جن سے میري روح کو نفرت ھوتي ھے . اِس کي مثال سنیئے --

ناتن

خدا کے لئے جلدی سے اصل بات کہئے .

برادر

ہاں، ہاں، میں اب اُسی بات پر آ رہا ہوں. معلوم ہوتا ہے آج ہي کسي نے بطریق کے کان میں یہ پھونک دیا ہے کہ یہاں کہیں ایک یہودي رہتا ہے اور وہ ایک عیسائی لڑکی کو اپني بیٹي بناکے پال رہا ہے، اور --

ناتن

[گھبرا کے]

کیا !

برادر

ذرا سن تو لیجئے. خیر، تو بطریق نے مجھے حکم دیا ہے کہ اگر ہو سکے تو میں فوراً اُس یہودي کا پتہ لگاؤں. وہ غصہ کے مارے بھوت بنا ہوا ہے. اُس کے نزدیک یہ بڑي سخت بےحرمتي کي بات ہے، اور خود روح القدس کي شان میں گستاخي ہے. ہم لوگوں کے نزدیک یہ ایسا سخت گناہ ہے کہ ہم لوگ اسے بڑے سے بڑے گناہ سے

بھي زیادہ سنگین گناہ سمجھتے ہیں — اب یہ تو خدا هي جانے کہ اِس میں گناہ کي کیا بات ہے ، مگر گناہ ہے ضرور . بہر حال ، اِس سے میرا سوتا ہوا ضمیر چونک پڑا ، اور مجھے یکبارگي یاد آیا کہ ابھي کچھ بہت زمانہ نہیں ہوا کہ خود میں نے هي یہ ناقابل معافي گناہ کیا تھا . اچھا ، اب آپ مجھے یہ بتائیے کہ آج سے اٹھارہ برس پہلے کسي بھلے مانس نے ایک چھوٹي سي لڑکي ، جس کي عمر مشکل سے چند ہفتوں کي تھي ، آپ کے سپرد کي تھي ؟

ناتن

یہ کیا ہوا ؟ ہاں ہاں ، بالکل صحیح ہے .

برادر

ناتن ، آپ مجھے غور سے دیکھئیے . میں هي وہ شخص ہوں جس نے وہ لڑکي آپ کے سپرد کي تھی .

ناتن

کیا ! آپ نے دی تھی ؟

برادر

جی ھاں ، جس نائٹ سے میں اُسے لایا تھا. اگر میں غلطی نہیں کرتا تو ، اُس کا نام فون فِلنک تھا ، ھاں ٹھیک ، وُلف فون فِلنک.

ناتن

ھاں ٹھیک ، یہی نام تھا.

برادر

اُس کی ماں اُن ھی دنوں مری تھی ، اور نائٹ کو اچانک وھاں سے بھاگنا پڑ گیا تھا — شاید وہ غزّہ * کی طرف گیا تھا. وہ ننھی سی جان اُس کے ساتھ نہیں جا سکتی تھی ، اس لئے اُس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اُسے آپ کے پاس پہنچا دوں. اور آپ کو یاد ھوگا کہ میں نے درون * کے مقام پر اُس بچی کو آپ کے سپرد کیا تھا !

ناتن

هاں، بےشک ایسا هي هوا تھا.

برادر

اتنا عرصه گزرنے کے بعد امیر حافظه مجھے دھوکا دیتا تو کچھ تعجب نه تھا. میں خدا جانے کتنے بہادر نائٹوں کے ساتھ رھا هوں، اور اس نائٹ کے ساتھ تو بہت هي کم رهنے پایا تھا. اس واقعه کے بعد هي وه عسقلان* میں کام آ گیا. بڑا هي نیک‌دل نائٹ تھا.

ناتن

هاں، بےشک ایسا هي تھا! مجھ پر تو اُس کے بےحساب احسان هیں؛ کیونکه ایک نهیں کئي دفعه اس نے مجھے تلوار کي دھار سے بچایا تھا.

برادر

اگر ایسا هے، تو آپ نے اُس کي لڑکی کو

اپني جان کے برابر سمجھ کے رکھا ھوگا .

ناتن

ھاں ' یہ تو آپ خود ھي اندازہ کرسکتے ھیں .

برادر

اچھا ' اب وہ لڑکی کہاں ھے ؟ کہیں مر تو نہیں گئي ؟ خدا کے لئے یہ سناني نہ سنائیگا کہ وہ مر گئي — اگر وہ زندہ ھے ' اور کسي اور کو اس معاملے کی خبر نہیں ' تو ابھی تک خیریت ھے !

ناتن

اچھا ' تو آپ کے خیال میں ابھي تک خیریت ھے ؟

برادر

سنئے ناتن صاحب ! میرا طرز عمل ایسے معاملوں میں یہ ھے کہ : جب میں کوئي ایسا کام کرنے لگتا ھوں جو بذات خود اچھا ' مگر برائي کے بہت قریب ' ھوتا ھے ' تو میں ایسے کام کو کرنے سے نہ

کرنا ھي بہتر سمجھتا ھوں . کیونکہ ، جو بات بري ھوتي ھے وہ تو ھم کو خاصي اچھي طرح بري نظر آ جایا کرتي ھے ؛ لیکن بہت کم ایسا ھوتا ھے کہ اچھي بات صاف نظر آ جاے — آپ کے لئے یہ بالکل ایک فطري امر تھا کہ آپ اس لڑکي کے پالنے اور خدمت کرنے میں پوري پوري کوشش کرتے اور اُسے اپنی بیٹی کي طرح رکھتے — اچھا ، تو آپ نے جو کچھہ بھی کیا پوري ایمانداری اور محبت کے ساتھہ کیا . تو کیا اب آپ ایسے برے سلوک کے مستحق ھیں ؟ مجھے تو کسی طرح بھي یہ انصاف نہیں معلوم ھوتا . میں مانتا ھوں کہ اگر آپ اس عیسائي بچي کو پالنے اور عیسائي ھي رکھنے کي نیت سے کسي اور کو اُس کي خدمت کے لئے مقرر کر دیتے تو زیادہ قرین مصلحت ھوتا . لیکن اگر ایسا کیا جاتا تو آپ کے ایک دوست کي بیٹي آپ کي محبت اور شفقت سے محروم رہ جاتي ؛ اور ایسي چھوتي سی عمر میں بچے ، اور سب چیزوں سے زیادہ ، محبت اور شفقت کے بھوکے ھوتے ھیں ، چاھے وہ کسي

وحشي جانور هي کي محبت کیوں نہ هو. عیسائي هونے کي ایسي کون سي جلدي پڑي هے . اور اگر لڑکي آپ کی آنکھوں کے سامنے رہ کر تندرست اور نیک اطوار هوکے اُتهي هے ، تو خدا کي نگاہ میں وہ جیسي پهلے قیمتي تهی ویسی هي اب بهي هے . میں تو یہ پوچهتا هوں کہ کیا عیسائیت خود بهي یہودیت کے سایہ میں نہیں پلي هے ؟— میں اکثر اس بات کو سوچ سوچ کے پریشان هوتا اور رویا کرتا هوں کہ یہ عیسائی اس کو کیوں بهول جاتے هیں کہ خود اُن کا نجات دلانے والا بهی یہودي تها !

ناتن

اچھے برادر صاحب ، میں آپ سے صرف یہ چاهتا هوں کہ جب مجھے ایسا کام کرنے کی سزا دینے کے لئے نفرت اور منافقت کے هتهیاروں سے میرا پیچها کیا جائے ، تو مهربانی کرکے آپ میرا ساتھ دیجیگا . آہ ، میرے ساتھ یہ سلوک ، اور ایسے کام کے لئے ! برادر صاحب ، میں آپ کو ، اور صرف آپ

کو ' یہ قصہ سناؤنگا . لیکن یہ وعدہ کیجئے کہ یہ راز آپ هي کے ساتھ دنیا سے جائیگا . مجھ پر کبھي خود پسندی ایسي غالب نہیں ہوئی کہ میں یہ راز کسی اور سے کہتا . آج میں صرف آپ سے ' اور آپ کی اِس سیدھي سادي پرهیزگاري پر بھروسہ کرکے ' یہ سب باتیں کہہ رہا ہوں ؛ کیونکہ آپ جیسے آدمی کے سوا اور کوئی شخص اس بات کو صحیح طور پر اور پوري طرح نہیں سمجھ سکتا کہ جس کو خدا سے محبت ہوتی ھے وہ کیسے کام کیا کرتا ھے .

برادر

آپ کا دل بھرا آ رہا ھے . افوہ ' آپ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے ہیں .

ناتن

آپ اس بچی کو درون میں میرے پاس لائے تھے . لیکن آپ کو اُس وقت یہ معلوم نہیں تھا کہ اس وقت سے ذرا پہلے عیسائی لوگ جات *

کے ایک ایک یہودي کو تلوار کے گھاٹ اتار چکے تھے -- سب کو قتل کر ڈالا ، نہ عورت مرد کا کچھ خیال کیا ، نہ بوڑھے جوان اور بچے کی کچھ پرواہ کی — اور نہ آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ میري بیوي اور سات ہونہار لڑکے ، جن کو میں نے اپنے خیال میں حفاظت کي غرض سے اپنے ایک عزیز بھائي کے ہاں بھیج دیا تھا ، مکان کے اندر بند کرکے جلا دئے گئے !

برادر

او عادل خدا !

ناتن

جس روز آپ وہاں مجھ سے ملے ہیں ، میں تیں دن سے خاک اور انگاروں پر اپنے خدا کے سامنے لوٹ رہا تھا . مجھے ہذیان تھا ، میں پیچ و تاب کھا رہا تھا ، میں خدا سے جھگڑ رہا تھا ، میں خوب جي کھول کے روتا تھا ، میں اپنے اور سب انسانوں پر لعنت کرتا تھا ؛ اور میں نے

قسم کھا لي تھي کہ اُس لمحے کے بعد ھمیشہ ھمیشہ سب عیسائیوں سے نفرت کرونگا اور اس نفرت کو کبھي نہ مٹنے دونگا .

برادر

ھاں ' کیا تعجب ھے !

ناتن

لیکن ھوتے ھوتے مجھے عقل آ گئي ' اور عقل نے مجھ سے کہا : "اس میں شک نہیں کہ خدا ھے اور ضرور ھے . اُس بے چون و چرا ذات کي ایسي ھي مرضي تھي . اس لئے تم جس بات کو سمجھ چکے ھو اب اس پر عمل بھي کرو ؛ کیونکہ اصلي چیز تو بات کا سمجھنا ھے ' اس پر عمل کرنا مشکل نہیں ھے ' بشرطیکہ تمھارا ارادہ پکا ھو . بس اب اُٹھ کھڑے ھو ! " — میں اُٹھ بیٹھا ' اور اُٹھ کے خدا کو پکار کے کہا کہ "ھاں میں ضرور ویسے ھي کام کرونگا ' اگر تیري یہي مرضي ھے . " — اس کے بعد ھي آپ آئے '

اور اپنے گھوڑے سے اتر کے اپني عبا میں لپٹا ھوا ایک بچہ میرے حوالے کیا . یہ میں بالکل بھولتا ھوں کہ اُس وقت آپ نے مجھ سے کیا کہا تھا اور میں نے کیا جواب دیا تھا -- ھاں اتنا ضرور یاد ھے کہ -- کہ میں نے بچے کو لے لیا اور لے جاکے اپني چارپائي پر لٹا دیا . -- میں نے اُسے پیار کیا ؛ پھر میں نے وھیں دو زانو ھوکے سبکیاں لیتے ھوئے چلّا کے کہا کہ " اے میرے خدا ، میرے سات بچوں میں سے یہ ایک تو ابھي مجھے واپس مل گیا ! "

برادر

ناتن ، اس میں بالکل شک نہیں کہ آپ عیسائي ھیں . خدا کي قسم ، آپ عیسائي ھیں . اس سے بہتر عیسائي اور کون ھو سکتا ھے ؟

ناتن

خوب ! خوب !! جس بات سے میں آپ کي نظروں میں عیسائي معلوم ھوتا ھوں ، بالکل اُسي

بات سے آپ مجھے یہودي معلوم ہوتے ہیں --
بس، بس؛ اب ہم کب تک ایک دوسرے کے
دل میں اسي طرح جذبات کو اُکساتے رہینگے؟
اب ہمیں عمل کر کے دکھانا چاهئے -- اور گو مجھے
اس ایک اجنبی بچي سے سات سات بچوں کي
برابر محبت ہے؛ اور یہ خیال هي میرے لئے
موت کے برابر ہے کہ اس بچي کے نہ رہنے سے
میرے ساتوں بچے ایک مرتبہ پھر میرے ہاتھ سے
چھنے جاتے ہیں؛ لیکن اگر خدا کي یہي مرضي
ہے کہ اِسے بھي مجھ سے واپس لے لے، تو سوا
اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ میں اس کا حکم
بجا لاؤں!

برادر

خدا آپ کو جزا دے، بہادروں کے کام ایسے
هي ہوتے ہیں! -- میں بھی آپ سے ایسا هي
کرنے کو کہنا چاہتا تھا. لیکن اب کہنے کي کیا
ضرورت ہے: خود آپ کي نیک مزاجي نے آپ
کو ایسا کرنے پر آمادہ کر دیا.

ناتن

مگر میں یہ تھوڑا ھي کرونگا کہ جو کوئي
چلتا پھرتا بھي ادھر آ نکلے اور اس بچي کو
مانگے اُسي کو آساني سے دے ڈالوں !

برادر

ھرگز نہیں .

ناتن

مانگنےوالا کم سے کم ایسا تو ھو کہ اُس کا اُس
لڑکي پر چاھے مجھ سے زیادہ حق نہ ھو، مگر مجھ
سے فایق حق تو ھو .

برادر

بے شک !

ناتن

اور وہ حق بھی پیدایش اور قرابت کا حق
ھونا چاھئے .

برادر

ھاں، میرا بھي یہي خیال ھے.

ناتن

اگر آپ مجھے کسي ایسے شخص کا نام بتائیں جو اِس لڑکي کا چچا، ماموں، بھائي — غرض کہ آپ کے نزدیک کوئي قرابت دار، ھونے کي حیثیت سے اِس کا دعویدار ھو، تو مجھے اُس کے دعوے کو ماننے میں کوئي عذر نہ ھوگا. اس لڑکي کو ایسي تعلیم دي گئي ھے کہ وہ ھر خاندان اور ھر مذھب کي زینت ھو سکتي ھے. کاش آپ کو اس عیسائي نائٹ کے اصل و نسل کے حالات اس سے زیادہ معلوم ھوتے جتنے میں معلوم کر سکا ھوں!

برادر

ناتن صاحب، ایسا ھونا تو ذرا مشکل معلوم ھوتا ھے؛ کیونکہ آپ ابھي سن چکے ھیں کہ میں اُس نائٹ کي خدمت میں رھا ھوں، مگر بہت

ھي کم عرصہ .

ناتن

تو کیا آپ کو یہ بھي معلوم نہیں ھے کہ اُس کي ماں کس خاندان سے تھي ؟ میرا خیال ھے کہ وہ اِشتاؤفن تھي .

برادر

ممکن ھے کہ ھو . ھاں ھاں ' مجھے بھي یہي خیال پڑتا ھے کہ اُسي خاندان سے تھي .

ناتن

اور بھلا ' کونراد فون اشتاؤفن جو تمپلر نائٹ تھا ' اُس کا بھائي نہیں تھا ؟

برادر

اگر میں غلطي نہیں کرتا تو ' وہ ضرور اُس کا بھائي تھا . مگر ' ذرا تھہرئے — مجھے یاد پڑتا ھے کہ میرے پرانے آقا نائٹ کي ایک کتاب اب تک میرے پاس رکھي ھے . جب ھم لوگ اُسے عسقلان

کے سامنے دفن کر رہے تھے، اُس وقت میں نے وہ کتاب اُس کی جیب میں سے نکال لی تھی۔

ناتن

وہ کیسی کتاب ہے؟

برادر

اُس میں دعائیں وغیرہ لکھی ہیں — یوں کہنا چاہئے کہ وظیفوں کی کتاب ہے۔ اُس وقت مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید وہ کتاب کبھی کسی عیسائی کے کام آسکے۔ مگر خیر، میرے کام کی تو ہو ہی نہیں سکتی، کیونکہ میں تو پڑھ ہی نہیں سکتا۔

ناتن

ہاں ہاں، کہئے کہئے!

برادر

خیر، مجھ سے کسی نے کہا ہے کہ اِس چھوٹی سی کتاب کے پہلے ہی ورق پر، اور آخری پر بھی، خود میرے آقا نے اپنے ہاتھ سے اپنے رشتہ‌داروں

کے اور بیوي کے حالات لکھے ھیں .

ناتن

بس اُسي کي تو ضرورت ھے ! آپ ابھي ابھي بھاگ کے وہ کتاب لیتے آئیے . میں آپ کو اُس کے وزن کي برابر سونا تول کے اُس کي قیمت دونگا ' اور ھزاروں شکرئے اُس کے علاوہ — آپ اُسے بہت جلدی لے آئیے .

برادر

ھاں ' بڑي خوشي سے لاؤنگا . لیکن میرے آقا نے جو کچھ لکھا ھے سب عربي میں لکھا ھے .

ناتن

خیر ' کوئي مضایقہ نہیں — جلدي -- جلدی لائیے .

[برادر چلا جاتا ھے]

خدایا ' کچھ ایسي بنے کہ میں کسي طرح اِس بچي کو اپنے پاس رکھ سکوں ' اور پھر ایسا ھي

اچھا داماد بھي مُجھے مل جائے! مگر بھلا میري
ایسي تقدیر کہاں! خیر، ہرچہ بادا باد. مگر آخر
یہ کون خدا کا بندہ تھا جس نے جا کے ایسي بات
بطریق کے کان میں پھونک دی؟ اچھا، میں اِس
کو نہیں بھولونگا اور اُس کا ضرور پتہ لگا کے چھوڑونگا.
کہیں یہ ہماری دایہ صاحبہ ھي نہ ھوں!

آٹھواں سین

دایہ اور ناتن

دایہ

[جلدي اور گھبراھٹ میں]

ناتن، ناتن، ذرا سوچو تو!

ناتن

کیا، کیا سوچوں؟

دایہ

بچاری بچی تو سناٹے میں آ گئی. انھوں نے
اُسے بلایا ہے —

ناٹن

بطریق نے؟

دایہ

نہیں، سلطان کی بہن نے، شاہزادی ستہ نے
اُسے —

ناٹن

بطریق نے تو نہیں بلایا ہے نہ؟

دایہ

نہیں، نہیں! کیا سُن نہیں رہے ہو: ستہ
نے بلایا ہے، ستہ نے. اُنھوں نے کہلا بھیجا ہے کہ
لڑکی کو حاضر کرو.

ناتن

ریشع کو بلایا ھے ! — ستہ نے بلایا ھے ! خیر ' تو اگر ستہ ھي نے بلایا ھے اور بطریق نے نہیں بلایا ' تو —

دایہ

آج تم بطریق کا نام کیوں بار بار رٹ رھے ھو ؟

ناتن

اِس عرصہ میں تمہارے پاس بطریق کے ھاں سے تو کوئي پیغام نہیں آیا ھے نہ ؟ اور نہ تم نے جا کے اُس کے کان میں کچھہ پھونکا ھے ' آیں ؟

دایہ

کس نے ؟ میں نے ؟ بطریق سے ؟

ناتن

اور یہ پیغام لانے والے کہاں ھیں ؟

دایه

وہ کیا باهر کهڑے هیں .

ناتن

بطور احتیاط مزید کے ، میں خود هي جا کے اُن سے باتیں کرونگا . امید تو هے کہ یہ سب کچھ ، پردے کے پیچھے ، بطریق هي کا کیا دھرا نہ هوگا !

[جاتا هے]

دایه

اور مجھے دوسري هي فکر هے . بات یہ هے کہ ایک ایسے مالدار یہودي کي بیتي ، اور وہ بھي اکلوتي ، کسي مسلمان کو بھي تو بري نہیں لگیگي ! تمپلر کي بات تو اب هاتھ سے نکل گئي : هاں ، میں همت کر کے لڑکي هي کو یہ نہ بتا دوں کہ وہ لڑکي اصل میں کیا هے . بس همت چاهئے . اور مجھے جب کبھي سب سے پہلا موقع ملیگا ، تو میں اُسے اکیلا پاتے هي ضرور سمجھا دونگي . ابھي لو ،

ابھي سلطان کے دربار کو جاتے جاتے راستے ھي میں
بتا دونگي . ذرا سا اشارہ کر دینے میں تو کوئي
نقصان نہیں ھے . اور جو یہ ابھي نہ کیا ' تو پھر
کبھي نہ ھوگا !

پانچواں ایکٹ

پہلا سین

[سلطان کے محل کا ایک کمرہ : وہ ہی جس میں خزانہ کے تھیلے رکھے گئے تھے جیسا کہ چوتھے ایکٹ کے تیسرے اور چوتھے سین میں تھا ۔ خزانے کے تھیلے ابھی تک وہیں رکھے ہیں ۔]

صلاح الدین ، اور تھوڑی دیر بعد
اس کے چند خادم

صلاح الدین

[کمرے میں داخل ہوتے ہوئے]

ہائیں ، یہ تھیلے ابھی تک یہیں پڑے ہیں !
اور کسی کو درویش کا پتہ نہیں چلتا — ہو نہ
ہو وہ کہیں شطرنج میں پھنس گیا ہے ۔ اُس
میں لگ کے تو وہ اپنے آپ کو بھی بھول جاتا ہے ،

تو مجھے کیوں نہ بھول جائیگا . — اچھا ٹھہرو !

[ایک خادم سے جو کمرے میں داخل ہو رہا ہے]

کہو ، کیا کہنے آئے ہو ؟

خادم

حضور ، آخر خوش خبري مل گئی ! — بڑي خوشي کي بات ہے حضور ؛ بڑي ھي خوشي کي بات ہے ! قاهرہ سے قافلہ آ گیا ، اور وهاں کا سات برس کا خراج بھي آ رہا ہے .

صلاح الدین

شاباش ابراهیم ، شاباش ! تم نے واقعي بڑي خوش خبري سنائي . اُهو هو ، آخر سب کچھ صحیح سلامت پہنچ گیا ! — اچھا ، اس خوش خبري پر میرا شکریہ قبول کرو .

خادم

[امید کے ساتھ ، اپنے دل میں]

خدا کرے کچھ انعام دے نکلیں .

صلاح الدین

کس انتظار میں کھڑے ہو؟ بس اب جاؤ.

خادم

حضور، ایسی اچھی خبر لانے والے کو کچھ اور نہ ملیگا؟

صلاح الدین

اب اور تم کو کیا چاهئے؟

خادم

ایسی خوش خبری لانے والا انعام سے محروم رهیگا؟ اگر ایسا هے تو میں پہلا شخص هوں جسے سلطان روکھے سوکھے شکریہ پر ٹالتا هے. یہی کیا کم فخر کی بات هے کہ میں پہلا شخص هوں جس سے صلاح الدین نے کنجوسی برتی.

صلاح الدین

[سونے کے ڈھیر کی طرف اشارہ کرکے]

اچھا، اِن میں سے ایک تھیلا لے جاؤ.

خادم

نہیں حضور ' اب تو چاھے سرکار مجھے یہ سب
تھیلے دے ڈالیں تب بھي نہ لونگا .

صلاح الدین

تو میري حکم‌عدولي کروگے ؟ اچھا جاؤ ' دو
لے لو ' بس ! — ھائیں ' اب بھي وھي ضد ! —
ارے یہ تو چلا جا رھا ھے . یہ تو فیاضي میں
مجھ سے بھی بڑھا ھوا ھے . جتنا میرے لئے دینا
مشکل ھے ' اس سے زیادہ اس کے لئے انکار کرنا
بھي مشکل ھوگا . مگر مجھے یہ کیا ھوا جا رھا
ھے کہ اب ان آخري دنوں میں میري طبیعت
بدلی جا رھی ھے ؟ کیا صلاح الدین کو آخري دم تک
صلاح الدین ھي نہ رھنا چاھئے ؟ اگر ایسا نہ ھو '
تو اسے کبھي صلاح الدین بن کے رھنا ھي نہ چاھئے تھا .

دوسرا خادم

حضور والا !

صلاح الدین

کیا تم بھي مجھے کوئی خبر سنانے آئے ھو؟ تو —

دوسرا خادم

مصر کا سفیر آ گیا ھے ، حضور !

صلاح الدین

ھاں ، مجھے پہلے ھي سے معلوم ھے .

دوسرا خادم

تب تو حضور ، میں بہت دیر میں پہنچا !

صلاح الدین

یہ کیوں کہتے ھو کہ بہت دیر میں پہنچا ؟
کم از کم اپني نیک نیتي کے بدلے میں ایک دو
تھیلے تم بھي لے لو .

دوسرا خادم

حضور ، ایک اور دو مل کے تین ھوئے !

صلاح الدین

تم حساب میں بہت تیز معلوم ہوتے ہو — اچھا، جاؤ تین ہی لے لو.

دوسرا خادم

حضور، ابھی میرے پیچھے ایک اور مخبر بھی آ رہا ہے. اگر وہ یہاں تک پہنچ جائے ·

صلاح الدین

اور نہ پہنچنے کی کیا وجہ ہے؟

دوسرا خادم

حضور، غالباً اُس کی گردن ٹوٹ گئی ہے. بات یہ ہوئی کہ جب ہم تینوں کو یہ خبر ملی کہ سفیر آیا ہے، تو ہم تینوں ایک دم سے لپکے کہ آپ کو آ کے خبر دیں — سب سے آگے والے گھوڑے نے ٹھوکر لی اور گر گیا. اس سے میں سب سے آگے ہو گیا. شہر پہنچنے تک تو میں سب سے آگے

رھا ۔ مگر اُس کے بعد سے وہ بدمعاش ابراھیم جلدي جلدي سے گلیوں میں سے ھوتا ھوا یھاں پھنچ گیا ، اور میں رہ گیا ۔

صلاح الدین

مگر مجھے تو اُس غریب کا فکر ھے جو گر پڑا ھے ! جلدي جاؤ ، اُس کو لےکر آؤ ۔

دوسرا خادم

ھاں حضور ، میں بڑي خوشي سے جاؤنگا ، اور اگر وہ زندہ ھوا تو اِن تین تھیلوں میں سے آدھا روپیہ اُسے دے دونگا ۔

[چلا جاتا ھے]

صلاح الدین

دیکھو ، شریف آدمي ایسے ھوتے ھیں ! بھلا اور کسي کو بھي ایسے ایسے خادم نصیب ھوئے ھیں ؟ اب سوا اس کے اور میں کیا کھوں کہ میری ھی مثال نے ان لوگوں کو ایسا بنا دیا ھے ؟ پھر یہ

کیسا بیہودہ خیال ہے کہ میں اب انہیں کچھ اور
ھی سبق پڑھاؤں .

تیسرا خادم

خوشخبري ھو حضور !

صلاح الدین

کیا تم ھي وہ شخص ھو جو گر پڑا تھا ؟

تیسرا خادم

نہیں حضور ، میں وہ نہیں ھوں . میں تو
صرف یہ خبر حضور کو دینے آیا ھوں کہ امیر
منصور ، جو مصر سے روپیہ لائے ھیں ، ابھي
آ کے اُترے ھیں .

صلاح الدن

اُنہیں جلد یہاں لے اُؤ . مگر یہ لو ، وہ تو
خود ھي آ پہنچے !

دوسرا سین

امیر منصور اور صلاح الدین

صلاح الدین

بہادر امیر، خوش آمدید! آخر تم آهي پہنچے. منصور، منصور، میں اتنے دنوں سے تمہارا انتظار کرتے کرتے تھک گیا.

منصور

حضور کو اس مراسلہ سے نوآمون* کے هنگامہ کا حال معلوم هوگا. جب ابوالقاسم اُس کا خاتمہ کر چکے، تب کہیں قافلے کو وهاں سے روانہ هونے کي همت پڑي. مگر جب سے هم لوگ چلے هیں، جہاں تک هو سکا میں قافلے کو مارا مار لئے آ رها هوں.

صلاح الدین

مجھے تم پر پورا اعتماد هے. اگرچہ تمہاري پچھلي تکلیف پر یہ مزید تکلیف تو ضرور هوگي، مگر اب اتنا کام اور کرو کہ قافلے کي حفاظت کے

لئے چند تازہ دم سپاھي اور لے لو، اور پھر کوچ کي تیاري کر دو، کیونکہ تمھیں اِس روپئے کا بہت بڑا حصہ ابھي کوہ لبنان میں ابّا جان کے پاس پہنچانا ھوگا.

منصور

نہایت خوشي کے ساتھ، حضور!

صلاح الدین

مگر یہ اچھي طرح خیال رکھنا کہ سپاھي تمھارے پاس کافي ھونے چاھئیں: کیونکہ لبنان اب محفوظ جگہ نہیں رھي ھے. یہ تو بلا شبہ تم نے سنا ھي ھوگا کہ تمپلر لوگوں نے پھر نقل و حرکت شروع کر دي ھے. اِس لئے ذرا احتیاط ھي سے کام لینا. یہ قافلہ تھہرا کہاں ھے؟ اچھا تو یہي ھوتا کہ میں خود اُسے دیکھ لیتا اور اُس کا انتظام کر دیتا.

[ایک خادم سے]

دیکھو میاں، تم جا کے ذرا شاھزادي ستہ سے کہ دو کہ میں ابھي آتا ھوں.

تیسرا سین

[ناتن کے مکان کے سامنے کھجوروں کا جھنڈ]

تہپلر

[اکیلا]

اب تو میں کبھي اُس کي دهلیز کے اندر قدم نہ رکھونگا . آخر کبھي نہ کبھي وہ خود هي نکلیگا . ایک دن وہ بھي تھا کہ اِن لوگوں کو میري صورت دیکھنے کي تسنا تھي ' اور اب یہ حالت هے کہ شاید وہ مجھے اپنے گھر کے پاس بھي نہ پھٹکنے دے . مجھے اُس شخص پر بڑا هي غصہ آتا هے — مگر کیوں ؟ — آخر میں اس بیچارے یہودي سے اتنا کیوں ناراض هوں ؟ اب تک تو اس نے میري بات کو ردّ نہیں کیا هے ؛ اور اب تو خود صلاح الدین نے اُس سے بات چیت کرنے کا ارادہ کیا هے . — کیا واقعي میري عیسائیت میں اُس کي یہودیت سے زیادہ شدت هے ؟ —

اپنے آپ کو بھلا کون اچھی طرح پہچان سکتا ہے ؟ --- اور اگر ایسا نہیں ہے تو مجھے اس بات پر کیوں اتنا غصہ آتا ہے کہ اس شخص نے عیسائیوں کی ذرا سی چوری کی ہے ؟ مگر ، یہ میں نے کیا کہا ؟ "ذرا سی چوری !" --- ایسی دوشیزہ لڑکی کو چھین لینا کیا ذرا سی چوری ہے ؟ --- لیکن سوال یہ ہے کہ اب اس لڑکی کا دعویدار کون ہو سکتا ہے ؟ یہ تو ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس غلام کا مال ہے جو اِس اَن گھڑ پتھر کو زندگی کے تاریک ساحل پر چھوڑ کے خود چلتا بنا . نہیں ، بلکہ یہ تو اُس کاریگر کا مال ہے جس نے بے صورت پتھر میں خدا کے نور کا جلوہ دیکھا اور اُسے تراش کے ایسا بے نظیر بت بنایا ! ہاں سچ ہے ، ریشع کا اصلی باپ یہی یہودی ہے : چاہے وہ کسی عیسائی ہی کی بچی کیوں نہ ہو --- اَبد تک یہی یہودی اُس کا باپ کہلائیگا ؛ کیونکہ اگر وہ محض ایک عیسائی لڑکی ہوتی ، اور اُس میں یہ سب خوبیاں نہ ہوتیں جو ایک ایسا یہودی ہی اُس میں پیدا کر سکتا

ھے، تو میرا دل تو یھي گواھي دیتا ھے کہ اُس کا مجھ پر ھرگز جادو نہ چلتا! اس حالت میں اس کي پیاري سے پیاري مسکراھٹ بھي ھونٹوں کي ایک دلکش حرکت سے زیادہ نہ ھوتي، اور وہ چیز جس سے یہ مسکراھٹ پیدا ھوتي ھے ھرگز اس رونق کا سبب نہ ھوتي جو اُس کے چھرے پر نظر آتي ھے. میں نے اکثر دیکھا ھے کہ ریشع کے تبسّم سے زیادہ شیریں تبسّم محض حماقت، بیھودگي اور مسخرے پن سے نامعقول، خوشامدي امیدواروں پر صرف کر دیئے گئے ھیں. لیکن کبھی مجھ پر بھي اُن مسکراھٹوں کا یہ اثر ھوا ھے کہ میں اُن کا دیوانہ ھو گیا ھوں؟ یا میں نے اس بات کی تمنا کی ھو کہ وہ آفتاب کی کرنوں کی طرح میري تاریک زندگي کو روشن کر دیں؟ ھرگز نھیں. مگر پھر بھی مجھے اس شخص پر غصہ آتا ھے جس نے اُسے وہ کچھ بنا دیا ھے جو وہ ھے! آخر یہ کیا بات ھے؟ کیا میں واقعی اسی کا مستحق ھوں کہ صلاح الدین نے مجھے ایسی سخت حقارت کے ساتھ رخصت

کر دیا ؟ مستحق ہوں یا نہیں ہوں ، مگر اُس
کا ایسا سمجھنا ھي کیا میرے لئے کم برائی ہے .
افوہ ، اُس جیسے شخص کی نظر میں میں کیسا
ذلیل ، کیسا خوار معلوم ہوا ہونگا ! — اور یہ سب
صرف ایک لڑکی کی وجہ سے ! نہیں کُرد ، نہیں ،
ایسا نہ ہونا چاھئے — ارے ظالم ، کچھ تو اپنے
اوپر قابو رکھ . اور کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ دایہ
نے یوں ہی باتیں بنائي ہوں ، جن کا کوئی ثبوت
نہ ہو . ھائیں ، ناتن آ پہنچا ! — مگر یہ کس
سے باتیں کر رہا ہے ؟ ہو نہ ہو یہ وہی ہمارے
پرانے دوست راھب صاحب ہیں ! ہاں ، اُسے تو
اب سب ھي کچھ معلوم ہے . معلوم ہوتا ہے
بیچارہ یہودي بطریق کے ہاتھوں میں پھنْس گیا
ہے . دیکھا ، ایک میري غلطی سے کیا کیا جھگڑے
جھمیلے پھیلے ہیں . اُف اُف ، کمبخت غصے کی
آگ کي ایک چنگاري سے انسان کا دماغ کیسا بھڑک
اُٹھتا ہے ! اب مجھے جلدي ھي فیصلہ کر لینا
چاھئے کہ کیا کروں . اچھا ، اتنے ذرا میں ایک طرف ھي
کو ہو جاؤں : شاید راھب اُسے ابھي چھوڑ کے چل دے .

چوتھا سین

ناتن اور برادر

ناتن

اچھے برادر، ایک دفعہ پھر میرا شکریہ لیجئے .

برادر

یہي تحفہ میري طرف سے بھي قبول کیجئے .

ناتن

مگر آپ میرا شکریہ کیوں ادا کرتے ہیں ؟ کیا محض اس لئے کہ میں آپ کو وہ چیز دینے پر ضد کر رہا تھا جو آپ کے کسي کام کي نہیں ؟ کاش آپ کي ضد میري ضد سے دب جاتي . آپ نے مجھے زبردستي اس سے روکا کہ آپ کو اس سے زیادہ دولتمند بنا دوں جتنا میں خود ہوں .

برادر

بہر حال، کتاب تو میری ہے ہی نہیں۔ وہ اُس لڑکی کی ملکیت ہے: نہیں بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اس غریب کو اپنے باپ کے ترکہ میں صرف یہی ایک یہی چیز تو ملی ہے — مگر ہاں، سب سے بڑی چیز تو خود آپ ہیں۔ میری تو یہی دعا ہے کہ آپ نے جو کچھ اُس کی خدمت کی ہے، خدا کرے آپ کو کبھی اس پر پچھتانا نہ پڑے۔

ناتن

پچھتانا پڑے، خوب! یہ تو آپ یقین رکھئے کہ میں پچھتاؤنگا کبھی نہیں۔

برادر

ہاں، بشرطیکہ آپ کے یہ ٹمپلر اور بطریق لوگ —

ناتن

نہیں، یہ لوگ خواہ مجھے کیسا ہی نقصان

پہنچائیں، مگر میں اپنے کئے پر کبھی ذرا سا بھی نہ پچتاؤنگا — مگر کیا واقعی آپ کو یقین ہے کہ کسی تمپلر ہی نے آپ کے بطریق کو اُکسایا ہے ؟

برادر

ہاں، میرے خیال میں تو ضرور یہی ہوا ہے. ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ ایک تمپلر اُس سے کچھ باتیں کر رہا تھا. اور میں جو کچھ بھی سن سکا اُس سے میرے اِس خیال کی تائید ہوتی ہے.

ناتن

آج کل سارے یروشلم میں لے دے کے صرف ایک ہی تمپلر تو ہے، اور میں اُسے جانتا ہوں: نہیں بلکہ وہ میرا خاص دوست ہے. بڑا ہی شریف اور نیک جوان ہے.

برادر

ہاں ٹھیک ہے — بالکل ٹھیک — مگر مصیبت

یہ ہے کہ آدمي اصل میں جیسا کچھہ ہوتا ہے
اور دنیا اُسے مجبور کرکے جیسا بنا دیتي ہے، اُس
میں اور اِس میں بڑا فرق ہوتا ہے!

ناتن

ہاں، افسوس! ہے تو یوں ہي! خیر، تو
میرا دشمن چاہے کوئي ہو اور جو بھلا برا اُس کا
جي چاہے وہ کرے. مگر برادر صاحب، آپ کي
اِس کتاب کے ذریعے سے میں سب کا مقابلہ کر
سکتا ہوں. میں ابھي اسے لے کے سلطان کے پاس
جاتا ہوں، دیکھئے تو.

برادر

خدا آپ کو کامیاب کرے! اچھا، اب اجازت
چاہتا ہوں.

ناتن

مگر ابھي تک آپ نے اُس بچي کو نہیں
دیکھا. اچھا، جلدي آئیگا، اور میرے ہاں اکثر
آیا کیجئے. خدا کرے آج کے دن بطریق کو کوئي
بات نہ معلوم ہو! مگر خیر، اب آپ جو کچھہ
چاہیں اُس سے کہ سکتے ہیں.

براڈر

جي نهيں، ميرا كچھ نه كهونگا . — خدا حافظ !

ناتن

اچھا، براڈر صاحب، هم لوگوں کو بھول نه جائيگا .

[براڈر چلا جاتا هے .]

خدايا ! جي چاهتا هے كه يهيں كھلے آسمان كے نيچے دوزانو هو كر تيرا شكر بجا لاؤں . تيرا هي فضل هے كه يه گتھي ؛ جس كي سخت گرهوں كو كھولتے ميں عاجز آ گيا تھا، اب خود بخود كھلي جا رهي هے ! خدايا، مجھے اس خيال هي سے خوشي هوتي هے كه اب مجھے كسي بات كے چھپانے كي ضرورت نهيں رهي، اور اب ميں اپنے بني نوع كے سامنے بھي اُسي طرح بے دھڑک جا سكتا هوں جس طرح ميں تيرے سامنے آيا هوں . خدايا، تيرا احسان هے كه تو همارے فعلوں سے همارا اندازه نهيں كرتا — اور فعل بھي وه جو اكثر همارے نهيں هوتے !

پانچواں سین

[ناٹن، اور ٹمپلر جو ایک طرف سے آ نکلتا ہے .]

ٹمپلر

ناٹن صاحب ! ٹھہرئے — مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے .

ناٹن

ہائیں، نائٹ صاحب ! آپ ہیں ؟ یہ کیونکر ہوا کہ آپ سلطان کے ہاں مجھے نہیں ملے ؟

ٹمپلر

ہاں، نہ میں آپ کو وہاں پا سکا، نہ آپ نے مجھے پایا — خیر، اس کا فکر نہ کیجئے .

ناٹن

نہیں، مجھے تو کوئی فکر نہیں ہے، مگر سلطان تو جھنجھلائیگا نہ ؟

تھپلر

جب میں پہنچا ہوں ، مجھے معلوم ہوا کہ آپ اُسی وقت وہاں سے واپس ہوے تھے .

ناتن

تو آپ سے اُن سے باتیں ہو گئیں ؟ یہ بہت اچھا ہوا .

تھپلر

ہاں ، مگر سلطان یہ چاہتے ہیں کہ میں اور آپ دونوں ایک ہی وقت میں وہاں موجود ہوں .

ناتن

یہ تو اور بھی اچھا ہے — آئیے ، میں ابھی اُن ہی کے ہاں جا رہا تھا .

تھپلر

ناتن صاحب ، میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ یہ صاحب جو ابھی آپ سے الگ ہوئے ہیں ، کون تھے ؟

ناتن

ھائیں، آپ کو معلوم نہیں ؟

تھپلر

ھو نہ ھو یہ وھی بھولے بھالے راھب ھیں، جن سے بطریق صاحب مخبري کا کام لیا کرتے ھیں.

ناتن

ھاں، ھوگا — رھتا تو یہ بطریق ھی کے ساتھ ھے.

تھپلر

جی ھاں، یہ ترکیب تو اچھي ھے کہ سادگي کے ذریعے بدمعاشی کا راستہ صاف کر لیا جائے !

ناتن

بے شک، حماقت کی سادگی سے پہ کام ضرور نکلتا ھے، مگر ایمانداري کي سادگی سے نہیں.

تھپلر

بطریق لوگ ایمانداری کی سادگی کے قائل نہیں ھوا کرتے.

ناتن

لیکن اس راهب کی طرف سے تو مجھے پورا اطمینان ھے — یہ شخص ھرگز ایسا آدمی نہیں ھے جو شرارتوں میں بطریق کی مدد کرے .

تمپلر

کم از کم وہ ایسا کہا تو ضرور کرتا ھے . مگر کیا اس نے کبھی آپ سے میرے متعلق کچھ نہیں کہا ؟

ناتن

آپ کے متعلق ؟ نہیں ، خاص آپ کا کبھي کوئي ذکر نہیں کیا — یہ غریب آپ کا نام تک تو جانتا نہیں .

تمپلر

ھاں ، شاید ھي جانتا ھو .

ناتن

ھاں البتہ ایک تمپلر کے بارے میں اُس نے مجھ

سے اتنا ضرور کہا تھا کہ —

تمپلر

کیا کہا تھا ؟

ناتن

بھر حال اُس نے جو کچھ بھي کہا تھا اُس سے صاف معلوم ھوتا ھے کہ اُس کي مراد آپ سے نہیں تھی ۔

تمپلر

کیا معلوم ؟ اچھا ، بتائیے تو اُس نے کیا کہا تھا ؟

ناتن

اُس نے یہ کہا تھا کہ کسي تمپلر نے بطریق سے جاکے میري غیبت میں مجھ پر کچھ الزام لگایا ھے ۔

تمپلر

آپ پر الزام لگایا ھے ، خوب ! میں اُن کي

غائبانہ اجازت سے اتنا کہنا چاهتا هوں کہ یہ بالکل جهوتي بات هے . میں ایسا آدمي نہیں هوں کہ اپنے کئے سے مُکر جاؤں ، اور جو کچھ میں نے کیا سو کیا . اور نہ میري یہ عادت هے کہ میں خواہ مخواہ بهي یہ کہوں کہ میں جو کام کرتا هوں تهیک هي کیا کرتا هوں . پهر اپني غلطي پر میں کیوں شرمندہ هوں ؟ کیا میں نے یہ عہد نہیں کر لیا هے کہ اپني غلطي کي تلافي کرنے کي پوري پوري کوشش کرونگا ، اور کیا مجهے یہ معلوم نہیں کہ انسان تلافي کرنے پر آئے تو بہت کچھ، کر سکتا هے . اچها ، ناتن صاحب ، سنئے : راهب صاحب نے جس تمپلر کا ذکر کیا تها ، یقین جانئے وہ میں هي هوں ؛ اور میں نے هي ، بقول اُن کے ، آپ پر یہ الزام لگایا تها . تاهم آپ کو یہ تو معلوم هي هے کہ اُس وقت میں کیوں دیوانہ‌وار آپ کے خلاف هو رها تها ، اور کیا سبب تها کہ میري رگوں میں خون کهول رها تها . توبہ توبہ ! مجھ سے کیا حماقت هوئي هے . بات یہ هے کہ میں پچهلي دفعہ بڑے خلوص اور جوش سے آیا تها کہ

آپ مجھے اپني خدمت میں قبول کر لیں —
مگر آپ کو یاد ھوگا کہ آپ نے کیسي سردمہری
سے کام لیا تھا : کیسا نیم گرم سا جواب دیا تھا ،
جو سردمہري سے بھي بدتر تھا . آپ نے کیسي
احتیاط کے ساتھہ مجھہ سے اپنا پیچھا چھڑایا تھا ،
اور کیسے کیسے بےتُکے سوال مجھہ سے کئے تھے !
میں سچ کہتا ھوں اب بھي مجھے آپ کي وہ
باتیں یاد آ جاتي ھیں تو مارے غصہ کے
بےقابو ھو جاتا ھوں . خیر — اب ذرا غور کیجئے —
میرے اِس غیظ و غضب کے عالم میں دایہ چپکے
سے میرے پاس آتي ھے اور اپني ر کي باتیں
میرے کان میں پھونک جاتي ھے ؛ اور ان باتوں کو
سن کے مجھے اپني دانست میں گویا آپ کے عجیب
و غریب برتاؤ کي ساري لِم معلوم ھو جاتي ھے !

ناٹن

یہ کیونکر ؟

تھپلر

ھاں ، دیکھئے : وھي تو بیان کر رھا ھوں —

تو، غرض کہ میں نے خواہ مخواہ بھي یہ یقین کر لیا کہ آپ نے جس ھستي کو اس طرح عیسائیوں سے لیا ھے اُسے آپ ھرگز کسي عیسائي کے حوالے نہ کرینگے . اس لئے مجھے سب سے مختصر اور اچھي صورت یہي معلوم ھوئي کہ آپ کے گلے پر چھري رکھ کر آپ کو اس پر مجبور کیا جائے .

ناتن

یہ صورت مختصر تو ضرور ھے ؛ مگر یہ میري سمجھ میں نہ آیا کہ اس میں اچھائي کیا ھے ؟

ٹمپلر

میري پوري بات تو سن لیجئے ! یہ تو میں خود ھي مانتا ھوں کہ میں غلطي پر تھا . اس میں آپ کي تو کوئي خطا نہ تھي : اصل میں ھوا یہ کہ اس دیواني دایہ نے بےسمجھ بوجھ جو کچھ مُنْہ میں آیا بک دیا . ممکن ھے

اُسے آپ سے کچھ رنجش ہو، اور وہ اِس ڈھب سے آپ کو کسي جال میں پھنسانے کي فکر میں ہو. اور یہ میري بیوقوفي اور ناتجربہ کاري ہے کہ میں اپنے جوش میں کبھي ایک سرے پر پہنچ جاتا ہوں کبھي دوسرے سرے پر: کبھي حد سے زیادہ نرم ہو جاتا ہوں، کبھي ضرورت سے زیادہ گرم. ناتن صاحب، میں آپ سے معافي چاهتا ہوں.

ناتن

اچھا، میں نے معاف کیا.

ٹمپلر

یہ تو صحیح ہے میں نے بطریق سے اس بات کا ذکر کیا؛ مگر میں نے آپ کا نام ہرگز نہیں لیا. جیسا کہ میں ابھي کہہ چکا ہوں، یہ بالکل جھوٹ ہے کہ میں نے آپ کا نام لیا ہے. میں نے اس معاملے کو محض ایک عام سوال کي صورت میں اس کے سامنے پیش کیا تھا، اور

وہ بھي صرف یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس بارے میں اس کي راے کیا ھے ۔ اصل تو یہ ھے کہ مجھے اتنا بھي نہ کہنا چاھئے تھا ، کیونکہ مجھے خوب معلوم تھا کہ بطریق بڑا چالباز بدمعاش ھے ۔ چاھئے یہ تھا کہ میں خود ھي اس پر اپنے دل میں سوچ سمجھ لیتا ؛ اس کي کوئي ضرورت نہ تھي کہ اُس بچاري بچي کو ایسے مہربان سے جدا ھو جانے کے خطرے میں ڈالتا ۔ خیر ، اب بھی کچھہ نہیں گیا ھے ۔ یطریق کي شرارت نے ، جو اس کي فطرت میں ھے ، میري آنکھیں کھول دي ھیں ؛ اور اب میں سمجھ گیا ھوں کہ مجھے کیا کرنا چاھئے ۔ فرض کیجئے کہ اُسے آپ کا نام بھي معلوم ھو گیا ھے ، تب بھي وہ کیا کر لیگا ؟ اگر آپ کے سوا اُس لڑکي کا کوئي اور دعویدار ھو سکتا ھے تب تو وہ لڑکي پر قبضہ کر سکتا ھے ؛ مگر اُسے لے جا کر خانقاہ میں جب ھي داخل کر سکتا ھے کہ وہ آپ کے گھر میں رھتي ھو — آپ لڑکي کو میرے حوالے کر دیجئے ؛ مجھے دے دیجئے —

پھر بطریق کو آنے دیجئے ' دیکھیں کیا کر لینا ہے ! — اس کی کیا مجال ہے کہ میری بیوی کو مجھ سے چھین سکے ! آپ فوراً اُسے میرے حوالے کر دیجئے ؛ اب خواہ وہ آپ کی بچی ہو یا نہ ہو ' وہ یہودی ہو یا عیسائی ہو ' یا بالکل لامذہب ہو — کوئی مضایقہ نہیں . میں آپ سے ہرگز یہ سوال نہ کرونگا کہ اُس کا مذہب کیا ہے ؟ میرے لئے سب یکساں ہے !

ناتن

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ سچ کو چھپانے سے مجھے کچھ فائدہ ہے ؟

ٹمپلر

خیر ' جو کچھ بھی ہو ' مجھے اس سے بحث نہیں .

ناتن

نہ تو میں نے آپ کے سامنے کبھی اِس سے اُنکار کیا ہے ' اور نہ کسی اور پوچھنے والے سے

چھپانا چاھتا ھوں کہ ریشع عیسائي ھے اور میرا
اُس سے صرف یہ واسطہ ھے کہ میں نے اُسے اپني
بیٹي بنا لیا ھے . آپ شاید یہ سوال کرینگے
کہ اگر ایسا ھے تو میں نے خود ریشع سے کبھي یہ
بات کیوں نہیں کہي ؟ مگر ظاھر ھے کہ مجھے
اگر اس کي معذرت کرني ھے تو خود اس لڑکي
سے !

تھپلر

نہیں ، بلکہ اُس کے سامنے بھي اِس کي
ضرورت نہیں — اُسے تو اب بھي آپ کو وھي
سمجھنا چاھئے جو وہ ھمیشہ سمجھا کي ھے . اِس
راز کے اظہار سے اُسے صدمہ نہ پہنچایا جائے تو
اچھا ھے . — اِس وقت وہ آپ کے قبضہ میں ھے ،
اور میں آپ سے پھر التجا کرتا ھوں کہ آپ اُسے
میرے حوالے کر دیجئے . یقین مانئے کہ اب اِس
دوسري مرتبہ بھي ریشع کو اگر کوئي شخص آفت
سے بچا سکتا ھے اور بچائیگا تو وہ میں ھي ھوں !

ناتن

یہ صحیح ہے کہ ایک دفعہ آپ نے اسے بچایا تھا ؛ مگر اب یہ ممکن نہیں . آپ بہت دیر میں پہنچے .

ٹمپلر

یہ کیا ؟ بہت دیر میں کیسے ؟

ناتن

اِس کے لئے تو ہمیں بطریق کا شکرگزار ہونا چاہئے .

ٹمپلر

بطریق کا شکرگزار ہونا چاہئے ؟ کس بات کے لئے ؟ کیا بطریق کا یہی مقصد تھا کہ ہم لوگوں کو احسانمند کرکے شکریہ وصول کرے ؟ کیا خوب ! آخر کیوں ہم اُس کے شکرگزار ہوں ، کچھ معلوم تو ہو ؟

ناتن

اِس لئے کہ محض اُس کی وجہ سے ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ریشع کے رشتہ‌دار کون لوگ ہیں — اور یہ کہ اب ہم اُسے اطمینان کے ساتھ کس کے ہاتھ میں دے سکتے ہیں.

تمپلر

اچھا اِس بات کا شکریہ — ہاں بھلا اور کون سی بات ہو سکتی ہے جس کے لئے کوئی اس کا شکریہ ادا کرے.

ناتن

بہر حال، اب اگر آپ کو ریشع درکار ہے تو اب آپ اُس کے اُن ہی رشتہ‌داروں سے اُسے طلب کر سکتے ہیں، نہ کہ مُجھ سے.

تمپلر

ہائے ریشع! مجھے تو تجھ پر رحم آتا ہے: ابھی نہ معلوم اور کیسی کیسی گردشیں تیرے

لکھے میں لکھي ھیں ! آہ ، جو بات کسي اور یتیم بچي کے لئے رحمت ھوتي ، وھي تیرے لئے زحمت ھے ! — مگر ناتن صاحب ، یہ تو بتائیے کہ یہ اُس کے بڑے چھیتے نئے رشتہدار ھیں کہاں ؟

ناتن

کہاں ھیں ؟

تمپلر

ھاں ، اور وہ ھیں کون ؟

ناتن

" کون ھیں ؟ " کا جواب تو یہ ھے کہ ریشع کے ایک حقیقي بھائي کا پتہ چلا ھے ، اور اب آپ کو اُسي کے سامنے اپني درخواست پیش کرني چاھئے .

تمپلر

کیا کہا ، بھائي ؟ اچھا ، تو وہ ھے کیا ؟ سپاھي ھے ، کہ پادري ؟ خدا کے لئے جلدی بتائیے :

دیکھوں، مجھے اُس سے کچھ اُمید بھي ھو سکتي ھے یا نہیں !

ناتن

میرا تو خیال ھے کہ وہ نہ سپاھي ھے، نہ پادري -- یا یوں کہئے کہ وہ یہ دونوں ھے -- مجھے اب تک اُس کے حال کي پوری خبر نہیں ۔

تھپلر

آپ کو اُس کا اور بھي کچھ حال معلوم ھے ؟

ناتن

ھاں، میں نے سنا ھے کہ وہ بڑا سچا اور ایماندار آدمي ھے، اور ریشع اُس کے ساتھہ بہت اچھي طرح رھیگي ۔

تھپلر

اور عیسائي بھي ھے ؟ ناتن صاحب، بعض وقت تو آپ مجھہ سے خاصي پہیلیاں سي بجھوانے

لگتے هیں . دیکھئے ناراض نه هوجئیگا : آپ اتنا تو ضرور مانینگے کہ ریشع کو عیسائیوں کے ساتھ عیسائي هي بن کے رهنا چاهئے : اور اِس طرح رهتے رهتے وہ آخرکار ایک دن سچ مُچ عیسائي بن جائیگي . نتیجه یه هوگا که آپ نے جو اُس کي روح میں گیهوں کے پودے لگائے هیں، اِدهر اُدهر کے گهاس پهونس سے اُن کا بهی ناس هو جائیگا ! مگر میں دیکهتا هوں کہ آپ کو کچهه پرواه هي نهیں هے ' اور تعجب هے که آپ یه کهتے هیں که وہ اپنے بهائي کي نگراني میں رہ کے بهت خوش رهیگي !

ناتن

هاں ' میں تو یهي سمجهتا هوں ' اور مُجهے ایسي هي اُمید هے . اور اگر فرض کیجئے کہ اُس کے ساتھ رہ کے اُسے کسي چیز کي کمي بهي هوگي ' تو میں اور آپ تو اُس کي خدمت اور خیر خواهي کے لئے موجود هي هیں !

تهپلر

اپنے بهائي کے ساتھ رہ کے اُسے کمي هي کس چیز

کي هوگي ؟ اُس کا عزیز بھائي اپني پیاري بہن کے لئے کھانے پینے اوڑھنے پہننے کا ، هر طرح کا سامان مُہیا کریگا ، اچھي اچھي چیزیں لا کے دیگا : پھر اور کیا کمي وہ جائیگي ؟ -- سوا ایک بر کے -- اور اُس کا بھائي کُچھ دنوں میں بر بھي ڈھونڈھ نکالیگا ، بھلا اُس کي دنیا میں کیا کمي ھے . اور پھر وہ جتنا پکا عیسائي هوگا اُتنا هی اچھا . افسوس ! ایسی فرشتہ‌خصلت هستی کی آپ نے ایسی محنت سے صرف اِس لئے پرورش کی کہ وہ دوسروں کے هاتھوں میں پڑ کے برباد جائے !

ناتن

مگر آپ کو اِن باتوں کا اِتنا رنج کیوں ھے ؟ آپ یہ یقین رکھئے کہ همارا یہ فرشتہ همیشہ هماري محبت کے قابل رهیگا .

تمپلر

آپ کو کوئی حق نہیں ھے کہ آپ اِس بری طرح سے اُس محبت کا ذکر کریں جو مجھے اس سے ھے !

میري محبت هرگز اس کو گوارا نهیں کرتي که ریشع مُجهه سے الگ هوکے کسي اور کے پاس پهنچ جائے — هرگز نهیں! خواه یه جدائي برائے نام هي کیوں نه هو. لیکن یه تو بتائیے که اب جو کچهه هونےوالا هے اُس کا ریشع کو کچهه سان گمان بهي هے ؟

ناتن

کچهه نه کچهه هے تو ضرور. لیکن میري سمجهه میں نهیں آتا که اُس نے کیسے اور کهاں سے سن لیا!

تمپلر

نهیں نهیں ، بس اب بهت کچهه هو چکا — سب سے پهلے وه میرے هي منه سے اپنے مقدر کي خبر سنیگي ؛ میں هي سناؤنگا. میں نے جو قَسم کها رکهي تهي که جب تک میں اُسے اپنا نه که سکونگا هرگز اُس کي صورت نه دیکهونگا. آج وه قَسم توتتي هے! میں ابهي جاتا هوں —

ناتن

کہاں ؟ کدھر کو ؟

تمپلر

ریشع کی طرف ! ممکن ھے اُس کی اِس پاک دوشیزہ روح میں جوانمردی کا اتنا جوھر موجود ھو کہ وہ اس ارادے کو دل میں ٹھان لے جو اس کے شایان شان ھے !

ناتن

اور وہ ارادہ کیا ھے صاحب ؟

تمپلر

وہ یہ کہ آپ دونوں سے اپنا پیچھا چھڑا لے — آپ سے ، اور اپنے بھائی سے —

ناتن

اور ؟

تمپلر

اور میرے ساتھ ھولے : چاھے پھر یہی ھو کہ

اُسے آخرکار کسي مسلمان سے نکاح کر لینا پڑے .

ناتن

تھہریئے تو ! وہ اب وھاں نہیں ھے : صلاح الدین
یا اُس کي بہن ستہ کے پاس ھے .

تمپلر

وہ کب سے ؟ اور کیوں ؟

ناتن

اور اگر آپ وھاں اُس کے بھائي سے بھي ملنا
چاھیں ، تو آئیے میرے ساتھ آئیے .

تمپلر

بھائي ؟ کس کا ؟ ستہ کا ، یا ریشع کا ؟
کس کا ؟

ناتن

ممکن ھے دونوں کا بھائي مل جائے — مگر
آپ آئیے تو ; آئیے تو سہي !

[ناتن اُسے لے چلتا ھے .]

چھٹا سین

[ستہ کا کمرہ . ستہ اور ریشع باتیں کر رہي ہیں .]

ستہ

پیاري بیٹي ، تمہیں دیکھ کے مجھے بڑي خوشي ہوئي ! — گھبراؤ نہیں . شرماؤ مت — بولو ، باتیں کرو — اچھي طرح آرام سے بیٹھو .

ریشع

شاہزادي —

ستہ

نہیں ، شاہزادي مت کہو — مجھے ستہ کہو . میں تمہاري سہیلي ہوں ؛ بہن ہوں ، بلکہ ماں ہوں ؛ کیونکہ تم مجھ سے عمر میں بہت چھوٹي ہو . اس عمر میں یہ سمجھ ، یہ نیکي ، یہ پرہیزگاري ! معلوم ہوتا ہے تم سب کچھ جانتي ہو ، اور سب کتابیں بھي پڑھ رکھي ہیں ، آیں ؟

ریشع

کس نے؟ میں نے! آپ مجھ بےوقوف سے ہنسي کرتي ھیں؛ مجھے تو پڑھنا بھي اچھي طرح نہیں آتا.

ستھ

اري جھوٹي!

ریشع

ھاں، ابّا کا لکھا ھوا تو ضرور پڑھ لیتي ھوں، وہ بھي کچھ اتک کر — میں سمجھی آپ کتاب کو کہ رھی ھیں.

ستھ

ھاں اور کیا، میں کتابوں ھی کو تو کہ رھي ھوں.

ریشع

جي نہیں، کتاب تو مُجھ سے بالکل نہیں پڑھي جاتی.

ستہ

کیا ؟ سچ مُچ ؟

ریشع

جی ھاں ، میں بالکل سچ کہتی ھوں — میرے ابَّا کو کتابي علم پسند نہیں ھے ، جو آدمي کے دماغ میں خالي لفظ ھي لفظ ٹھونْس دیتا ھے بس .

ستہ

ھاں ، وہ یہ کہا کرتے ھیں ؟ ھاں ، کچھ بہت جھوٹ تو نہیں کہتے . اچھا ، تم جو اتني ساری باتیں جانتي ھو ، یہ سب تم نے کہاں سے سیکھیں ؟

ریشع

ابَّا ھي سے سني ھیں . اور یہ تو میں آپ کو اب بھي بتا سکتي ھوں کہ یہ سب باتیں اُنھوں نے کہاں بتائیں اور کیوں بتائیں .

ستّه

بات یہ ہے نہ کہ اس طرح بتائی ہوئی باتیں ذہن میں بہت عرصہ تک رہتی ہیں۔ اِس سے یہ ہوتا ہے کہ آدمی جو کچھ سیکھتا ہے وہ اُس کے جی جان میں پیوست ہو جاتا ہے۔

ریشع

اور رہیں کتابیں: وہ تو شاید آپ نے بھی تھوڑی ہی پڑھی ہونگی، یا شاید کوئی بھی نہ پڑھی ہو۔

ستّه

تم نے یہ کیسے کہا؟ یہ سچ ہے کہ مُجھے لیاقت کا دعویٰ نہیں۔ مگر تم نے یہ کیونکر جانا، یہ بتاؤ؟ — ہاں، جھجھکو مت، بالکل نڈر ہو کے بتاؤ۔

ریشع

یہ میں نے اِس واسطے کہا کہ ایک تو آپ بناوت کی باتیں نہیں کرتیں، بالکل فطری باتیں ہوتی

ھیں آپ کی -- بس بالکل جیسی آپ کی طبیعت
ھے ویسي ھي آپ کي باتیں ھوتي ھیں •

ستہ

اچھا ، پھر ؟

ریشع

ابّاً کہا کرتے ھیں کہ کتابیں پڑھنے سے آدمي
ایسا نہیں رہ جاتا ھے .

ستہ

تمہارے ابّاً تو عجیب آدمي معلوم ھوتے ھیں .

ریشع

ھاں ، ھیں تو .

ستہ

وہ ھمیشہ کیسي سچي بات کہتے ھیں !

ریشع

جي ھاں ، مگر جب مُجھے خیال آتا ھے کہ —

ستہ

کیا ہوا بیٹی ؟ کیا تمہیں کُچھ تکلیف ہے ؟

ریشع

جب میں سوچتی ہوں کہ ایسے باپ --

ستہ

اللہ ! تم تو رونے لگیں ، آیں ؟

ریشع

کہ مُجھ سے -- ہاں ، اب تو میں کہ ہی ڈالوں ، نہیں تو میرا کلیجہ پھٹ جائیگا -- مجھ سے --

[سبکیاں لیتی ہوئی ستہ کے قدموں پر گر پڑتی ہے .]

ستہ

کیا ہے ، بیٹی ؟ آخر کچھ کہو تو سہی !

ریشع

ایسے باپ مجھ سے چھن جائینگے !

ستہ

کیا! تمہارے ابا تم سے چھن جائینگے؟ وہ کیسے؟ تم بالکل مت گھبراؤ؛ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا! اُتھو بیتي، اُتھو.

ریشع

آپ میری بہن اور سہیلي ہیں، تو اِسے نباہئے بھي.

ستہ

ھاں، بےشک نباھونگي! اچھا بیتي، بس اب اُتھ بیتھو؛ نہیں تو کسي کو بلاؤں؟

ریشع

[ضبط کر کے، اُتھتے ہوئے]

مجھے معاف کیجیگا، میں اپني پریشاني میں بالکل بھول گئي کہ میں کس سے باتیں کر رھي ھوں — نہیں، ستہ کے سامنے مایوسي کے آنسو کام نہیں کرتے. اُس پر اثر ڈالنا ھو تو آدمي جو

کچھ کہیے ٹھنڈے دل سے اور سمجھ بوجھ کے کہیے. اس کي عدالت میں تو اُسي کي جیت ھے جو عقل کي پیروي کرے!

ستھ

خیر، اب تم اپنا حال کہو.

ریشع

میري بہن، میري سہیلي! خدا کے واسطے ان لوگوں کو روک دیجئے کہ مجھے ناٹن سے نہ چھڑائیں، کسي اور کو میرا باپ بنا کے میرے سر نہ مڑھیں.

ستھ

کیا! کسي اور کو باپ بنا کے تمہارے سر نہ مڑھیں! کون ایسا کر سکتا ھے بیٹي؟ اور کون ایسا کرنا چاھتا ھے؟

ریشع

اور کون کرتا؟ وھی میری نیک‌دل بدذات

دایہ ، اور کون ؟ وهي ایسا کرنا چاهتي هے اور وهي کر بهي سکتي هے . آپ اُسے نہیں جانتیں — وہ جتني نیک هے اتني هي بد بهي هے . خدا اس کے گناہ معاف کرے ، اور اس کے نیک کاموں کا اجر دے . وہ مجھ پر بڑی مہربان تھي . مگر ، افوہ ! اس نے مجھ پر ظلم بهي بہت کیا هے !

ستہ

تم پر ظلم کیا هے ؟ تب تو اُس میں کوئي نیکي نہیں هو سکتي .

ریشع

جي نہیں ، اس میں نیکي هے اور بہت کچھ هے .

ستہ

وہ هے کون ؟

ریشع

وہ عیسائي هے . اُس نے مجھے بچپن سے پالا

ھے ' اور بڑي محنت سے ' بڑے پیار سے پالا ھے ۔ اس نے کبھي میرے دل میں یہ خیال بھي نہیں آنے دیتا کہ میں بے ماں کي ھوں ۔ خدا اُسے اس کا اجر دے ! مگر اتني محبت کے ھوتے ھوے بھي اس نے مجھے ایسا ایسا ڈرایا ھے ' ایسا ایسا ستایا ھے کہ میں کیا کہوں ۔

ستہ

مگر کیسے ستاتي تھي ؟ کیوں ستاتي ھو ؟

ریشع

میں نے کہا تو ' کہ یہ بیچاري بڑھیا عیسائي ھے ۔ وہ بیچاري اس پر مجبور ھے کہ جسے پیار کرے اُسے ستائے بھي ۔ یہ اُن سادہ لوگوں میں سے ھے جو سمجھتے ھیں کہ خدا تک پہنچنے کا صرف وھي ایک راستہ ھے جو اُن کو معلوم ھے ۔

ستہ

اچھا ' میں اب سمجھي !

ریشح

ایسے لوگ اسے اپنا لازمی فرض سمجھتے ھیں کہ جو کسي اور راستے پر چل رھا ھو اُسے زبردستي اپنے راستے پر چلائیں . اور وہ غریب کریں بھي کیا ؟ کیونکہ ، اگر یہ صحیح ھے کہ صرف ان ھي کے راستے پر چل کے آدمي ابدي خوشي پاسکتا ھے ، تو جب وہ دیکھہ رھے ھیں کہ دوسرے لوگ ایسے راستے پر چلے جا رھے ھیں ، جو اُن کے خیال میں ھمیشہ ھمیشہ کي تباھي اور بربادي کي طرف لے جاتا ھے ، تو بتائیے وہ کیسے چپ چاپ دیکھا کریں ؟ اور ایسي صورت میں یہ بالکل ممکن ھے کہ آدمي ایک ھي وقت میں کسي شخص سے محبت بھي کرے اور نفرت بھي . مگر اصل میں جس وجہ سے میں اس کي شکایت کرتي ھوں ، وہ یہ بات نہیں ھے . اُس کي تنبیہ ، اُس کي خوشامد ، اُس کي دھمکیاں — میں یہ سب کچھہ سہ لیتي . آخر اس کي ان باتوں سے میرے دل میں اچھے اور مفید خیال ھي پیدا ھوتے ، اور کیا ھوتا .

اور سچ پوچھئے تو یہ خوش ہونے کی بات ہے کہ کسی کو ہم سے اتنی محبت ہو کہ اُسے اس خیال ہی سے تکلیف ہوتی ہو کہ ہم ہمیشہ کے لئے اس سے الگ ہوے جاتے ہیں !

ستہ

سچ کہتی ہو .

ریشع

مگر — مگر — اب تو اُس نے حد کر دی . اب تو مجھ سے نہ صبر ہو سکتا ہے ، اور نہ یہ ہی سمجھ میں آتا ہے کہ کیا کروں . سچی بات ہے ، اب مجھ سے نہیں رہا جاتا !

ستہ

آخر یہ قصور کیا تھا ؟

ریشع

قصور یہ ہے کہ آج ہی اُس نے مجھ سے ایک بات کہی ہے ، جسے وہ سمجھتی ہے کہ بڑی بھید کی بات ہے .

ستھ

بھید کی بات؟ آج ھي بتائی ھے؟

ریشع

جي ھاں، ابھي یہاں آتے ھوئے راستے میں کہا ھے. ابھی جب ھم ایک پرانے گرجا کے کھنڈر کے پاس پہنچے، تو وہ ایک دم سے رک گئي اور خدا جانے اپنے جی ھي جي کیا کیا سوچتي رھي. کبھي آبدیدہ ھو کر آسمان کو دیکھتي تھي اور کبھي میري صورت کو. آخر سوچتے سوچتے کہنے کیا ھے کہ — آؤ ھم یہاں سے اِس گرجا کے کھنڈر میں نکل چلیں: یہ بالکل سیدھا راستہ ھے؛ اور یہ کہتے ھي اُس راستے پر ھو لي. میں بھي پیچھے پیچھے تھي. راستے میں گرجا کے جو تکڑے اِدھر اُدھر بکھرے پڑے تھے، میں اُنھیں دیکھ کے کانپ گئي. اچھا، تھوڑي دیر میں وہ پھر ایک جگہ رُکي. میں بھي وھیں ایک قربان گاہ کي اُکھڑي ھوئي سیڑھیوں سے لگ کے اُس کے پاس ھي کھڑي ھو گئي. افوہ! پھر

کیا ھوا کہ وہ ایک دم سے ھاتھ ملتي پھوٹ پھوٹ کے روتي ھوئي میرے پاؤں پر گر پڑي ۔

ستھ

بیٹي ! بیٹي !!

ریشع

اور قسم ھے مقدس کنْواري کي — جس نے اگلے زمانہ میں وھیں اُسي قربان گاہ کے سامنے کتني کچھ دعائیں سني ھونگي اور کتنے کچھ معجزے دکھائے ھونگے -- وھیں اُسي جگہ دایہ نے محبت پیار سے اور بڑي ھمدردی کے ساتھ مجھے قسمیں دے کے یہ کہا کہ بس اب اپنے اوپر رحم کرو، یا کم سے کم اتنا ضرور کرو کہ اب جو میں تمھیں یہ بتاؤں کہ کلیسا کے تم پر کیا کیا حق ھیں تو مجھے معاف کرنا ۔

ستھ

[علحدہ]

ھاے بد نصیب ! میرا پھلے ھي ماتھا ٹھنکا تھا ۔

ریشع

اچھا، یہ کہ کے اُس نے مجھے بتایا کہ میں عیسائی ماں باپ کی بچی ہوں، ناتن کی بیٹی نہیں ہوں. لو اور سنو، کہتی ہے ناتن میرے ابّا نہیں ہیں! — خدایا، یہ کیسی مصیبت ہے کہ وہ میرے ابّا نہیں ہیں! — آہ، شاہزادی ستہ! میں آپ کے پاؤں پڑتی ہوں، مجھے بچائیے!!

ستہ

نہیں، ریشع بیٹی، اُٹھو — یہ دیکھو میرے بھائی آرہے ہیں!

ساتواں سین

[صلاح الدین : اور باقی وہی جو چھٹے سین میں تھا.]

صلاح الدین

ستہ، یہ کیا ہو رہا ہے؟

ستّہ

یہ بچاري بہت پریشان معلوم هوتي ھے !

صلاح الدین

یہ کون ھے ؟

ستّہ

آپ جانتے تو هیں .

صلاح الدین

آیں ؟ ناتن کي لڑکي ھے یہ ؟ اِس کا کیا حال ھے ؟

ستّہ

اُٹھو بیٹا ، یہ دیکھو سلطان صلاح الدین کھڑے هیں ؟

ریشع

[جو ابھی تک دوزانو ھے ، اور سر جھکائے هوئے سلطان کے قدموں تک پہنچ گئي ھے .]

جي نہیں ، میں هرگز نہیں اُٹھونگي — سلطان

کا چهرا اس وقت تک نهیں دیکهونگي ، اس
آنکهوں میں اور اس کي پیشاني پر عدل اور
احسان کا جو نور هے اس کا نظاره اس وقت تک
نهیں کرونگي ، جب تک —

ستہ

اُتهو ، اُتهو !

ریشع

پهلے وه وعده کر لیں کہ —

صلاح الدین

اچها ، اُتهو میں نے وعده کیا ، اب چاهے وه
کچهہ بهی هو .

ریشع

میں اور کچهہ نهیں چاهتي : آپ مجهہ سے
صرف اتنا وعده کیجئے کہ آپ میرے ابّا کو میرے
ساتهہ رهنے دینگے اور مجهے اُن سے الگ نهیں
کرینگے . مجهے تو ابهي تک یہ بهي معلوم نهیں

کہ وہ کون خدا کا بندہ ھے جو اُن کی جگہ میرا باپ بننا چاھتا ھے -- اور نہ میں جاننا چاھتي ھوں — کیا باپ اور بچے میں صرف خون ھي کا تعلق ھوا کرتا ھے ؟

صلاح الدین

[لڑکي کو اُٹھاتے ھوئے]

ھاں ھاں، میں سب سمجھ گیا — یہ کون ظالم ھے جس نے یہ بات تمھارے دل میں بٹھا دی ھے ؟ مگر یہ تو بتاؤ کہ یہ بات سچ ھے ؟ پوري طرح ثابت ھو گئي ھے ؟

ریشع

ضرور سچ ھوگي : دایہ کہتي تھي کہ اُس نے خود میري دائی سے سنا ھے

صلاح الدین

تمھاري دائی کون ؟

ریشع

وہ جس نے مرتے مرتے دایہ کے کان میں یہ بھید کہ دیا تھا .

صلاح الدین

مرتے مرتے ! — کہیں هذیان تو نہیں بک رهی تھي ؟ اور فرض کرو کہ یہ سب صحیح ہے : تب بھی ' جیسا کہ تم کہ رهي هو ' صرف خون هی کے تعلق سے کوئی شخص باپ تھوڑا هي بن جاتا ہے . جانوروں میں بھي تو ایسا نہیں هوتا — زیادہ سے زیادہ یہ هوتا ہے کہ اِس تعلق سے باپ کہلانے کا حق حاصل هو جاتا ہے — تم ڈرتی کیوں هو ؟ لو میں ایک ترکیب بتاتا هوں . اگر دو آدمي تمہارا باپ بننے کا دعویٰ کریں ' تو تم اُن دونوں کو چھوڑ کے کسي تیسرے کو اختیار کر لو — مجھ هي کو اپنا باپ بنا لو ' بس !

ستہ

هاں هاں ' ضرور ضرور .

صلاح الدین

دیکھ لینا، میں کیسا اچھا باپ ثابت ہوتا ہوں. دیکھو، ٹھہرو، ایک بات اور میرے خیال میں آئی -- آخر تمہیں باپوں کي ضرورت کیوں ہے؟ وہ تو بہت جلدی مر جایا کرتے ہیں -- اس سے تو یهي بہتر ہے کہ اب وقت کو ہاتھ سے نہ کھوؤ اور کسي ایسے شخص کو تلاش کرو جو اِس زندگي کي دوڑ میں تمہارا ساتھ دے سکے. کیا تم کسي ایسے شخص کو نہیں جانتیں؟

ستہ

جانے بھي دیجئے: کیوں بچاري کو شرمندہ کرتے ہیں آپ؟

صلاح الدین

واہ، یهي تو منشا تھا کہ وہ لجائے. لجانے سے بد صورت لوگ خوبصورت بن جاتے ہیں: پھر بھلا جو خود حسین ہے اس کا حسن کیوں نہ دوبالا ہو جائیگا، — بیٹي، میں نے تمہارے باپ ناتن

سے کہ دیا ھے کہ وہ ھم سے یہاں آ کے ملیں، اور ان کے ساتھ میں نے ایک اور شخص کو بلایا ھے --اور ستہ کی اجازت سے بلایا ھے -- اچھا بتاؤ، وہ کون ھو سکتا ھے ؟

ستہ

بھائی جان، آپ بھی غضب کرتے ھیں !

صلاح الدین

جو تمھیں شرمانا ھی ھے تو اُس وقت شرمانا جب وہ آ جاوے .

ریشع

شرمانا ! — کس کے سامنے ؟

صلاح الدین

کیوں بنتی ھے، لڑکی ! اچھا شرمانا نہ سہی گھبرا جانا . جو جی چاھے اور جو بن پڑے وھی کرنا .

[ایک خادمہ کمرے میں داخل ھوتی اور ستہ کے قریب آتی ھے .]

آیں ؟ کیا وہ لوگ آ گئے .

ستہ

ھاں بھائي جان ، وھي ھیں — اچھا اُنھیں اندر آنے دو .

آخري سین

[ناتن ، تمپلر ، اور سابق کے اشخاص .]

صلاح الدین

آؤ دوستو ، آؤ ! — اور ھاں ، ناتن ! سب سے پہلے میں تم سے یہ کہنا چاھتا ھوں کہ تم جتنی جلدي چاھو کسي کو بھیج کے اپنا روپیہ منگوا لو .

ناتن

یہ کیوں ، سلطان ؟

صلاح الدین

اب میري باري ھے کہ میں تمھاری خدمت کروں .

ناتن

میں سلطان کا مطلب نہیں سمجھا .

صلاح الدین

بات یہ ھے کہ قافلہ آ گیا ھے ' اور اب میں پھر ایسا دولتمند ھو گیا ھوں کہ اِدھر عرصے سے نہیں تھا . تو اب تم مجھے بتادو کہ تمھیں کسي بڑے کاروبار کے لئے کتنا روپیہ درکار ھوگا ؟ کیونکہ میں جانتا ھوں کہ تم تاجر لوگوں کو بھي نقد روپیہ جتنا ملے کم ھے .

ناتن

لیکن حضور سب سے پہلے ایسي ذرا سي بات کا کیوں ذکر فرماتے ھیں ؟ وہ دیکھئے میرے سامنے خدا کي ایک بندي کي آنکھ میں آنسو ڈبڈبا رھے ھیں ' اور اِن آنسوؤں کو خشک کرنا میرے لئے بہت ضروری اور سب سے مقدم کام ھے . ریشع بیٹی ' کیا تم روئي تھیں ؟ تمھیں کیا تکلیف ھے ؟ تم اب بھی میري بیٹي ھو !

ریشع

ابّا ! ابّا ! !

ناتن

بس بس، ہم دونوں ایک دوسرے کے دل کی بات سمجھ گئے — لے بس اب خوش ہو جاؤ، دل کو ڈھارس دو. اگر تمہارا دل اب بھی تمہارے قابو میں ہے اور تمہیں کوئی کھٹکا نہیں ہے، تو پھر کیوں پریشان ہوتی ہو؟ تمہارا باپ تم سے نہیں چُھوٹتا، اور نہ چھوٹیگا !

ریشع

پھر مجھے کس بات کا کھٹکا ہے ؟

ٹمپلر

اور کسی بات کا نہیں ! — تب تو میں نے بڑا دھوکا کھایا ! جب انسان کو ایک چیز کے کھو جانے کا کھٹکا نہ ہو، تو گویا وہ اُسے نہ اپنی چیز سمجھتا ہے اور نہ حاصل کرنا چاہتا. اچھا،

یوں هي سهي ، — ناتن صاحب ، اب اس معاملے کي نوعیت بدل جاتي هے — بادشاہ سلامت ، میں حضور هی کے حکم کي تعمیل میں یہاں حاضر هوا تها . لیکن میں نے حضور کو دهوکا دیا — حضور اب میرا خیال مطلق دل میں نه لائیں !

صلاح الدین

یه کیوں ! میاں صاحبزادے ، پهر تم نے وهي جلدبازي کي نه ! یه کیا آفت هے کہ هم سب تمهارے ذرا ذرا سے خیال کو ، تمهاري هر خواهش کو ، پهلے هي سے سمجھ لیا کریں !

تهپلر

حضور ، آپ خود سُن رهے هیں ، دیکھ رهے هیں !

صلاح الدین

هاں ، تهیک کہتے هو — مگر افسوس هے کہ تم نے اپنے معاملے کو پهلے سے یکسُو نه کر لیا !

تھپلر

مگر اب تو یکسوئی هو گئی.

صلاح الدین

سنو میاں، جو شخص کوئی نیک کام کرے اور پھر اُس پر فخر کرے، تو وہ اپنی نیکی کو بھی برباد کر دیتا هے. جس لڑکی کی تم نے جان بچائی هے، وہ تمهارے اس احسان کی وجه سے تمهارا مال نهیں هو سکتی. ایسا هی هوا کرتا تو ایک ڈاکو بھی، جو محض ایک فائدے کے لالچ سے اپنے آپ کو آگ میں جھونک دیتا هے، تمهارے برابر بهادر اور جاں باز کها جا سکتا —

[ریشع کی طرف بڑھ کر، اور اس سے مخاطب هوکر]

آؤ بیٹی، آؤ! اب اس غریب پر اتنی سختی نه کرو؛ کیونکه اگر یه شخص ایسا نه هوتا جیسا وہ هے، اگر اس میں اتنی تیزی، من چلا پن اور جلد بازی نه هوتی، تو شاید یه کبھی تمهاری

جان نہ بچا سکتا . تم اس کی نیکیوں کي وجہ سے اس سے در گزر کرو . آؤ ، اِسے غیرت دلاؤ -- تم وہ کام کرو جو اس لڑکے کو کرنا چاهئے تھا . تم اس کے سامنے اعتراف کر لو کہ تمھیں اس سے محبت ھے — اس سے شادی کي درخواست کرو . یہ شخص ھرگز تمھاري درخواست کو رد نہیں کر سکتا ؛ اور نہ وہ کبھي یہ بھول سکتا ھے کہ تم اپنے اِس طرزِ عمل سے اس پر اتنا بڑا احسان کروگي کہ اِس نے بھي تم پر نہیں کیا . آخر اِس نے تمھارے ساتھ کیا ھي کیا ھے ؟ یہي نہ کہ ذرا سي دیر کے لئے دھوئیں میں گھس گیا ؟ یہ کون سا ایسا بڑا کام ھے ! اگر اس نے تمھاري درخواست قبول نہ کي تو میں سمجھونگا کہ اِس میں اسد کي کوئي بات ھي نہیں ھے . اُس کي شکل اس نے ضرور پائي ھے ، مگر اس کا سا دل نہیں پایا . آؤ بیٹي ، آؤ .

[ریشہ کو تمپلر کے پاس لے جانا چاھتا ھے]

سته

ھاں بیٹي ، جاؤ — تمھاري شکرگزاری کے جذبے

کے آگے یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے .

ناتن

میرے سلطان ، ذرا تھہرئے ! شاھزادي سنئہ ، ذرا دم لیجئے !

صلاح الدین

کیوں ناتن ، اب تم بھي وھي کرنے لگے ؟

ناتن

مجھے بھي اِس معاملے میں بولنے کا حق ہے .

صلاح الدین

ھاں ناتن ، اِس سے کون انکار کرتا ہے کہ تم کو بولنے کا حق حاصل ہے ؟ تم جیسے پالنے والے باپ کو تو بولنے کا حق ھونا ھي چاھئے . نہیں ، بلکہ ھم سب سے زیادہ تو تمھارا ھي حق ہے — لیکن اتنا میں ضرور کھونگا کہ اب میں معاملے کي صورت سمجھ گیا ھوں .

ناتن

جي نہیں، میرے خیال میں آپ اب بھي پوري طرح نہیں سمجھے — میں اپنا ذکر نہیں کرتا ہوں، بلکہ کسي اور کا؛ ایک بالکل مختلف شخص کا، جس سے اس وقت ضرور مشورہ کر لینا چاھئے .

صلاح الدین

وہ کون ؟

ناتن

اس لڑکي کا بھائي .

صلاح الدین

ریشع کا ؟

ناتن

جي ھاں جناب !

ریشع

میرا بھائي ! کیا میرا کوئي بھائي بھي ھے ؟

تمپلر

[چونک کر]

ارے ! یہ بھائي ھے کہاں ؟ یہاں کہیں تو نہیں ھے ؟ --- ھاں ، یاد آیا : آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ اُس کے بھائي سے یہاں ملاقات ھوگئي !

ناتن

ذرا صبر کرو .

تمپلر

[خفگي کے ساتھ]

جب اِن حضرت نے اُس کا باپ پیدا کر دیا ھے ، تو کیا یہ ایک بھائی نہیں پیدا کر سکتے ؟

صلاح الدین

بس اب انتہا ھو گئي ! ایسي نا معقول بات میرے اسد کے ھونٹوں تک کبھي نہ آتی . — شاباش ! اور بھي جو کچھ کہنا ھو کہ ڈالو .

ناٹن

حضور، میں نے اِن کو معاف کیا: اب حضور بھي معاف فرمائیں. اگر اِن کي سي عمر میں هم کو بھي اِن هي کي سي آزمائشوں کا مقابله کرنا پڑتا، تو نه معلوم همارے خیالات بھي کیسے هوتے!

[تھپلر سے، مهرباني کے لهجه میں]

جناب نائٹ صاحب! میں اِس بارے میں آپ کو کوئي الزام نهیں دیتا، کیونکه بے اعتباري سے شبهه پیدا هونا قدرتي بات هے — افسوس یه هے که آپ نے پهلے هي مجھے اپنا اصلي نام نهیں بتا دیا تھا.

تھپلر

یه کیا!

ناٹن

بات یه هے که آپ کا نام اشتاؤفن نهیں ہے

تھپلر

تو پھر کیا نام ھے ؟

ناتن

جناب ، آپ کا نام گُرد فون اشٹاؤفن نہیں ھے ۔

تھپلر

تو پھر میرا کیا نام ھے ؟

ناتن

آپ کا نام ھے فون فِلنک ، لیو فون فِلنک ۔

تھپلر

یہ کیونکر ؟

ناتن

ھائیں ! آپ کو حیرت ھوتی ھے ؟

تھپلر

حیرت کی تو بات ھی ھے -- کون کہتا ھے
میرا یہ نام ھے ؟

ناتن

میں کہتا ہوں، اور کون کہتا. اچھا، ابھی اور سنئے --- کیا میں آپ کو جھوٹا سمجھتا ہوں؟ --- ممکن ہے کہ آپ کے یہ دونوں نام ہوں.

ٹمپلر

میں تو خود ہی یہ سوچ رہا تھا. خدا نے اِس شخص کے مُنْہ سے کہلوایا ہے.

ناتن

ہاں صاحب، آپ کی والدہ اشتاؤفن خاندان سے تھیں. اُن کے بھائی، یعنی آپ کے ماموں، نے آپ کی پرورش کی تھی. آپ کے والدین چونکہ جرمنی کی سخت آب و ہوا برداشت نہیں کر سکتے تھے، اس لئے اُنھوں نے آپ کو تو وہیں آپ کے ماموں کے پاس جرمنی میں چھوڑا، اور خود فلسطین کو واپس آ گئے تھے. آپ کے ماموں کا نام کُرد فون اشتاؤفن تھا. اور ممکن ہے کہ اُنھوں نے آپ کے بچپن ہی میں آپ کو متبنیٰ کر لیا

ہو . اچھا ، اب آپ مجھے یہ بتائیے کہ آپ اُن کے ساتھ یہاں کب پہنچے تھے ؟ اور کیا وہ ابھی زندہ ہیں ؟

تھپلر

اب میں کیا بتاؤں . ناتن صاحب ، آپ کا کہنا ٹھیک ہے ! میرے ماموں کا انتقال ہو چکا ہے . — اور میں یہاں ابھی اِس آخری جرگے کے ساتھ آیا ہوں ، جو ہماری جماعت کی کمک کے لئے روانہ کیا گیا تھا . — مگر یہ فرمائیے کہ اِن سب باتوں کو ریشع کے اِس نئے بھائی سے کیا علاقہ ہے ؟

ناتن

ہاں ، تو آپ کے والد —

تھپلر

آیں ! — کیا آپ اُن سے واقف تھے ؟

ناتن

جی ہاں ، وہ میرے دوست تھے !

تھپلر

آپ کے دوست تھے ! --- واقعي ؟

ناتن

وہ اپنے آپ کو فون فلِنک کہا کرتے تھے --- وُلف فون فِلنک --- تاهم وہ قوم کے جرمن نہ تھے .

تھپلر

تو آپ کو یہ بھي معلوم ھے ؟

ناتن

صرف اُن کي بیوی جرمن تھیں ' اور وہ اُن کے ساتھہ تھوڑے ھي عرصہ کے لئے جرمنی گئے تھے .

تھپلر

اچھا اب بس کیجئے . --- اب آپ جلدي سے یہ بتائیے کہ هماری ریشع کا بھائي کون ھے ؟

ناتن

آپ ھي اُس کے بھائي ھیں !

تھپلر

آیں! — میں اُس کا بھائی ہوں!

ریشح

ارے! یہ میرے بھائي ہیں!

ستہ

تو یہ دونوں بھائي بہن ہیں ؟

صلاح الدین

بھائي بہن!

ریشح

[تمپلر کي طرف بڑھتے ہوئے]

بھائي جان!

تمپلر

[پیچھے ہٹتے ہوئے]

میں تمہارا بھائي ہوں ؟

ریشح

[رک کر، اور ناتن کي طرف بڑھ کر]

نهیں ابّا نهیں، ایسا نهیں هو سکتا. — اِن کا دل اِس کي گواهي نهیں دیتا! خدایا، پهر هم سب دهوکے باز نهیں تو اور کیا هیں!

صلاح الدین

[تمپلر سے]

دهوکے باز! کیوں؟ تم ناتن کو دهوکے باز سمجهتے هو؟ ایسا سمجھ بهي سکتے هو؟ تم خود دهوکے باز هو! کیونکہ تمهاري هر چیز میں بناوت هے: چهره، آواز، چال: ان میں سے کچھ بهي تو تمهارا نهیں هے. اور اب تم اس جیسي لڑکي کو بهي اپنا نهیں بناتے! دور هو جاؤ یهاں سے!

تمپلر

[عاجزي سے سلطان کي طرف بڑھتے هوے]

میري حیرت سے آپ کو کسي طرح کي غلط فهمي نه هوني چاهئے. آپ مجهے ایک ایسے

نازک لمحے میں دیکھ رھے ھیں جس میں پ آ
نے اپنے اسد کو بھی کبھی نہیں دیکھا تھا ——
خدا کے لئے اُس کے اور میرے بارے میں غلط
رائے قائم نہ کیجئے .

[ناتن سے]

ناتن صاحب ' آپ نے مجھے لوٹ لیا ؛ مگر
مالدار بھی کر دیا . لوٹا بھي خوب ' اور دیا
بھي جي کھول کے —— مگر آپ نے مجھے جو کچھ
دیا ھے وہ اُس سے کہیں زیادہ ھے جو آپ نے
مجھ سے لیا ھے .

[ریشع سے بغلگیر ھوتے ھوئے]

میري بہن ' میری اچھي بہن !

ناتن

اب اِن کو بلانڈا فون فلنک کہئے !

تمپلر

بلانڈا ؟ بلانڈا ؟ تو کیا اب ریشع نہ کہئیگا ؟
آپ اِس سے قطع تعلق کئے لیتے ھیں ؟ اور پھر

اُسے اسي پرانے فرنگی نام سے یاد کرتے هیں !
اور یه سب میرے سبب سے ! — ناتن صاحب !
ناتن صاحب ! ! آپ میرے قصور کي سزا اسے
کیوں دیتے هیں ؟

ناتن

یه کیا که رهے هو ؟ — میرے بچے ! میرے
بچے ! — جیسے ریشع میري بیٹي هے ' ویسے هي
اُس کا بھائي بھي تو میرا بیٹا هوا — جو وه
چاهے ' تو .

[ناتن ' ریشع اور تمپلر سے ' گلے ملتا هے . اتنے میں
صلاح‌الدین نهایت حیرت کے عالم میں اپني بهن
کي طرف جاتا هے .]

صلاح الدین

کیوں بهن ' یه کیا تماشا هے ؟

ستّه

میرا دل بے قابو هوا جاتا هے —

صلاح الدین

اور میں -- میں تو ابھی اس سے بھي زیادہ حیرت انگیز انکشاف کے خیال سے هي کانپا جاتا هوں! تم سے بھي کہتے هوے ڈر معلوم هوتا هے. ذرا دل کو مضبوط کر لو، تو سناؤں.

ستہ

وہ کیا ؟

صلاح الدین

ناتن، ذرا تم سے ایک بات کہني هے، بس ایک بات.

[صلاح الدین اور ناتن آپس میں بہت دھیمي آواز میں باتیں کرتے هیں . اتنے میں ستہ همدردي اور مہرباني کے انداز سے ٹمپلر اور ریشع کي طرف بڑھتي هے.]

تم ابھي کہہ رهے تھے کہ ٹمپلر کا باپ پیدایشي جرمن نہیں تھا. تو تمہیں کچھ معلوم هے وہ کون تھا، اور کہاں سے آیا تھا ؟

ناتن

خود اُنھوں نے تو مجھے کبھي نہیں بتایا . ان کے منه سے میں نے اس کا کوئی ذکر نہیں سنا .

صلاح الدین

کیا وہ فرنگي نہیں تھا ؟

ناتن

یه تو وہ صاف صاف کہا کرتے تھے کہ میں فرنگی نہیں ھوں . اور اُن کي زبان فارسي تھی .

صلاح الدین

کیا کہا ، فارسي ؟ ھاں ، بس یہي تو میں سننا چاھتا تھا . — تھیک ، تھیک ! وھي تھا ، ضرور وھي تھا !

ناتن

آپ کي مُراد کس سے ھے ؟

صلاح الدین

میری مُراد اپنے بھائی سے ہے. وہ بلا شبہ وہی تھا! وہ میرا اسد ہی تھا!!

ناتن

اب چونکہ آپ نے خود ہی اس کا پتہ لگا لیا ہے، تو یہ لیجئے اِس کتاب کی تحریر سے اِس خیال کی تصدیق بھی کر لیجئے.

[سلطان کو راهب کی کتاب دے دیتا ہے.]

صلاح الدین

[کتاب کو شوق سے کھولتے ہوئے]

ہاں! یہ دیکھو، یہ اُسی کا تو خط ہے. میں نے پہچان لیا.

ناتن

اب تک ان دونوں کو اس حقیقت کی خبر نہیں ہے -- ابھی آپ کے اختیار میں ہے کہ آپ انہیں بتائیں یا نہ بتائیں.

صلاح الدین

[کتاب کو دیکھتے دیکھتے]

کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اپنے بھائي کے بچوں کا دعویدار نہ ہونگا — اپني بھتیجي کو لینے کا دعوی نہ کرونگا ' اور بھتیجے کو بھي ؟ کیا خوب ! اپنوں کو نہ لوں ! کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان دونوں کو تمھارے حوالے کر دونگا ؟

[سب سے مخاطب ہوکر ' بلند آواز سے]

ستہ ! یہ دونوں میرے ھي بچے ھیں — ھاں ' ھیں ' ضرور ھیں ! یہ دونوں میرے ھیں — تمھارے بھائي کے بچے ھیں !

[دوڑ کے دونوں کو گلے لگا لیتا ھے .]

ستہ

[سلطان کے بعد ' جلدي سے آگے بڑھ کے]

شکر ھے خدا کا ؛ میں تو دل میں ڈر رھي تھي کہ نہ معلوم اور کیا بات نکلیگي !

صلاح الدین

[تمپلر سے]

او ضدی لڑکے، اب تو تجھے مجھ سے محبت کرنی پڑیگی — ضرور کرنی پڑیگی!

[ریشع سے]

تم میری بیٹی نہیں بنتی تھیں! لو، اب تو بننا پڑا!

ستہ

اور میری بھی! میری بھی!!

[پھر تمپلر سے]

بیٹا! میرے اسد! میرے اسد کے بچے!

تمپلر

تو کیا واقعی میں آپ ھی کے خاندان سے ھوں؟ اگر یہ صحیح ھے تو وہ لوریاں جو میں بچپن میں سنا کرتا تھا صرف خواب و خیال

کي باتیں نہ تهیں!

[صلاح الدین کے قدموں پر گر پڑتا هے]

صلاح الدین

[اسد کو اُتهاتے هوئے]

ذرا اس شریر لڑکے کي باتیں سنو! اس کے کان میں بهنک پڑ چکي تهي، مگر اس نے مجهہ سے ایک لفظ بهي نہیں کہا! — بال بال بچ گیا، نہیں تو میں اس کا قاتل هوتا — خدا کي پناہ، میں اِس کا قاتل هوتا!!

[سب ایک دوسرے کو گلے لگاتے هیں. پردہ گرتا هے.]

تمام شد

منروا پریس - اِلہ آباد -

نوٹ

صفحہ ۲۸

"یورپ کے ایک وحشی کے چہرے میں" ......
ناتن کے اِس قول کی تشریح کچھ مشکل نہیں ہے۔ وہ یورپین کو وحشی اس وجہ سے بتاتا ہے کہ اُس زمانہ میں مشرقی تہذیب کے مقابلے میں یورپ واقعی وحشت اور بربریت ہی کے درجے میں تھا۔

صفحہ ۳۸

حافی کے لغوی معنی ہیں "وہ شخص جو ننگے پاؤں ہو، یا اس طرح پھرتا ہو۔" ایک درویش شخص کے لئے یہ نام کسی طرح ناموزوں نہیں معلوم ہوتا۔

صفحہ ۶۴

تبنین: یاقوت حموی کا بیان ہے کہ "تبنین

نوٹ

بنو عامر کے پہاڑوں میں ایک مقام ہے . اس کے قلعہ سے شہر بانیاس نظر آتا ہے . یہ شہر دمشق اور صُور کے درمیان واقع ہے . " مشہور عرب سیاح ابن جُبیر ' جو سنہ ۱۱۸۵ عیسوی میں وہاں پہنچا ہے ' لکھتا ہے کہ " تبنین اہل فرنگ کے زبردست قلعوں میں سے ہے . یہاں قافلوں سے چنگی وصول کی جاتی ہے . اس پر ایک عورت حکمران ہے ' جس کا نام خنزیرہ ہے . اُسے ملکہ بھی کہتے ہیں ' اور وہ بادشاہ خنزیر کی ماں ہے ' جو عکہ کا حاکم ہے . ہم لوگ قلعہ کے نیچے خیمہ زن ہوئے ...... " عمادالدین اصفہانی (جس نے سلطان صلاح الدین کے حالات لکھے ہیں) بیان کرتا ہے کہ سلطان صلاح الدین نے سنہ ۵۸۲ ہجری (= سنہ ۱۱۸۶ عیسوی) میں ماہ جمادی الاولیٰ (= اگست) میں ایک ہفتہ کے محاصرہ کے بعد اس شہر کو فتح کیا تھا .

صور : انگریزی میں ٹایر (Tyre) اور عبرانی میں تسور ہے . یعقوبی کے بیان کے مطابق " یہ

صوبہ اُردن میں ساحلي اضلاع کا سب سے بڑا شہر ھے . اسي میں سلاح خانہ بھي ھے . سلطان کے جہاز یہیں سے اھل فرنگ کي سرکوبي کے لئے روانہ ھوا کرتے ھیں . یہ ایک خوبصورت شہر ھے ' اور محصون ھے . اس کي آبادي میں متفرق قومیں شامل ھیں . " مقدسی نے (سنہ ۹۸۵ ھ میں) لکھا ھے کہ " صور ساحل بحر پر ایک محصون شہر ھے ' بلکہ یوں کہنا چاھئے کہ سمندر کے اندر ھے : کیونکہ اس میں داخل ھونے کے لئے صرف ایک دروازہ ھے اور پل پر سے ھو کے اندر آنا پڑتا ھے . سمندر نے اِسے چاروں طرف سے گھیر رکھا ھے . یہ ایک خوبصورت شہر ھے اور اس کي آب و ھوا خوشگوار ھے . حکیم ناصر خسرو (سنہ ۱۰۴۷ میں) اپنے روز نامچہ میں لکھتا ھے کہ " سید (سدوم) سے چل کر پندرہ میل کے فاصلے پر ھم صور پہنچے ' جو ساحل بحر پر واقع ھے . شہر کو چٹان پر اس طرح بنایا گیا ھے کہ شہر کي فصیل صرف ایک سو گز تک خشکي پر واقع ھے ' باقي کل فصیل پاني کے اندر غرق ھے .

شام کے بحري شہروں میں صور اپني دولت اور صولت کے لئے مشہور ھے." سنہ ۱۱۲۴ ع میں یورپ کے صلیبی جنگیوں نے اس کا محاصرہ کرکے فتح کیا. یہ شہر اھل فرنگ کے قبضہ میں رھا، تا آنکہ سنہ ۱۲۹۱ ع میں اُسے پھر مسلمانوں نے فتح کرلیا. ادریسي (سنہ ۱۱۵۴ میں) اُس کے متعلق لکھتا ھے کہ "یہاں بلور اور سفال کے گلدان بنتے ھیں. یہاں کا کپڑا نہایت باریک اور لاثاني ھوتا ھے." ابن جبیر، جو سنہ ۱۱۰۵ میں صور پہنچا ھے، لکھتا ھے کہ "صور ایک قلعہ نما شہر ھے اور فرنگیوں کے قبضے میں ھے. اس کا قلعہ عجائب روزگار میں سے ھے، اور ناقابل فتح ھے." ابوالفداء سنہ ۱۳۲۱ میں صور کو کھنڈر کي حالت میں پاتا ھے.

صفحہ ۷۰

یہاں فلپ (Philip) سے فرانس کا بادشاہ فلپ دوم مراد ھے، جس نے سنہ ۱۱۶۵ سے سنہ ۱۲۲۳ عیسوي تک حکومت کي. وہ تیسري صلیبي جنگ میں

رچرڈ اول بادشاہ انگلستان کے ساتھ شریک تھا ' لکین دوسرے ھي سال واپس چلا گیا تھا . یہ بتا دینا ضروري معلوم ھوتا ھے کہ جس واقعہ کا اس جگہ ذکر ھے ' فلپ اُس سے پیشتر ھي اپنے وطن کو واپس ھو چکا تھا .

صفحہ ۷۴

طولمي (Ptolemais) . انجیل کے عہد نامۂ جدید میں طولمي اور عہد نامۂ قدیم میں عکو (Accho) اُس شہر کا نام ھے جسے عکہ (انگریزي ایکر Acre) کہتے ھیں . عربي محاورے میں جلتی بلتي گرم ریت کو عکہ کہتے ھیں ' اور اس مقام کی آب و ھوا کے لحاظ سے اُس کے لئے یہ نام بالکل موزون ھے . عکہ یروشلم سے شمال اور شمال مغرب کے گوشہ میں اسي (۸۰) میل کے فاصلے پر واقع ھے ' اور آج کل ایک ریلوے لائن کے ذریعہ دمشق سے ملا ھوا ھے . عربوں نے اسے سنہ ۶۳۸ مسیحي میں فتح کیا . سنہ ۱۱۰۴ کي صلیبي جنگ میں عیسائیوں نے اپنا تسلط جما لیا تھا ' مگر سنہ ۱۱۸۷ میں

سلطان صلاح الدین نے اُسے پھر فتح کیا . لیکن چار سال کے بعد سنہ ۱۱۹۱ میں انگلستان کے بادشاہ رچرڈ اول کے ہاتھوں ایک دفعہ پھر عیسائیوں کے قبضے میں پہنچ گیا ، اور پوری ایک صدی کے بعد سنہ ۱۲۹۲ میں دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ میں آیا . اس کے بعد سنہ ۱۵۱۷ میں ترکوں نے اُس پر قبضہ جمایا . سنہ ۱۷۹۹ میں نپولین بونا پارٹ نے اُس کا محاصرہ کیا ، مگر ترکوں کے مقابلے میں شکست کھائی . اُس وقت سے اب تک عکہ برابر مسلمانوں ہی کے قبضے میں ہے . اُس کی آبادی آج کل بارہ ہزار کی بتائی جاتی ہے .

صفحہ ۸۴

اِس میں جرمنی کے فریڈرک (Frederick) اول (باربروسہ) کی موت کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے . سنہ ۱۱۹۰ عیسوی (ماہ جون) کا واقعہ ہے کہ وہ ایشیاے کوچک کی ایک چھوٹی سی ندی میں ڈوب کر مر گیا . سنہ ۱۱۸۹ میں وہ

صلیبی جنگوں مین شریک ہونے کی غرض سے
وہاں پہنچا تھا -- گویا موت ہی لائی تھی ۔

صفحہ ۸۶

جرمنی کے ایک علاقے کا نام شوابن لانڈ (Schwaben-land) ہے ۔ وہاں کے باشندے کو شوابی (جرمن Schwabe) کہتے ہیں ۔

صفحہ ۹۵

جرمن زبان میں فرزین کو " ملکہ " کہتے ہیں ۔ اسی لئے سنتہ نے اُسے " بیگم " کہا ہے ' اور حسن خلق کی بناء پر اُسے پیٹتا نہیں بلکہ ویسے ہی رہنے دیا ۔ علاوہ اس کے اس فقرے میں اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ ہے کہ سلطان صلاح الدین نے کئی مشرقی اور مغربی بادشاہوں کی بیگمات پر احسان کئے تھے اور ہمیشہ اُن سے اچھے سلوک سے پیش آیا تھا ۔

صفحہ ۹۷

امام صاحب سے مراد ہے ایسا شخص جو اپنے آپ

کو اتنا پرھیزگار سمجھتا ھو کہ تصویردار چیزوں کو حرام جانتا اور اس لئے اُن سے پرھیز کرتا ھو؛ مولوی، زاھد خشک، مُلّا.

صفحہ ۹۸

یہ کوئی تاریخی واقعہ نہیں ھے، بلکہ مصنف کے دماغ کی اُتری ھوئی بات ھے.

صفحہ ۹۹

یہ ایک تاریخی واقعہ ھے کہ انگلستان کے بادشاہ رچرڈ "شیر دل" نے تیسری صلیبی جنگ کے دوران میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ اُس کی بہن کا سلطان صلاح‌الدین کے بھائی ملک‌العادل سے نکاح کر دیا جائے اور ملک موصوف کو یروشلم کا بادشاہ بنا دیا جائے. رچرڈ کی اُس بہن کا نام جون تھا، اور وہ سسلی کے بادشاہ ولیم کی بیوہ تھی. یہ ولیم بھی تیسری صلیبی جنگ ھی میں مارا گیا تھا. افسوس یہ ھے کہ رچرڈ شیردل کی یہ حسرت پوری نہ ھونے پائی.

نوٹ

صفحہ ۱۰۳

تاریخ کی رُو سے یہ واقعہ بھی صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ جن واقعات کا یہاں ذکر ہے، اُن سے پہلے ہی سلطان کے والد کا انتقال ہو چکا تھا.

صفحہ ۱۴۸

یہاں مصنف تمپلر کے مُنْہ سے اِس قسم کی تمام تحریکوں کے خلاف آواز اُٹھا رہا ہے. یہ خیال رکھنا چاہئے کہ لیسنگ صلیبی جنگوں سے خصوصیت کے ساتھ ناخوش تھا، اور اپنی کتاب، Dramaturgie، میں ان جنگوں کے متعلق یہ کہہ چکا تھا کہ غالباً عیسائیوں نے ایسی انسانیت سے خارج اور وحشیانہ حرکتیں کبھی نہیں کیں جیسی کہ صلیبی جنگیں ہیں.

صفحہ ۲۵۴

معجزوں کی زمین دو وجہ سے کہا جا سکتا ہے. ایک تو یہ کہ اُس سر زمین میں بہت سے پیغمبر گزرے ہیں، جو (عیسائیوں اور یہودیوں کے

عقیدے کے متعلق) همیشه معجزے دکھایا کرتے تھے . دوسری وجه یه هے کم دایه ابھي دو چار منٹ میں ایسی باتیں بنانے والي هے جنھیں وه معجزوں سے کم نہیں سمجھتي .

صفحه ۳۲۶

یریحو : (انگریزي میں Jericho) فلسطین کا ایک قدیم اور مشہور شہر ' جو یروشلم سے شمال مشرق کي طرف پندره میل کے فاصلے پر واقع تھا . تورات اور انجیل میں اس کا ذکر کئي مرتبه آیا هے .

اس کے قریب هي کُرُنتُل نام ایک پہاڑي هے ' جس پر عیسائي درویشوں اور راهبوں کے بہت سے مکانات اور خانقاهیں تھیں . صلیبي جنگوں کے زمانه تک بھي اس میں خانقاهیں موجود تھیں . یہودیوں کي جنگوں تک یه شہر ایک اهم مقام رها ' مگر اُس کے بعد سے ویران هوگیا . یهي کُرُنتُل وه مقام هے جس کے بارے میں کها جاتا هے کم حضرت عیسیٰ وهاں چالیس روز تک شیطان کے

مکر اور شیطنت سے پریشان پھرا کئے . غالباً اسي وجہ سے اس کا نام "طمع کي پہاڑي" ہو گیا تھا ، اور اسي وجہ سے بعد میں لوگ اس کي زیارت کے لئے جایا کرتے تھے . اور بہت ممکن ہے کہ اسي سبب سے وہاں اتني خانقاہیں اور راہب خانے بن گئے ہوں .

صفحہ ۳۲۷

تبُور ، حضرت عیسي کے وطن ناصرہ سے چھ میل کے فاصلے پر مشرق کي طرف ایک پہاڑي ہے . آج کل اِسے جبل الطور کہتے ہیں . انجیل میں اس کا ذکر نہیں ہے ، البتہ توراۃ میں کئي جگہ نام آتا ہے .

صفحہ ۳۳۰

غُزہ : فلسطین کا ایک چھوٹا سا شہر ہے . اس کي بڑي اہمیت یہ ہے کہ یہ ہمیشہ سے جنگوں میں نہایت ضروري مقام رہا ہے اور اس کی جائے وقوع سے ہر طرف بڑي خوبي سے وار ہو سکتا

هے . سنه ۳۳۲ قبل مسیح میں اسے سکندر اعظم نے فتح کیا تھا . اسی طرح صلیبي جنگوں میں اس کو استعمال کیا گیا تھا ، اوو اس کے آس پاس معرکه کي لڑائیاں هوئي تھیں . پھر سنه ۱۷۹۹ میں نپولین نے اسے فتح کیا . اب بھي پندرہ بیس هزار کي آبادي اس میں موجود هے . سنه ۱۹۱۷ عیسوي میں اسي مقام پر انگریزوں اور ترکوں میں جنگ هوئي ، جس میں ترکوں کو هزیمت هوئي .

درون : جات کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں تھا . (دیکھو جات) .

صفحه ۳۳۱

عسقلان : غزّه سے چودہ میل کے فاصلے پر شمال مغرب کي طرف واقع هے . چونکه غزه کي طرح سمندر کے ساحل پر واقع هے اس لئے اهم مقامات میں سے هے . صلیبي جنگوں کے زمانه میں یه بہت ضروري مقام تھا . سنه ۱۱۸۷ میں صلاح الدین نے

اسے عیسائیوں سے لیا ؛ مگر سنہ ۱۲۷۰ میں سلطان
بَیبَرس نے اسے مسمار کرا دیا تھا . اِس جنگ
عظیم کے دوران میں سنہ ۱۹۱۷ میں اس پر قبضہ
کر لیا تھا . آج کل وہ ایک ذلیل اور خستہ
حالت میں ھے : وہ پرانی عظمت اور شان ختم
ھو چکی ھے .

صفحہ ۳۳۵

جات ، مشہور ظالم جالوت کا جنم بھوم تھا .
اس کی اصلی جائے وقوع کا ٹھیک ٹھیک پتہ
نہیں لگتا . حضرت داؤد نے ایک مرتبہ یہیں
پناہ لی تھی . صلیبی جنگوں میں یہ عیسائیوں
کے قبضہ میں تھا ، لیکن سلطان صلاح الدین نے
(سنہ ۱۱۹۱ میں) اسے فتح کر لیا تھا — گو دوسرے
برس پھر اُن کے ھاتھ سے نکل گیا .

صفحہ ۳۵۹

نو آمون : مصر کا ایک شہر ، جو نہایت قدیم
زمانے میں مصر صعید کا پایہ تخت تھا. قدیم

ترین مصری کتبوں وغیرہ میں اس کا نام "ت آپ" لکھا ہوا ملتا ہے. غالباً اسی سے یونانی لوگ اُسے تھیبز اور تھیبے کہتے تھے؛ چنانچہ انگریزی زبان میں بھی یہ شہر آج تک تھیبز ہی کے نام سے موسوم ہے. نو آمون نام کا تعلق قدیم مصر کے دیوتا آمون سے ہے، جس کی پوجا اسی شہر میں ہوتی تھی. نو آمون کے معنی "امون کا شہر" یا "امون کا گھر" کے ہوتے ہیں: گویا یہ شہر قدیم مصریوں کا بیت الصنم یا خانہ خدا تھا. عہد عتیق کی کتاب نحوم کے تیسرے باب میں لکھا ہے کہ نو امون "ندیوں کے کنارے بسا تھا اور پانی اُس کے چاروں طرف تھا؛ اس کی شہر پناہ سمندر تھی اور اس کی دیوار دریا پر ہوئی." اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زبردست شہر دریائے نیل کے وسط میں اس طرح آباد تھا کہ اس کی آبادی نیل کے مشرقی اور مغربی دونوں کناروں پر پھیلی ہوئی تھی. چنانچہ آج بھی اس کے کھنڈر نیل کے دونوں طرف پائے جاتے ہیں. اس شہر کی تباہی اور بربادی کے بارے میں

نوٹ

عہد عتیق کي کتاب حزقي‌ایل (باب ۳۰ ، آیت ۱۶) میں ان الفاظ میں پیشگوئي کي گئی ھے کہ " میں (خدا) نو امون کو کاٹ ڈالونگا ! " اس کے کھنڈروں کو دیکھنے سے ایسا معلوم ھوتا ھے کہ وہ کسی زبردست زلزلے کے صدمے سے تباہ ھوا ھے . اُس کے جو قدیم آثار اور کتبے وغیرہ نکلے ھیں ان سے قدیم بادشاھوں کے وقت سے لے کر بطلیموس کے زمانے تک کي مصري تاریخ کا پتہ چلتا ھے . اس کے مغربی حصے کے بعد جو میدان ھے اس میں اب بھي اس زمانے کے بادشاھوں کے مقبروں اور عبادتگاھوں کے کھنڈر موجود ھیں ، جن میں سے کئي بادشاھوں اور اُن کي بیگموں کي مومیائیاں دستیاب ھوئی ھیں .